بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 46 — شمارہ 5

ہفت روزہ بدر قادیان — مصلح موعود نمبر

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
نائبین: محمد نسیم خان، منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ: سالانہ 100 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن۔

27 رمضان المبارک/5 شوال 1417 ہجری/13/6 تبلیغ 1376 ہش/13/6 فروری 97

ہفت روزہ بدر قادیان۔ 143516

اخبار احمدیہ

لندن 31 جنوری (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔
حضور انور نے آج خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی تسبیح پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے نمازوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔
احباب جماعت اپنے جان ودل سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قدرت۔ رحمت اور قربت کا نشان

...... المُصلِح المَوعُود ......

پیشگوئی مُصلح موعُود کے الہامی الفاظ

خدائے رحیم وکریم و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ' وعزاسمہ') مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ:

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور سے لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت اور پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اُس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم، اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحق والعلاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 6/13 فروری 1997ء

پیشگوئی مُصلح مَوعُود

صداقتِ اسلام کا چمکتا ہوا نشان

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد وقت اور مامور زمان کے منصب پر فائز فرمایا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے 1885 میں مختلف مذاہب کے لیڈروں کو مخاطب کر کے ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں انگریزی اور اردو میں شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا کہ۔

"اور مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت اور مشابہت ہے اور اس کو خواصِ انبیاء ورسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل ﷺ ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس کے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت اور اس کے بر خلاف چلنا موجب بعد وحرمان ہے (آخر سرمۂ چشم آریہ)

اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے "اعلان دعوت" کے عنوان سے مختلف مذاہب کے لیڈران کے نام ایک خط بھی شائع فرمایا جس میں ان کو نشان نمائی کی دعوت دیتے ہوئے لکھا:۔

"اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہر جانہ یا جرمانہ دیا جائے گا" (اشتہار صداقتِ انوار تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ۔77)

اس پر قادیان کے آریہ حضرات نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست کی کہ:۔

"ہم آپ کے ہمسایہ ہونے کے ناطے لنڈن وامریکہ والوں کے مقابلہ میں آسمانی نشان دیکھنے کے زیادہ مستحق ومشاق ہیں لہٰذا ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے ہم پرمیشر کی قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہم جو نشان آپ سے بچشم خود مشاہدہ کر لیں گے اسے اخباروں میں بطور گواہ شائع کرا دیں گے اور آپکی صداقت کو حتی الوسع اپنی قوم میں پھیلائیں گے اور کوئی نا منصفانہ حرکت ہم سے ظہور میں نہیں آئے گی اس درخواست پر آریہ سماج قادیان کے دس ممبروں کے دستخط موجود تھے۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ 52)

اس درخواست پر اور دیگر تمام مذاہب کے لیڈران کیلئے اللہ کے حضور سے عظیم الشان نشان ملنے کیلئے حضور علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا کی تو آپ کو بتایا گیا۔

"تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہو گی" (سیرت المہدی جلد اول روایت 88)

چنانچہ حضور 2 جنوری 1886ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چالیس روز چلہ کشی فرمانے کے بعد پسرِ موعود کی عظیم الشان بشارت لیکر 17 مارچ 1886 کو قادیان واپس ہوئے۔

اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسر موعود کی علامات بتاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

☆اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکا عطا کرے گا۔

☆جو وجیہ پاک اور نیک ہوگا۔

☆علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔

☆سخت ذہین وفہیم ہوگا۔

☆اللہ کی طرف سے اس پر الہام نازل ہوگا۔

☆وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

☆اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

☆اس سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔

☆یہ پسر موعود کا نشان ان لوگوں کیلئے جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین، اس کی کتاب اور اس کے رسول پاک محمد مصطفی ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہوگا

☆اور پسر موعود کے اس نشان سے انکار کرنے والے مجرم ظاہر ہو جائیں گے۔

(مکمل پیشگوئی صفحہ اول پر ملاحظہ فرمائیں)

آج جبکہ پسر موعود کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر ایک سو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ ایک دنیا پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ عین میعاد کے اندر پسر موعود جس کا نام مصلح موعود ہے پیدا ہوا۔ یعنی 12 جنوری 1889ء سے 20 فروری 1886ء سے مصلح موعود کی پیدائش تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ رہے آپ کی زوجہ مطہرہ زندہ رہیں۔ ہر دو بچہ پیدا کرنے کے قابل رہے۔ پسر موعود پیدا ہوا۔ اور اس نے لمبی عمر پائی علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ صرف تمام آفات سے محفوظ رکھا بلکہ ان تمام صلاحیتوں سے مزین فرمایا جن کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ میں ہے۔ آپ کی 76 سالہ زندگی اور 51 سالہ عظیم الشان خلافت ایک کھلی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے ہے آپ کی زندگی کا لحہ لحہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو الہامی بشارات دی تھیں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی عین ان کے مطابق تھے۔ گویا آپ کی زندگی اور آپ کی مبارک خلافت صداقت احمدیت کا ایک چمکتا ہوا نشان تھی الحمد للہ۔

لیکن قادیان کے وہ آریہ صاحبان جنہوں نے تحریری طور پر وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ نشان پورا ہو گا تو وہ آپ کی صداقت پر ایمان لے آئیں گے انہیں اور ان کے لیڈران کو قبول حق کی توفیق نہیں ملی۔ اسی پر بس نہیں ان کے ایک لیڈر لیکھرام نے پسر موعود کی اس پیشگوئی کو نشانہ تمسخر واستہزا بناتے ہوئے پیشگوئی کی ایک عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا کہ اس کے پرمیشر نے اسے الہام کیا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی پیشگوئی جھوٹی ہے چنانچہ پسر موعود کے متعلق اپنے اعتراضات کو الہامی بتاتے ہوئے وہ لکھتا ہے۔

"اس اشتہار میں جو کچھ احقر نے عرض کی ہے حرف بحرف خدا کے حکم سے لکھا گیا ہے اور اس کے حکم سے کسی کو گریز نہیں کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ۔449 اشتہار 18 مارچ 1886ء)

اور پھر پیشگوئی پسر موعود کی ایک ایک سطر پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا کہ خدا نے لیکھرام کو الہاماً یوں فرمایا ہے۔

(نمونہ کے طور پر چند عبارتیں درج ہیں)

"مرزا: (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔

جواب۔ (پنڈت لیکھرام) خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کے فرمایا تو اس فریب کو سمجھا؟ عرض کیا کہ میں دو سو کوس کے فاصلہ پر رہتا ہوں مجھے کیا معلوم ہے فرمایا کہ مرزا بڑا غلامِ شہوت ہے"

مرزا: وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔

جواب: وہ نہایت غبی اور کودن ہوگا۔

مرزا: وہ جلد جلد بڑھے گا۔

جواب: خدا کہتا ہے کہ محض جھوٹ ہے۔

مرزا: (خدا کہتا ہے) میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا

جواب: شاید خدا کہتا ہے میں مرزا کی ذریت کو منقطع کروں گا۔

پھر لکھا۔ "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔

مرزا: خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔

جواب: خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت وخواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا۔

پھر لیکھرام نے مزید لکھا کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے پرمیشر سے معلوم کر کے الہاماً لکھی ہیں چنانچہ اس نے لکھا:۔

"آج مبارک دن پھاگن سری ایکادشی سمت 42 بکرمی کو جو صفائی وقت میسر ہو کر پھر گزر ہوا تو آپ کی تصدیق کلام کے لئے بارگاہِ باری تعالیٰ میں جو عرض کرنا چاہا تو ابھی غلام احمد ہی میری زبان پر گزرا تھا کہ او تعالیٰ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ وہ شخص (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) تو روزِ ازل میں مکار وغدار اور مفتری پیدا کیا گیا ہے اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے اور بھی ہوں گے میں نے عرض کیا کہ بار خدایا ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا جو بندگانِ ایزدی کو گمراہ کرتا ہے فرمایا ابھی اسے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے تین سال میں سزا دی جائے گی۔ میں نے عرض کیا پچھلے جنم میں وہ کون تھا۔ فرمایا

(باقی صفحہ 19 کالم 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

مصلح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

عن عبد اللہ عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض یتزوج ویولدلہ۔

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ 480 باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہوں گے اور شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

(ا) اس حدیث کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمائی ہے :۔

قد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج ویولدلہ۔ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یوتیہ ولداً صالحاً یشابہ أباہ ولا یأباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 578)

یعنی اس پیشگوئی میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح کو ایک پاک باطن اور اس کا نظیر بیٹا دے گا۔ وہ اس کا فرمانبردار ہوگا۔ اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا۔

(ب) "یہ پیشگوئی کہ مسیح موعودؑ کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمائت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 312)

بزگان اسلام کی پیشگوئیاں

امام یحیٰ بن عقب کی پیشگوئی

حضرت امام شیخ احمد بن علی نے ۶۲۵ھ میں ایک کتاب شمس المعارف الکبریٰ تصنیف فرمائی۔ اس میں علم جفر و نجوم پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۱۹۰۸ء کے دوران میں یہ کتاب ہندوستان میں آئی۔ اور خاندان حضرت نظام الدین اولیاء دہلی کے خاندان کے ایک فرد مسمی یسٰین علی نامی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کی جلد سوم صفحہ ۳۳۹ پر مصنف نے حضرت امام یحیٰ بن عقب کا آخری زمانہ کے بارہ میں منظوم کلام درج کیا ہے جس میں مہدی کی آمد اور اس کے خلفاء کا حال بطور پیشگوئی کے درج ہے۔ اس کے خلیفہ دوم کا نام محمود ظاہر کیا گیا ہے اس میں سے بعض اشعار درج ذیل کئے جاتے ہیں ؎

ویظھرفی السماء عظیم نجم	لہ ذنب کمثل الربیع عال
آسمان پر ایک دمدار ستارہ طلوع کرے گا	اور اس ستارہ کی دُم بگولہ کی طرح لمبی ہوگی
فتلک دلائل المھدی حقاً	سیملک للبلاد بلامحال
یہ مہدی کی سچی نشانیاں ہیں	وہ تمام ممالک کا مالک ضرور ہو جائے گا
اذا ماجاء ھم العربی حقاً	علی عمل سیملک لا محال
مقدر ہے کہ (مہدی کے بعد) ایک عرب النسل شخص آئے گا	اور وہ اس اہم منصب پر یقینی طور پر فائز ہوگا
ومحمود سیظھر بعد ھذا	ویملک الشام بلا قتال
اور اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا	اور وہ شام کا بغیر لڑائی کے مالک ہو جائے گا
وعندنا منہ یوم عظیم	سیقتل فیہ شبان الرجال
اور ہمارے نزدیک اس کے عہد میں ایک سخت زمانہ آئے گا	جس میں جوان لوگ قتل کئے جائینگے (لڑائی ہوگی)

ان ابیات میں مہدی کی آمد۔ ذوالسنین ستارہ کا طلوع اور اس کے بعد ایک عربی النسل شخص کا اس کے مسند پر بیٹھنا اور پھر محمود کے ظاہر ہونے اور اس کے عہد میں ہونے والی لڑائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کی پیشگوئی

حضرت نعمت اللہ ولیؒ ہندوستان میں اپنی ولائت اور اہلِ کشف ہونے کا شہرہ رکھتے تھے۔ ان کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے۔ آخری زمانہ کے بارہ میں ان کا ایک قصیدہ ہے۔ اور یہ قصیدہ "اربعین فی احوال مہدیین" کے ساتھ شامل ہے۔ یہ رسالہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ میں طبع ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل پیشگوئی دربارہ مہدی و مصلح موعود ہے ؎

غین ورے سال چوں گزشت ازسال	بین العجب کا روبار مے بینم
ا ح م د مے خوانم	نام آں نامدار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من	دورِ آں شہسوار مے بینم
دورِ اوچوں شود تمام بکام	پسرش یاگار مے بینم

ان اشعار کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشانِ آسمانی میں یوں درج فرمایا ہے۔

۱۔ یعنی بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تیرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا میں آئے گا اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اور ہجرت کے ۱۲۰۰ سال گزرنے کے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں کہ بوالعجب کام ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

۲۔ کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ نام اس امام کا احمد ہوگا۔

۳۔ اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ چالیس برس تک زندگی کریگا۔

۴۔ جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ در حقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

☆۔ "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ' نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے...... مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہار واجب الاظہار 22/ مارچ 1886ء)

۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دراصل دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی

۰۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۷ احاشیہ)

۰۔ بذریعہ الہام صاف طور پر یہ کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفیٰ کے حق میں ہیں، اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

۰۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار میں کی جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی۔ وہ در حقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی۔ یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے۔ اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اس کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے کہ جو چند روز رہ کر چلا جاوے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے۔ اور بعد کا وہ فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے۔ اور اخیر تک اس کی تعریف ہے۔"

(خط بنام حضرت خلیفہ اوّل ۴/ دسمبر ۱۸۸۸ء مطبوعہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو لڑکے کی بابت تھی وہ در حقیقت دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے خود الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔"

(خط بنام خلیفہ اوّل)

حضرت مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئیاں

پہلی پیشگوئی :۔ چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا۔ کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا.... ایک کشفی عالم میں مجھے چار پھل دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے تین تو آم کے تھے۔ مگر ایک سبز رنگ کا بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں کے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ بات الہامی نہیں۔ مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے۔ کہ وہ پھل اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے، وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہوتی ہے۔

(مکتوبات جلد پنجم جلد ۲ تذکرہ ۱۴۹)

دوسری پیشگوئی :۔ ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق مایشاء۔

(خط بنام خلیفہ اوّل ۴/ دسمبر ۱۸۸۸ء)

تیسری پیشگوئی :۔ سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔

(تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء)

چوتھی پیشگوئی :۔ دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ مایشاء۔

(سبز اشتہار صفحہ ۱۷)

پانچویں پیشگوئی :۔ دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو کیم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

(سبز اشتہار صفحہ ۷ حاشیہ)

چھٹی پیشگوئی : خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میرے ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

ساتویں پیشگوئی :۔ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۵)

آٹھویں پیشگوئی :۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

نویں پیشگوئی :۔ تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۵)

دسویں پیشگوئی :۔ الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مردِ خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

گیارہویں پیشگوئی :۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا * جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا * دکھاؤنگا کہ اِک عالم کا پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی * فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین) اولاد کے لئے دعا مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

”...... الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

”تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۵)

”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اور میں نے مسجد کی دیواروں پر اس کا نام لکھا ہوا پایا ”محمود“۔

علم تعبیر الرؤیا میں مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے پس مسجد کی دیواروں پر ’محمود‘ نام لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ جماعت کا امام ہوگا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

مصلح موعود کی پیدائش آسمانی نشان ہے

”جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے جو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا...... دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔

(اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۹ء)

مصلح موعود کی آمد گویا مسیح موعود کی آمد ہوگی

”چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ موت کے بعد میں تجھے حیات بخشونگا اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا۔ پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔ مگر کم ہیں وہ لوگ جو ان بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔“

(فتح اسلام صفحہ ۲۰ حاشیہ)

مصلح موعود کا نام الہام میں یوسف بھی رکھا گیا

الہام ”وقالو اتاللہ تفتئو تذکر یوسف حتّٰی تکون حرضاً اور تکون من الهالکن“

(خط بنام خلیفہ اوّلؓ ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء)

الہام ”اِنّی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون“

(البدر جلد ۴ صفحہ ۲)

اس الہام کا مفہوم آپ کا یہ شعر بھی ادا کر رہا ہے ؎

آرہی اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

”مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدهٔ زراه دور آمدهٔ

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

...امل انکشافات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی مصلح موعود کے بارہ میں اطلاع

”محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے۔ اس کی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵)

”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔“

(سراج منیر صفحہ ۳۲)

ولادتیں

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ کو مورخہ 96-12-20 کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غزالہ عمر تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم حضرت علی صاحب نائب امیر آسام کی پوتی اور مکرم غلام علی صاحب آف بریشہ بنگال کی نواسی اور خاکسار کی بھانجی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و تندرستی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ مظفر پور بہار)

☆ مورخہ 5.1.97 کو خدا تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے اہلیہ کا میجر آپریشن ہوا ہے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ نومولود مکرم عبد الرحیم صاحب غالب درویش کا نواسہ اور مکرم نظام الدین جمیل احمد صاحب موتی ہاری کا پوتا ہے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔ (سید اقبال احمد معلم تحریک جدید نیپال)

☆ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی کارکن نظارت امور عامہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے 9.11.96 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جسکا نام محمد نبیل اکرم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود چودھری محمد شریف صاحب درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور مکرم عبد الغنی صاحب مرحوم آف بھدرواہ (جموں کشمیر) کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر)

☆ خاکسار کی دوسری بہن کے ہاں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی کے دس سال بعد بیٹی ہوئی ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام ”فائزہ امیر“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ٹی کے امیر علی صاحب آف کلکولم کی بیٹی اور مکرم ٹی رابو صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی نیک صالحہ اور خادمہ بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر /50 روپے۔ (ٹی محمد منزل متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 5.11.96 کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم غلام حسین صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم مولوی عبد الاطیف صاحب ملکانہ مرحوم قادیان کا نواسہ ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام ”مسرور احمد“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین بننے کیلئے نیز صحت و سلامتی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر /50 روپے۔ (فیاض احمد قادیان)

☆ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو 17.9.96 کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام ”سر فراز احمد“ تجویز کیا ہے۔ جو مکرم ظہور حسن صاحب آف خوردہ کا پوتا اور مکرم تقی خان صاحب آف کیرنگ کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر /50 روپے۔

(اقبال احمد بخشی لین خوردہ۔ اڑیسہ)

فلسفہ اِسلام کا

دائروں میں کھو گیا تھا فلسفہ اسلام کا	تھا جسے مرکوز کرنا فلسفہ اسلام کا
وہ مسیح وقت تھا موعود سلطان القلمؑ	پھر ہوا سو سال لکھا فلسفہ اسلام کا
پھر منقش ہوگیا درسِ اصول زندگی	چھٹ گئے سائے تو چمکا فلسفہ اسلام کا
عقدہ کھولا دونوں عقل و عشق نے مل کر کہ ہے	محسنِ دین اور دنیا فلسفہ اسلام کا
تربیت کے نفسِ انسانی کی قائم ہیں اصول	مطمئن دل کو ہے کرتا فلسفہ اسلام کا
قفس خاکی ہی ہے مظہر ارتقاع روح کا	یوں کتاب اللہ میں پایا فلسفہ اسلام کا
دور ہو تاریکی نفرت محبت کے طفیل	اور ہو روشن ہمیشہ فلسفہ اسلام کا
بچکے رہنا چاہیئے افراط اور تفریط سے	میانہ رَو ہو اور اپنا! فلسفہ اسلام کا
ہستی حق کی دلائل اور واضح ہو گئیں	لے کے ہے شاہد یہ دنیا فلسفہ اسلام کا
کیسے پاتا ہے ہر اک انسان ربانی فیوض	ہے دُعا کا لے کے تحفہ فلسفہ اسلام کا
جب یَدُ اللہ فوقَ اَیدِیھم کا حاصل ہو مقام	رستہ روحانی لقاء کا فلسفہ اسلام کا

علم و آگاہی کا ذریعہ اور الہامی شعور
خلق اکمل دینے آیا فلسفہ اسلام کا

(غلام نبی ناظر یاڑی پورہ)

خطبہ جمعہ

جماعت کی مالی قربانی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ساری جماعت پر جو فضل نازل فرمائے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔

تحریک جدید کے ۹ کروڑ ۲۲ لاکھ کے وعدوں کے مقابل پر ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کی وصولی

(تحریک جدید کے مختلف دفاتر کے نئے مالی سال کا اعلان)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۸ نومبر ۱۹۹۶ء مطابق ۸ نبوت ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ **بدر** اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗۤ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ﴿۱۲﴾
یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰىکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾
(سورہ الحدید: ۱۲، ۱۳)

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے یہ آج کے خطبے کی تمہید بنیں گی کیونکہ آج تحریک جدید کی مالی قربانی سے متعلق خطبہ دینا ہے اور نئے سال کا آغاز کرنا ہے۔ مالی قربانی کی روح کو جس طرح قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر پیش فرمایا ہے ان میں سے ایک یہ آیت ہے جو ایک نئے عجیب انداز میں قرآن کریم کا مالی قربانی کا فلسفہ پیش فرماتی ہے اور دراصل یہ فلسفہ ایک دنیاوی فلسفے کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ عام طور پر ان آیات کا ترجمہ تو کیا جاتا ہے مگر جن مضامین سے ان کا تقابل ہے ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

"من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً" کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے "فیضعفه له وله اجر کریم" وہ اس قرضے کو اس کے لئے بڑھا دے اور پھر اجر کریم اس کا باقی رہے۔ یعنی قرضے کو بڑھانا اس قرضے کی جزا نہیں ہوگا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ جب بھی کچھ لیتا ہے بڑھا کر ہی دیتا ہے تو اس کا سب حساب چکا دیا جاتا ہے۔ اسے اس سے بڑھ کر دیا جاتا ہے جو اس نے دیا، بہت بڑھ کر دیا جاتا ہے۔ اور اجر کریم پھر بھی باقی ہے، وہ معزز اجر جو اس کو باقی دنیا کے خدمت کرنے والوں سے ممتاز کر دے گا۔ تجارت میں روپیہ لگانے والوں سے ان کا مقام کہیں سے کہیں بڑھا دیتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قرضہ حسنہ کی خدا کو ضرورت کیا ہے۔ جو دینے والا ہے جو عطا کرنے والا ہے جو بڑھا کر دیتا ہے پھر بھی حساب نہیں چکاتا، بند نہیں کرتا کھاتہ، کہتا ہے میرے علم میں بہت کچھ تمہارے لئے باقی ہے۔

تو دراصل اس مضمون کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کے ان احکامات پر غور کرنا چاہئے جو سود کی مناہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم نے سود کے نظام کی جڑیں اکھیڑ دی ہیں اور ہرگز مومن کو اجازت نہیں کہ اپنا روپیہ اس شرط پر کسی کو دے کہ وہ بڑھا کر واپس کرے۔ اب اس کا تبادل ایک عام تجارت بھی ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کو تجارت کا فن نہیں آتا، ہر شخص اپنے روپے کا بہترین مصرف نہیں جانتا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ روپے کا ایسا مصرف بند فرما دے جس کے نتیجے میں آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ وہ روپیہ بڑھ رہا ہے اور عملاً جن ہاتھوں میں وہ روپیہ بڑھتا ہے وہ اسے گھٹانا بھی جانتے ہیں اور نتیجۃً ہمیشہ گھٹتا ہے، بڑھتا نہیں۔ اس سودے سے آپ کو بچایا ہے خطرناک ضیاع سے آپ کو بچا لیا یہ حکم دے کر کہ سودی کاروبار میں داخل نہ ہونا تم جتنا روپیہ بینک میں رکھو گے تم سمجھو گے کہ بڑھ رہا ہے مگر جب ایک عرصے کے بعد اصل حقیقتوں سے اس بڑھی ہوئی رقم کی قدر کا مقابلہ کرو گے تو ہمیشہ گھاٹا پاؤ گے۔ آج ایک لاکھ روپیہ بینک میں رکھاتے ہیں آج ایک لاکھ روپیہ کا مکان بھی خرید سکتے ہیں اور جو مختلف قسم کی مصنوعات ہیں یا ایگریکلچر کی PRODUCE، زراعتی جو بھی پھل اور سبزیاں اور گندم اور جو کچھ بھی زراعت میں پیدا ہوتا ہے میرا مطلب ہے زراعتی پیداوار اس کو بھی خرید کے دیکھ سکتے ہیں کہ ایک لاکھ میں کتنا آتا ہے چھ سال میں جب آپ کا روپیہ دگنا ہو چکا ہوگا جو بینک میں پڑا پڑا دگنا ہوا ہے تو وہی مکان خریدنے کی کوشش کریں جو چھ سال پہلے آپ ایک لاکھ میں خرید سکتے تھے اس کی بسا اوقات سوائے اتفاقی حادثات کے وہ مکان آپ کے ہاتھ سے آگے جا چکا ہوگا۔ جو کچھ آپ مصنوعات یا پیداوار کی صورت میں چیزیں خرید سکتے تھے چھ سال پہلے، چھ سال کے بعد دو لاکھ میں وہ نہیں خرید سکیں گے اور انفلیشن کا جو ریٹ ہے جو اس کی رفتار ہے وہ سود کی بڑھتی ہوئی آمد سے ہمیشہ تیز ہوتی ہے کیونکہ یہ جمع ہوتی چلی جاتی ہے۔ سود کی رفتار تو فکسڈ ہے یعنی اگر دس فیصدی آپ کو طے گا وہ تو دس فیصدی ملتا نہیں۔ یہ دگنا ہونے کی بات بھی زیادہ سے زیادہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں عملاً دینے کے ہاتھ اور ہیں اور لینے کے ہاتھ اور ہیں۔ اور اگر بڑھ بھی جائے تو انفلیشن اکثر اوقات سوائے بعض اقتصادی حادثات کے وہ میں بحث نہیں چھیڑ رہا اس وقت اس کا تفصیلی جائزہ لینے کے باوجود بھی یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ سود سے جتنا روپیہ آپ کا بڑھتا ہے طبعی ذرائع سے جو روپے کی قیمت کم ہو رہی ہے وہ بڑھوتی کو کم کر کے نیچے اتارے گی، آگے نہیں بڑھا سکتی۔ اس لئے وہ لوگ جو احمدی مجھ سے پوچھتے ہیں میں ان کو REAL ESTATE کا جب مشورہ دیتا ہوں تو امر واقعہ یہ ہے کہ REAL ESTATE اگر گر بھی جائے یعنی جائیداد تو اس عرصے میں کچھ نہ کچھ وہ دے رہی ہوتی ہے اور وہ کل جو آمد ہے وہ سود سے بہرحال زیادہ ہے۔

مگر قرآن کریم نے جو نظریہ پیش فرمایا ہے وہ اور ہے۔ ہر بچانے والے کا روپیہ اس قابل ہوتا ہی نہیں کہ تجارت میں لگایا جا سکے۔ سرمایہ کاری کے لئے کچھ بنیاد تو ہونی چاہئے اور کچھ عقل بھی ہونی چاہئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وہ مشورہ نہیں دیا جو خطرات سے خالی نہیں ہے۔ بظاہر ایک منافع سے روکا جو منافع تھا ہی نہیں۔ حکم وہ دیا ہے جو آپ سمجھتے ہیں ہمارے مقصد کے خلاف ہے حالانکہ آپ کے مقصد کی حفاظت کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن اپنے زعم میں آپ سمجھتے ہیں اوہو اگر ہم روپیہ لگا دیتے نا سود پر، بینک میں رکھتے تو اب تک پتہ نہیں کتنا ہو جانا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بےوقوفی نہ کرو، ہم تمہیں اس سے بہتر ایک قرض کا نظام دکھاتے ہیں، ہمیں قرض دے دیا کرو۔ اب یہاں جب آپ پہنچ کے قرض کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو کتنا خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

وہ جس نے قرض سے روکا تھا، ایک غلط قرض سے روکا تھا اس نے اپنے ذمہ قرض وصول کرنا لے لیا اور فرمایا ہمیں کیوں نہیں دے دیتے قرضہ حسنہ۔ تم سمجھتے ہو قرضہ حسنہ نقصان کا سودا ہے اور واقعۃً دنیا کے کاروبار میں جہاں سودی نظام ہو وہاں نقصان ہی دکھائی دے رہا ہے۔ فرمایا ہمارا بھی تو ایک روحانی بینک کھلا ہے تم اس میں قرضہ حسنہ دے کے دیکھو تم سے کیا ہوتا ہے۔ جتنا دو گے اس سے بہت زیادہ بڑھا کر ہم تمہیں واپس کر دیں گے اور پھر ہم کہیں گے ابھی اجر باقی ہے اور اجر بھی وہ باقی ہے جو کریم ہے۔ یہ جو نظام ہے اس کو تجربہ کرنے والوں نے ہمیشہ توقع سے بھی بڑھ کر کارفرما دیکھا ہے کبھی بھی اس میں غلطی نہیں ہوئی جو خدا کی خاطر اپنے روپیہ کی غلط سرمایہ کاری نہیں کرتے اس سے بچ جاتے ہیں ان کے روپے میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکتیں عطا فرماتا ہے۔

اور دوسرا جو اس کے علاوہ خدائی نظام کو قرض دیتے ہیں ان کی تو نسبتیں ہی بدل جاتی ہیں ان کی

کیفیات میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اتنی برکتیں ملتی ہیں کہ اس کا عام انسان جس کو تجربہ نہ ہو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جماعت کی مالی قربانی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ساری جماعت پر جو فضل نازل فرمائے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور بڑھتا ہوا مالی قربانی کا رجحان بتا رہا ہے کہ خدا نے دیا تھا تو واپس کر رہا ہے پہلے تھوڑا قرض دیا تھا پھر اس سے زیادہ، پھر اس سے زیادہ، بڑھتے بڑھتے کہیں سے کہیں بات جا پہنچتی ہے۔ آج ایک مجلس سوال و جواب میں نثار صاحب آپ کے فنانس سیکرٹری جو یو۔کے۔ کے بڑی دیر سے فنانس سیکرٹری ہیں ماشاء اللہ، ان سے میں نے پوچھا کہ آپ کا کیا تجربہ ہے آپ نے کب چارج لیا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے ۸۰ء میں لیا تھا۔ میں نے کہا اس وقت جماعت کی مالی توفیق کیا تھی اور کتنا چندہ تھا تو انہوں نے کہا سارے چندے ملالیں طوعی، غیر طوعی، تحریک جدید، دوسرے، وصیت، تو ایک لاکھ سے زیادہ بجٹ نہیں تھا اس سال۔ اب عام بجٹ جو ہے وہ بڑھ کے بارہ لاکھ تک جا پہنچا ہے اور اس کے علاوہ طوعی چندے ہیں ایسے جو شمار کر لیں تو بات کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔ جو سال گزرا ہے اس میں جماعت نے جو مسجد کے لئے قربانی دی ہے اور دیگر طوعی چندوں میں حصہ لیا ہے جماعت یو۔کے۔ نے اس کا SUM TOTAL تین ملین کے قریب جا پہنچتا ہے۔ تو کہاں وہ ایک لاکھ اور ابھی ۸۰ء سے لے کر سولہ سال گزرے ہیں تو سولہ سال میں قربانی بڑھتے بڑھتے تین ملین تک خدا تعالیٰ نے توفیق بخش دی ہے اور جماعت کی آمد میں کمی نہیں ہوئی بلکہ بڑھ رہی ہے۔ نئی نسلوں سے خدا کا حیرت انگیز سلوک ہے۔ عجیب و غریب کاروبار ہیں اور لڑکے آ کے جب نوجوان مجھے باتیں بتاتے ہیں تو ہنستے ہیں کہ یہ ہوا کیسے؟۔ کہتے ہیں ہمیں تو سمجھ نہیں آتی کیا بات تھی۔ ایک نوجوان ملنے کے لئے آئے انہوں نے کہا مجھے امریکہ میں ایک نوکری ملی ہے اتنی زیادہ آمد ہے کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اتنی آمد ہے۔ میں نے کہا تم بڑے اچھے رہے ہوگے انٹرویو میں۔ انٹرویو، کیا خاک میں نے انٹرویو دیا۔ انٹرویو لینے والا اتفاق ایسا ہوا کہ وائس پریذیڈنٹ خود تھا اس نے دو باتیں کیں۔ اس نے کہا تم پاس ہو باقیوں کے Que لگے ہوئے تھے۔ انٹرویو دینے والوں کے بورڈ میں کتنے ہی آئے، ناکام ہوئے۔ اس نے دیکھا پہچان لیا کیونکہ وہ طاقت بھی رکھتا تھا اور فراست بھی، اس نے کہا باتیں کرو بس، چلو اب جاؤ بھاگو تم، پیش ہو جاؤ کام کے لئے اور جو اس کی Salary میں نے بھی سنی، میں آپ کو بتاتا نہیں اس کا ذاتی راز ہے، مگر میں حیران رہ گیا اور چونکہ جانتا ہے کہ اللہ کا فضل ہے وہ اس ارادے کا اظہار کر کے گیا کہ سوال ہی نہیں اب میرے لئے کہ چندوں میں کسی قسم کی کمی کروں، پہلے وہ حق ادا کروں گا خدا کے شکرانے کے طور پر پھر باقی کاموں میں، چیزوں میں برکت پڑے گی۔

اگلے سال کم سے کم سو ممالک کو تحریک جدید میں ضرور شامل کرنا ہے۔

تو یہ مالی نظام جو قرضے کا نظام ہے اس کو اس پہلو سے اس پس منظر میں سمجھیں گے تو سمجھ آئے گی ورنہ لوگ پاگل کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کو قرضے کی کیا ضرورت ہے، اللہ غریب ہے اللہ فقیر ہے؟ اور یہ پاگل پہلے بھی ہوتے تھے اب بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کہتے ہیں "ان اللّٰہ فقیر و نحن اغنیآء" ہم اغنیاء ہیں اللہ فقیر ہے ہمارے پاس آئے ہیں پیسے دو۔ لیکن کیسے دیتا ہے، کیسے لیتا ہے اور پھر کیا سلوک فرماتا ہے وہ مضمون دیکھ لیں تو انسان حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ خدا کے سلوک کو دیکھ کر کوئی ایسی بے حیائی کا کلمہ تصور میں بھی لا سکے۔ جو لیتا ہے دیا بھی تو اسی نے تھا یہ بھی نہیں سوچتے بےوقوف۔ اور لیتا کیسے عذر رکھ کے، کیسی عزت نفس کو قائم کرتے ہوئے لیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا میں نے تمہیں دیا ہے مجھے واپس کر دو۔ یہ بھی کہتا ہے بعض جگہ لیکن اور رنگ میں، مجھے اس طرح واپس کرو کہ غریبوں کو دے دو۔ جہاں دین کی ضرورت ہے وہاں یہ ایک انداز ہے کہتا ہے قرضہ دو۔ تم قرضہ دیتے تو ہو لوگوں کو، تمہیں ایک قرضے سے منع کیا ہے اور ایک اور قرضے کا دفتر کھول رہا ہوں اور اس قرضے کے بعد پھر تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ دو دو آنے دینے والوں کو خدا نے ایسی برکتیں دیں، ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی ہے۔ اگر وہ یاد رکھیں کہ یہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنے خاندانوں کی ان عظیم قربانیوں کو جو نسبتاً بہت ہی معمولی تھیں اس طرح بھلا دیتے ہیں کہ اس دو آنے کی کیا بات۔ بچوں سے کرنی ہے یا چار آنے کی کیا بات کرنی ہے۔ یہ ان کو نہیں پتہ کہ وہ چار آنے اور دو آنے ہی ہیں جو اب لاکھوں کروڑوں بن گئے ہیں ان کے لئے۔ اور وہی مضمون ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے "من ذا الذی یقرض اللّٰہ قرضاً حسناً فیضعفہ لہ" اس کو بڑھا دیتا ہے "ولہ اجر کریم"۔ اجر کریم اس کے علاوہ اس کے لئے باقی ہے۔ تو اپنے بچوں کو یہ تو بتایا کریں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ خدا تعالیٰ کتنا بڑھاتا ہے اور کتنا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

بعض خاندانوں سے میں اس خیال سے کہ ان کو یہ وہم نہ ہو کہ دنیا میں ترقی ہو رہی ہے سب باہر نکل رہے ہیں ترقیات ہر قسم کی مل گئی ہیں ہمیں بھی مل گئیں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے وہ رشتے دار جنہوں نے احمدیت کا انکار کیا اور آپ کے آباء جو احمدی ہوئے ان کو تکلیفیں دیں ان کی اولادوں کا کیا حال ہے۔ تو اکثر اوقات اچانک ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ کہتے ہیں انکی اولادوں کا تو حال ہی کوئی نہیں۔ کوئی ٹیری داس، کوئی [illegible] کوئی برا حال، کوئی قرضے لے کر بھاگا ہوا لوگوں کے، کوئی جیل میں زندگی بسر کر رہا ہے، نہ گاؤں میں عزت نہ باہر۔ یہ مطلب نہیں کہ دنیا کی عزتیں ساری احمدیت کے لئے ہیں، دنیا کی عزتیں احمدیت کے لئے ہیں لیکن اصل اجر کریم ہے۔ باقیوں کو بھی ملتی ہیں مگر اجر کریم سے محروم ہیں اور ان کو جو ملتا ہے وہ قانون قدرت کے مطابق عام جاری نظام ہے اس سے ملتا ہے۔ یہ جو عطا اور قرضے کا نظام ہے اس کے نتیجے میں صرف جماعت احمدیہ کو مل رہا ہے اور یہ باریک فرق اگر آپ اپنی اولادوں کو نہیں بتائیں گے تو آگے وہ کئی نیکیوں سے محروم رہ سکتے ہیں۔ اس لئے میں اکثر خاندانوں سے ملاقات کے وقت پوچھتا ہوں تم نے اپنے آباؤ اجداد کا کوئی ذکر کیا بچوں سے۔ بعض دفعہ ان کو بھی نہیں پتہ ہوتا، شرمندہ ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ میں ان کو بتاتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کو میں بتاتا ہوں کہ آپ کے باپ کون تھے، آپ کے دادا کون تھے، آپ کے نانا کون تھے اور ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔

پس یہ وہ اعلیٰ اقدار ہیں جن کا ذکر تفاخر کے طور پر نہیں، انکسار پیدا کرنے کے لئے کرنا ہے۔ تفاخر اور انکسار میں بڑا فرق ہے۔ پرانے لوگ اپنے آباؤ اجداد کی باتیں فخر سے بیان کرتے ہیں خواہ آگے اولادیں ان سب نیکیوں سے محروم رہ گئی ہوں اور کہتے ہیں وہ ہمارے بڑے تھے اور جب آپ ان کی قربانیوں کا ذکر کریں گے کہ دو آنے دیئے تھے یا چار پیسے دیئے تھے یا چادر اتار دی تھی تو اس سے تفاخر کیسے پیدا ہو سکتا ہے، اس سے سوائے انکسار کے کچھ پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو وہی مضمون ہے جو ایاز اور محمود کا مضمون ہے۔ ایاز جب اپنے پرانے کپڑے دیکھتا تھا تو فخر کے لئے تو نہیں دیکھتا تھا۔ ان گلے سڑے کپڑوں میں، اس ٹوٹے ہوئے صندوق میں کیا بات تھی جو ایاز کو کھینچے لئے چلی جاتی تھی۔ راتوں کو چھپ کر جاتا تھا، دیکھتا تھا انکسار کی خاطر، اسلئے کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں شاہی انعامات کے نتیجے میں کہ یہ میرا آغاز تھا یہ میری طاقت، جو کچھ بھی پونجی تھی یہی کچھ تھا ان کپڑوں سے نکلا ہوں تو شاہی محلات میں جا کے خلعتیں عطا ہوئی ہیں۔ تو تحریک جدید کی جو یادیں ہیں وہ بھی دراصل ایاز کی پونجی کی یادیں ہیں۔ لیکن ایاز کی پونجی تو گل سڑ گئی، ان بزرگوں کی پونجی گلی سڑی نہیں وہ بڑھتی چلی گئی ہے۔ اور آج آپکے تفاخر، آپکی جو بھی چیزیں ہیں اگر آپ ان کو یاد نہیں رکھیں گے تو پھر آپ میں فخر پیدا ہوگا، اگر اپنے آباؤ اجداد کی قربانیوں کو یاد رکھیں گے تو کبھی کوئی فخر کا سوال نہیں۔

یہ مضمون میں اس لئے تحریک جدید کے اعلان سے پہلے بیان کر رہا ہوں کہ اب جو میں اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھوں گا آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے لیکن اپنا وہ پرانا بکس نہ بھولنا جس میں آپ کے پرانے کپڑے ہیں کہ ان کپڑوں نے ہی برکت بخشی ہے انہی عظیم بزرگوں کی قربانیاں ہیں جو اب یہ رنگ لائی ہیں اور ابھی آپ میں بہت گنجائش ہے۔ ان میں تو جتنی تھی وہ ساری پوری کر دی تھی انہوں نے، غریب لوگ تھے اس سے زیادہ کی طاقت ہی نہیں تھی۔ مگر جماعتوں میں جہاں میں ذکر کروں گا بہت عظیم قربانیاں ہیں مگر اس کے باوجود ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو میری نظر میں بھی ہے اور نظر میں نہیں بھی ہے جس کو استطاعت زیادہ ہے اور ابھی تک وہ اپنی استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہے۔ جب کوئی اچھا منتظم آ کر ان کے دلوں میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے قربانی کی روح ان کے اندر از سر نو زندہ ہونے لگتی ہے تو پھر خدا کے فضل سے ان جیبوں میں سے بہت کچھ نکل آتا ہے جو پہلے خالی دکھائی دیتی تھیں۔

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
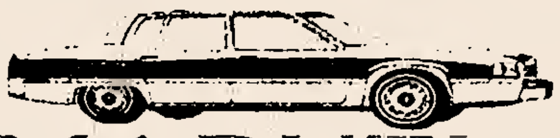
& MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ارشاد نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ
ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔
منجانب۔ لجنہ جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
فون نمبرز۔ 2430794,241652,248522

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
چیف کوچ۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم
تندرستی ہزار نعمت ہے
M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

تو بھی ان سب عظمتوں کے باوجود جو قربانی میں ہم نے حاصل کیں ان پہلی نسلوں کی قربانی کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس خلوص اور محبت اور پیار سے اپنی اس ساری توفیق کو استعمال کرتے ہوئے انہوں نے قربانیاں دی ہیں اب بھی ہیں مگر نسبتاً کم ہیں **"ثلة من الاولین و قلیل من الاخرین"**۔ پہلوں میں بہت بڑی جماعت تھی اب آخرین میں نسبتاً تھوڑے ہیں۔ مگر اس کے باوجود چونکہ خدا نے ہمارے پردے ڈھانک دیئے ہیں ہمارے اخلاص کو غیر معمولی عظمت بخشی ہے اور دنیا میں اس کا رعب قائم کر دیا ہے اس لئے یہ جو اعداد و شمار ہیں یہ آپ کو حیران کر دیں گے کس طرح خدا تعالیٰ ترقی پہ ترقی عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ صرف مالی پہلو نہیں ہے، اجر کریم کی بات جو خدا نے فرمائی ہے اس کا بھی ذکر سن لیں۔

"یوم تری المومنین والمؤمنٰت یسعی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم بشرٰکم الیوم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ذالک ھو الفوز العظیم" مالی ترقی کا وعدہ کرکے پھر آگے تفصیل بیان نہیں فرمائی وہ معمولی بات ہے، دنیا کی بات ہے۔ اجر کریم کا مضمون پھر آگے شروع کر دیتا ہے۔ فرماتا ہے جس دن تو مومنوں کو دیکھے گا اور مومنات کو **"یسعٰی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم"** ان کا نور ان کے آگے آگے بھاگے گا اور ان کے دائیں طرف بھی۔ دائیں طرف کیوں؟ اس لئے کہ جنت کا ذکر ہو رہا ہے جنت میں دائیں طرف ہی ہے۔ کیونکہ بائیں طرف دنیا کی مظہر ہے۔ دنیا کی نعمتیں تو خدا دنیا میں ادا کر چکا ہو گا اس لئے ان کا ذکر نہیں چھیڑا اب۔ اب اجر کریم کی بات ہو رہی ہے اس میں نور جو ہے وہ آگے آگے بھاگے گا اور دائیں طرف یعنی دینی پہلو سے ان کی روشنی دکھائی دینے لگے گی اور دنیاوی پہلو سے وہ اگر نظرانداز بھی ہو گئے تھے دنیا میں تو جن کا نور آگے آگے بھاگے اور دائیں طرف روشن ہو ان کو کون ہے جو نظرانداز کر سکتا ہے۔ وہی ہیں جو دکھائی دینے والے ہیں۔

اب جگنو کی دم سے کوئی تھوڑی سی روشنی پیدا ہوتی ہے پھر بھی اندھیری راتوں میں وہ اچھی لگتی ہے تو وہ نور جو آگے آگے بھاگ رہا ہو اور دائیں طرف یعنی اعلیٰ اقدار کو، روحانی اقدار کو اس نے روشن تر کر دیا ہو۔ یہ اجر عظیم ہے یا اجر کریم ہے جس کا قرآن کریم نے وعدہ فرمایا **"بشرٰکم الیوم"** آج کے دن تمہیں خوشخبری ہے **"جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر"** یہ باغات ہیں جن کے نیچے، جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں **"خٰلدین فیھا"** یہ خدا کے بندے جو قرضہ حسنہ دیں گے خدا کو، ہمیشہ اس میں رہیں گے **"ذالک ھو الفوز العظیم"** یہ فوز عظیم ہے نہ کہ وہ چار پرسنٹ یا دس پرسنٹ کی کمائی ہوئی تمہاری چیزیں، ان کی حقیقت کیا ہے اس کے مقابل پر۔ وہ تو عارضی زائل ہونے والی، باطل ہونے والی چیزیں تھیں سارے قرضے تمہارے اتار کر اس سے ہزاروں گنا زیادہ بھی خدا دے دے گا تو یہ خدا پر قرض باقی رہے گا پھر۔

یہ قرضہ حسنہ جس کی طرف قرآن نے ہمیں بلایا اور اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس طرف اس مادی دنیا کو بلائیں اور انہی میں سے پھر لوگ زندہ ہو ہو کر آپ کے گرد جمع ہوں دنیا کے کونے کونے سے خدا کی پاک روحیں اکٹھی ہوں اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے اس نظام قرض میں داخل ہو کر اس کے حیرت انگیز پھل دیکھیں، کھائیں اور دوسروں کو کھلائیں۔ تحریک جدید کی برکتوں سے جو کچھ دنیا کو فیض پہنچ رہا ہے یہ وہ پھل ہیں جو اس دنیا میں مل رہے ہیں اور ان پھلوں کا بھی یہی قصہ ہے ہم سمجھ رہے ہیں بڑے پھل مل گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تمہیں جب اصل پھل ملیں گے تو تم کہو گے ہاں ہمیں دنیا میں ملے تھے لیکن یہ وہ نہیں ہیں ملتی جلتی چیزیں تھیں۔ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ یہ کیا چیزیں ہیں یہ ان سے بہت زیادہ بڑی نعمتیں ہیں اور یہ اجر عظیم یا اجر کریم ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پس اس پہلو سے مالی قربانی کوئی ایسی چیز نہیں جو مادی طور پر منافع بخش ہو یا وہ مقصود ہو۔ اگر وہ مقصود ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا مجھے سود پہ روپیہ دو صاف ظاہر ہے کہ مومن کی نیت میں قرضہ حسنہ لازماً رہنا چاہئے اور زیادہ لینے کی نیت کے ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ جو پہلوں نے دیا تھا اس طرح دیا تھا۔ اب ایک اور امتحان درپیش ہوتا ہے دینے والے کو وہ اگر زیادہ لینے کی نیت سے دے گا تو اس دنیا میں تو اسے مل جائے گا مگر پھر اجر کریم نہیں ملے گا کیونکہ وہ قرضہ حسنہ نہیں تھا۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قرضہ حسنہ نہیں دیتے۔ خدا کو سود پہ رقم دیتے ہیں ان معنوں میں کہ ان کا تجربہ ہے جب دیتے ہیں ضرور زیادہ ملتا ہے تو ان کو دنیا میں مل تو جاتا ہے مگر اجر عظیم یا اجر کریم کا وعدہ، فوز العظیم اور اجر کریم کا وعدہ ان کو نہیں ملتا۔

اللہ کی مرضی ہے احسان کے طور پر جو چاہے کر دے اس کی رحمتوں کی راہ میں تو کوئی قدغن نہیں لگا سکتا یعنی یہ مراد ہرگز نہیں مگر عام دستور کے مطابق، عقل کے تقاضوں کے مطابق یہی دکھائی دیتا ہے کہ جو اس دنیا کو چاہتے ہوئے دے گا اس کو دنیا ہی ملے گی اور جو زائد ملے گا وہ فضل کی باتیں ہیں اس قانون قرض کی باتیں نہیں جس کا مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تو یہ یاد رکھیں جب دیں تو قرضہ حسنہ کے طور پر دیں، سود کے طور پر نہ دیں اور قرضہ حسنہ کے طور پر دیں گے تو یہ سب کچھ ہوگا جو میں بیان کر رہا ہوں۔ پھر ناممکن ہے کہ یہ کچھ نہ ہو۔ اگر سود کے طور پر دیں گے تو ممکن ہے خدا زیادہ کر دے ممکن ہے سب کو رد ہی کر دے کہ گندا سودا ہے۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ کلیتاً رد فرما دیتا ہے آپ کے ہاتھ سے تو نکل گیا مگر پھر وہ اصل بھی واپس نہیں آئے گا کیونکہ جو فاسد سودے ہوں ان کی ادائیگی ضروری نہیں ہوا کرتی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس روح کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت مالی قربانی میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔

اب میں اعداد و شمار کی دنیا میں اترتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دفتر اول کے باسٹھ سال پورے ہوئے اور تریسٹھویں سال میں داخل ہو رہا ہے یعنی باسٹھ سال پہلے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا اور آج بھی اول دفتر میں شامل لوگ زندہ موجود ہیں میں بھی ان میں سے ایک ہوں اللہ کے فضل سے، میں بھی ان میں سے ایک ہوں اور بھی بہت سے ہیں اور دفتر اول ابھی تک جاری ہے اور جو فوت ہو گئے ان کی طرف سے جو زندہ ہیں انہوں نے ان کے کھاتوں کو زندہ کر دیا۔ اس لئے اس پہلو سے تو یہ دفتر اب کبھی نہیں مرے گا ہمیشہ انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ اس کا ۶۳واں سال شروع ہو رہا ہے۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا اس کا باونواں سال ہے یعنی دس سال کے بعد پھر دفتر دوم کا آغاز ہوا یعنی پہلا رجسٹر بند اور نیا رجسٹر شروع ہو گیا۔ پھر دفتر سوم کے بتیس سال ہو چکے ہیں یعنی دس کی بجائے بیس سال بعد ایک دفتر سوم کا آغاز ہوا۔ پھر دفتر چہارم کے گیارہ سال ہوئے ہیں یعنی یہ وہ دفتر جو میں نے شروع کیا تھا کہ پہلے کھاتے بند اور نئی نسلوں کی خاطر ایک اور دفتر کھولا تھا یہ سب اگلے سال میں داخل ہو رہے ہیں اب۔

تہتر ممالک کی رپورٹس آئی ہیں جبکہ گزشتہ سال ان ممالک کی تعداد کم تھی اور امسال میں نے ہدایت کی ہے کہ اگلے سال کم سے کم سو ممالک کو تحریک جدید میں ضرور شامل کرنا ہے۔ اول تو یہ ٹارگٹ، یہ ہدف سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر ایک سو چون ممالک میں احمدیت ہے تو کیوں ایک سو چون ممالک تحریک میں شامل نہ ہوں۔ چندہ عام میں تو خدا کے فضل سے بہت سے نئے ممالک، نئے آنے والے بڑی ہمت کے ساتھ اور عزم کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ جو چندہ پورا نہیں دے سکتے بعضوں کی درخواستیں بھی آئی ہیں کہ ہم ابھی حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں ہمیں نصف شرح سے اجازت دی جائے تو ان کے اندر یہ مالی نظام کی اہمیت پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کم دینا ہے تو کم دیں مگر پوچھ کر کم دیں۔ تو یہ جو دفاتر ہیں یہ اب سارے تو ہر جگہ پھیل نہیں سکتے جو وفات پا گئے وہ تو گزر گئے مگر نئے ممالک میں کم سے کم آخری دفتر کا اجراء لازم ہونا چاہئے اور اب آخری کا ہوگا کیونکہ اب جو کھاتہ نیا کھلے گا اس میں وہی آئیں گے جو نئے آنے والے ہیں تو مجھے امید ہے ہر کوشش جماعت کی پھل لاتی ہے صرف توجہ کی بات ہے۔ اب تو وہی حساب ہو گیا کہ درخت پھلوں سے لدا پڑا ہے ذرا سا ہلا دو بس اس سے زیادہ تم نے کوئی کام نہیں کرنا۔ جو بھی تحریکیں میں نے کی ہیں ان کا یہی نتیجہ دیکھا ہے کہ جماعت نے صرف درخت ہی ہلائے ہیں اور پھل پہلے سے تیار خدا نے کئے ہوئے تھے وہ گرتے ہیں ان کو جھولیوں میں بھر لینا ان کو سمیٹنا، صاف ستھرا رکھنا، ان کی حفاظت کرنا دشمنوں اور گندوں سے یہ جماعت کا فریضہ رہ جاتا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ تحریک جدید میں انشاء اللہ آئندہ سال اس پہلو سے میں آپ کو بڑی خوشخبریاں دے سکوں گا۔

وعدہ جات کا جہاں تک تعلق ہے ایک زمانہ تھا جبکہ ہمیشہ وعدہ جات سے ادائیگیاں پیچھے رہ جایا کرتی تھیں اور بڑی مصیبت پڑی ہوتی تھی دفتر والوں کو کہ اوہو اتنی کمی رہ گئی، اتنی کمی رہ گئی اور اب یہ حال ہے کہ وعدہ جات سے جماعت ہمیشہ آگے بڑھا کر دیتی ہے۔ اب یہ عجیب جماعت ہے، یہ جماعت اس شان کی اس روح کی جماعت کوئی دنیا میں دکھائے تو سہی کہیں۔ مسیح موعود کے دعوے کی دلیل مانگتے ہیں جب سورج چڑھ جائے اس کی دلیل کیا مانگو گے تم۔ اس مادی دنیا میں، ساری دنیا میں کل عالم میں ایسی قربانی کرنے والی جماعت جو طوعی طور پر پیش کرے اور کوئی اس پہ جبر نہ ہو اور جتنا وعدہ کرے اس سے آگے بڑھا دے کوئی صورتیں ہوں تو نکال کے تو دکھاؤ کہیں۔

ایک دفعہ ایک Non-Ahmadi سے گفتگو ہو رہی تھی انہوں نے کہا جی باقی بھی تو قربانی دے رہے ہیں سارے دنیا کے ممالک شامل ہو رہے ہیں، آپ اپنی قربانی کا صرف ذکر کرتے ہیں۔ میں نے کہا دکھاؤ تو سہی کون سی جماعتیں ہیں۔ سارے ملازمین ہیں حکومت کا پیسہ کھانے والے، تیل کا پیسہ کھانے والے اور زکوٰۃ چاٹنے والے۔ وہ کہاں جماعت ہے جو ساری کی ساری اپنے سارے بوجھ اپنی جان سے لگا کے اس طرح چلے جیسے ماں بچے کو جان سے لگا کے چلتی ہے اور بوجھ محسوس نہیں کرتی۔ یہ

قرارداد تعزیت بروفات محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

مجلس انصار اللہ برطانیہ کی جانب سے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات 21 نومبر 1996 بروز جمعرات آکسفورڈ (انگلینڈ) میں ہوئی قرارداد تعزیت موصول ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو سائنسی میدان میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ادارہ)

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

تصحیح۔ بدر مجریہ 23.1.97 صفحہ 8 پر غلطی سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تاریخ وفات 21.4.96 شائع ہو گئی جبکہ آپ کی تاریخ وفات 21 نومبر 96 ہے۔ قارئین درستی فرمالیں۔

☆ بدر مجریہ۔ 23.1.97 صفحہ 10 پر وصایا کے زیر عنوان وصیت نمبر 15009 میں یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا کے 2430 یونٹ کی بجائے U.T.I 2430/Rs لکھا گیا ہے قارئین تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

جماعت دکھاؤ کہیں جس میں ہر ایک حصہ لے رہا ہو اور یہ احساس ہو کہ ابھی کم لیا ہے اور توفیق ہو تو اور لیں اور جتنا لے پچھتائے نہیں بلکہ اور زیادہ مزہ آنا شروع ہو جائے۔ جتنا دے اور بھی زیادہ دینے کو دل چاہے۔ یہ تو الٰہی سلسلے ہیں۔ انبیاء کی جماعتوں کے سوا یہ توفیق نہ کبھی دنیا میں کسی کو ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے، چیلنج ہے کرکے دکھا دو یہ۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور دکھائی نہیں دیتی تو یہ زندہ جماعت، یہ قربانی کرنے والی جماعت ہے جس کو دیکھو اور ایمان لے آؤ اس کے بغیر تمہارے لئے، تمہاری شرافت کے لئے اور کوئی چارہ نہیں ہے اتنی کھلی کھلی حقیقت ہے۔ یہ جواب جب میں نے دیا تو سوال کرنے والا جو ایک بوزنین تھا وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا۔ اس نے کہا بالکل ٹھیک کہا ہے آپ نے، ایسی ہمیں کوئی نہیں دکھائی دے رہی جگہ۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کا تو قصہ ہی اور ہے اور جو نور کے وعدے ہیں وہ تو اس دنیا میں بھی پورے ہوں گے کچھ نہ کچھ۔ لیکن اصل میں وہ آخرت میں پورے ہوں گے۔ اگر پاکستانی روپے میں ڈھالا جائے نو کروڑ بائیس لاکھ کا وعدہ گزشتہ سال تھا اور وصولی خدا کے فضل سے پاکستانی روپوں میں نو کروڑ ساٹھ لاکھ ہوئی ہے، بائیس کی بجائے۔ یہ اس سے بھی زیادہ ہوتی مگر پاکستانی روپے کی قیمت گر گئی ہے اس لئے وہ اعداد و شمار یہ خطرہ تھا کہ کم نہ نظر آئیں مگر بڑھایا خدا نے اتنا کہ اس گرتی ہوئی قیمت کے باوجود پھر بھی ابھی زیادہ ہے خدا کے فضل سے۔ انٹرنیشنل کرنسی میں دیکھیں تو آپ کو فرق زیادہ نظر آئے گا۔ وعدہ جات چودہ لاکھ چالیس ہزار سات سو پاؤنڈ تھے۔ وصولی پندرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو پاؤنڈ ہوئی۔ مگر گزشتہ سال کی وصولی کو دیکھیں تو پھر آپ کو اصل چھلانگ نظر آئے گی۔ اس سے پہلے سال بارہ لاکھ چوبیس ہزار کی وصولی تھی اس سال پندرہ لاکھ کی وصولی ہوئی ہے تو یہ اتنا نمایاں فرق ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔

سال اکسٹھ اور باسٹھ کا موازنہ اگر آپ چاہتے ہیں پاؤنڈوں میں اور وصولی کا موازنہ، تو وہ یوں ہے کہ اکسٹھ میں تیرہ لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ باسٹھ میں چودہ لاکھ چالیس ہزار سات سو سرسٹھ کا وعدہ تھا گویا اضافہ وعدوں میں ایک لاکھ نو ہزار ایک سو سینتالیس پاؤنڈ کا ہوا۔ وصولی کے لحاظ سے سال ۹۵-۹۴ء میں تیرہ لاکھ اکتیس ہزار کے وعدے کے مقابل پر بارہ لاکھ چوبیس ہزار وصولی ہوئی۔ یہ کم ہے لیکن جس وقت بند کیا گیا تھا اس وقت یہ وصولی تھی اور ایک غلطی انہوں نے یہ کی ہے کہ پاکستانی روپے کو آج کے حساب سے جب اس کو تقسیم کیا ہے تو یہ رقم کم ہو گئی ہے۔ دو سال پہلے جو پاکستانی روپے کی قیمت تھی اگر اس پر ڈھالیں تو پھر یہ رقم باوجود اس کے کہ اضافہ وصولی کے لحاظ سے زیادہ نہیں پھر بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن اگلے سال اب آپ دیکھ لیں کہ باسٹھ میں وعدہ چودہ لاکھ چالیس ہزار کا تھا اور روپے کی قیمت گرنے کے باوجود وصولی پندرہ لاکھ آٹھ ہزار تین سو اکیس ہوئی ہے۔ پس اگر کوئی پیچھے کمی تھی جو مجھے علم ہے کہ روپوں میں کمی نہیں ہوئی تھی وہ بھی خدا کے فضل سے پوری ہو گئی۔

مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے میں نے کہا تھا کہ بڑھائیں پہلے ایک لاکھ سے بھی کم تھی تو تحریک جدید میں تو لکھوکھہا ہونے چاہئیں۔ اب کیوں کہ گزشتہ چند سالوں میں تو تیس چالیس لاکھ کا اضافہ ہو چکا ہے جماعت کی تعداد میں، اس پہلو سے ان میں سے تحریک جدید کے مجاہدین آنے چاہئیں تھے۔ یہ رفتار ابھی کم ہے لیکن بہرحال اضافے کی طرف رجحان ہے ایک لاکھ اکاسی ہزار دو سو انتیس کی بجائے امسال دو لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چالیس مجاہدین تحریک جدید ہیں اور یہ اضافہ اپنی ذات میں خدا کے فضل سے اکیس فیصد ہے۔ سینتیس ہزار کا اضافہ ہوا، اکیس فیصد اضافہ ہے گویا کہ۔

ممالک کا جہاں تک تعلق ہے امریکہ نے تحریک جدید کے میدان میں حیرت انگیز طور پر قدم آگے بڑھایا ہے گزشتہ سال ان کی وصولی دو لاکھ بہتر ہزار امریکن ڈالر تھی اور چونکہ انہوں نے وقف جدید میں یہ ارادہ کیا تھا، عزم کیا تھا کہ وقف جدید میں ہم نے دنیا میں کسی کو آگے نہیں نکلنے دینا وہ پورا کر لیا تھا اس لئے میں نے ان پر تحریک میں اتنا زور نہیں دیا۔ میں نے کہا کہیں طاقت سے بڑھ کر نہ بوجھ پڑے لیکن از خود ہی ان کو خیال آیا کہ وقف جدید میں ہم نے اتنا کیا ہے تو تحریک جدید کو کیوں پیچھے چھوڑیں آخر ہماری جماعتیں تحریک جدید ہی کا تو پھل ہیں۔ اس خیال سے انہوں نے کوشش کی گزشتہ سال ان کی وصولی دو لاکھ بہتر ہزار ڈالر تھی اس سال ان کی وصولی پانچ لاکھ ایک ہزار امریکن ڈالر ہے اور یہ اضافہ بیاسی فیصد بنتا ہے ماشاء اللہ۔

اور مجاہدین کی تعداد میں بھی امریکہ نے حیرت انگیز اضافہ کیا ہے، دو ہزار دو سو مجاہدین تھے گزشتہ سال۔ یہ سال جو گزرا ہے اس میں تین ہزار آٹھ سو انتالیس مجاہدین بڑھے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجاہدین بڑھے ہیں تو کہیں یہ کوئی رسمی طور پر چھ چھ روپے لے کر تو نہیں بڑھائے گئے۔ یہ حقیقی اضافہ جو ہے تب پتہ چلے گا جب ان کے چندہ دہندگان کے چندوں کی اوسط دیکھیں گے۔ اگر مجاہدین کی تعداد بڑھ رہی ہو اور اوسط گر رہی ہو تو مجاہدین کے لحاظ سے تو خوشی کی خبر ہے مگر اوسط کے لحاظ سے اندازہ ہوگا کہ تھوڑا تھوڑا دے کر خانہ پری کر کے دوست شامل ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم جب اعداد و شمار آتے ہیں ان کا موازنہ کرتے رہتے ہیں مختلف پہلوؤں سے۔ گزشتہ سال ان کا فی کس قربانی کا معیار جب کہ چندہ دہندگان دو ہزار دو سو تھے فی کس قربانی کا معیار اناسی پاؤنڈ فی کس تھا امسال جبکہ چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار آٹھ سو انتالیس ہے فی کس میں قربانی کا معیار بیاسی پاؤنڈ ہو گیا ہے یعنی کم ہونے کی بجائے بڑھ گیا ہے تو یہ ایک حقیقی اضافہ ہے جس کے متعلق کسی پہلو سے بھی دیکھیں اس کو انسان عزت کی اور قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

اس اضافے کے لحاظ سے دوسرا جو ملک غیر معمولی طور پر قدر کے لائق ہے وہ پاکستان ہے۔ پاکستان کی تحریک جدید کو میں نے چھیڑا تھا۔ میں نے کہا خدا کے لئے کچھ شرم کرو وقف جدید اتنی بعد میں آئی اور کہاں سے کہاں پہنچ گئی تم ابھی تک وہیں بیٹھے ہوئے ہو تو بہت انہوں نے پھر محنت کی ہے۔ وکیل اعلیٰ صاحب نے اپنی خاص نگرانی میں سارے شعبوں کو حرکت دیدی اور انصار، خدام سے استفادے کئے تو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا پہلے ان کی قربانی تھی اعداد و شمار آگے ہیں اتنا ہے کہ پچاسی لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے ان کا ایک کروڑ کے دائرے میں تھے اتنا مجھے یاد ہے اب خدا نے اتنا زیادہ ان کو آگے بڑھا دیا مگر مشکل یہ ہے کہ دوسرے آگے بڑھنے والے بھی تو تیز بڑھ رہے ہیں اس لئے ان کی پوزیشن اول نہیں آسکی پھر بھی۔

ابھی تک جو دس جماعتیں ہیں ان میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جرمنی نے کسی اور کو آگے نہیں بڑھنے دیا اور اگرچہ ان کا امسال کا اضافہ تھوڑا ہے مگر چونکہ پہلے ہی خدا کے فضل سے وہ بڑی ٹھوس قربانی اور محکم قربانی کر رہے ہیں جس میں تزلزل نہیں ہے تو جرمنی کی اس دفعہ جو پوزیشن ہے وصولی کی تین لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ ہے۔ امریکہ نمبر دو پر ہے تین لاکھ تیرہ ہزار اور امریکہ نے پاکستان کو ایک نوچ نیچے کر دیا ہے آگے ورنہ پہلے جرمنی کے بعد پاکستان آیا کرتا تھا؟ تو ہے تو یہ گڑ بڑ والی بات لیکن مجبوری ہے نیکی کے کاموں میں دوڑ تو ہوتی ہے کچھ آگے بڑھیں گے، کچھ پیچھے ہٹیں گے۔ تو پاکستانیوں سے معذرت کے ساتھ یہ عرض ہے یہ بڑی انہوں نے دوڑ ماری، بہت کوشش کی، خوب بھاگے لیکن امریکہ پھر بھی آگے نکل گیا اور یہ جو دوڑ ہے اس کا مزہ آتا ہے دیکھنے کا، مارا مار مقابلے ہو رہے ہوں پھر کوئی آگے نکل آئے کوئی پیچھے رہ جائے یہ گھوڑوں کی دوڑ کا جو اصل مزہ ہے وہ یہ ہے کہ NECK TO NECK دوڑ ہو رہی ہو اور غیر متوقع گھوڑا ایک دم آگے آجائے تو یہ جو دوڑ ہے قربانیوں کی یہ ہماری گھڑ دوڑ ہے بہت ہی مزے کی قرضہ حسنہ والا مضمون بھی اپنا اور یہ جوا بھی اس پہ لگایا ہوا ہے ہم نے، اسی پر سارا داؤ پیچ ہے۔ تو دیکھیں کتنی مزے کی دوڑ ہوئی ہے امریکہ آخر آگے نکل گیا اور برطانیہ کو ماشاء اللہ توفیق ملی ہے چوتھے نمبر کو قائم رکھا ہے یا پیچھے سے آیا مجھے علم نہیں لیکن چوتھا نمبر نہیں چھوڑا برطانیہ نے، کینیڈا پانچویں پر ہے، انڈونیشیا چھٹے پر، سوئٹزرلینڈ ساتویں پر، ہندوستان آٹھویں پر اور ماریشس نویں نمبر پر اور جاپان دسویں نمبر پر ہے۔ یہ جو موازنے ہیں یہ پوری طرح حقیقت میں اعداد و شمار کے لحاظ سے ہم نسبتیں تو بنا لیتے ہیں مگر روح قربانی کے یقینی فیصلے اس پر نہیں ہو سکتے کیونکہ ملکوں کے حالات مختلف ہیں اقتصادیات مختلف ہیں فی کس احمدی کتنے ملازمت میں ہیں کتنے فارغ ہیں کتنے تجارت کر رہے ہیں بہت سے ایسے عوامل ہیں جو اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ مجھے احتجاج کے خط لکھ دیتے ہیں کہ آپ نے فلاں بات دیکھی ہوتی تو شاید ہمارا اخلاص زیادہ ثابت ہوتا۔

اخلاص تو اللہ نے دیکھنا ہے۔ بس سبحان من یرانی پر نظر رکھا کریں۔ ہم تو اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں اس میں بھی ایک لطف ہے اس سے بھی فائدے پہنچتے ہیں اس سے بھی کچھ لوگ آگے نکل جاتے ہیں اور جو پہلے پیچھے تھے کئی لوگوں میں نئے جذبے بیدار ہوتے ہیں۔ تو اس نیک نیت کے ساتھ ایک پر لطف ذکر چلتا ہے۔ اس لئے مراد یہ نہیں کہ بعض لوگ یہ سمجھیں کہ ہم ذلیل ہو گئے ہم پیچھے کر دیئے گئے، یہ اعداد و شمار پیش اس طرح کئے جاتے تو شاید ہم آگے نکل آتے۔ یہ فضول باتیں ہیں اپنی طرف سے جو تجزیہ جائز ہے وہی کیا جاتا ہے اور روپے کی قیمتوں کا بڑھنا، گرنا درنا ان بحثوں میں نہیں ہم پڑ سکتے ورنہ یہ اقتصادیات کا ایک ایسا قصہ چل پڑے گا جس کو ماہرین بھی سمیٹ نہیں سکتے، حقیقت میں بہت، بے شمار فیکٹرز ہیں۔

تو اللہ بہرحال مبارک فرمائے امریکہ کو اس نے غیر معمولی ترقی کی، آگے بڑھا۔ جرمنی کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ابھی تک اپنی سرداری قائم رکھی ہے۔ پاکستان کو یہ فائدہ ہوا کہ بہت گر جاتا اگر غیر معمولی کوشش نہ کرتے کیونکہ روپیہ بھی گر گیا اور دوسرے ملک اوپر سے آگئے اس کے باوجود پاکستان کا اوپر آنا ایک بہت بڑی خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر کرنسیوں کی مقامی لحاظ سے یہ جو کرنسیوں نے ترقی کی یا آگے پیچھے ہوئیں ان کے لحاظ سے اگر انہی کرنسیوں میں مقابلے کئے جائیں نہ کہ پاکستانی روپے یا ڈالر میں ڈھال کر یا پاؤنڈوں میں ڈھال کر تو اپنی اپنی کرنسی کے لحاظ سے تو اس طرح پھر ہمیں توفیق مل جاتی ہے کہ پاکستان کو اول قرار دیدیں کیونکہ اپنی کرنسی کے اعتبار سے پاکستان نے پچاسی لاکھ اضافہ کیا اور ایک کروڑ ستاسی لاکھ روپے ان کے بنتے ہیں۔

اور امریکہ نے دو لاکھ چھبیس ہزار پانچ سو پچاس کر کے جو اضافہ کیا ہے وہ بیاسی اعشاریہ اڑتیس فیصد ہے۔ پاکستان کا پاکستانی کرنسی میں تراسی فیصد ہے تو تھوڑا سا جس کو NECK TO NECK RACE کہتے ہیں ناکہ چوتھائی گردن آگے نکل گیا گھوڑا یا اتنا اس سے بھی کم اور PHOTO FINISH ہے یہ ان دونوں کے درمیان۔ جرمنی کو اس پہلو سے ان دونوں نے کافی پیچھے چھوڑا ہے یعنی چوبیس فیصد جرمنی کا اضافہ ہوا ہے لیکن ان کے حالات جس طرح متوازن چندے دے رہے ہیں ان پر شکوہ کوئی نہیں ہے۔ بہرحال ایک یہ ذریعہ تھا میں چاہتا تھا کہ پاکستان کو بھی کچھ تھوڑا سا مزہ آجائے اور پاکستان کو مزہ کے لفظ سے اتنا مزہ نہیں آتا جتنا "سواد" کے لفظ سے مزہ آتا ہے تو ایسی بھی تھوڑی سی بات کر دی کہ پاکستان کو بھی سواد آجائے کہ ہاں ہم آگے نکل گئے ہیں ماشاء اللہ۔ باقی اعداد و شمار کی اب اس وقت یہاں گنجائش نہیں ہے کئی پہلو سے تیار کئے گئے ہیں مگر وقت ختم ہو گیا ہے۔ جمعہ کا میں نے بعد میں سفر پہ بھی جانا ہے۔

تو اس تمہیدی بیان کے بعد ان آیات کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی تھیں میں تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرتا ہوں۔ یہ مختلف دفاتر کے لئے مختلف نمبر کے سال ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ اسی طرح ایک پاک محبت کے مقابلے کی دوڑ میں نہ کہ ایک حسد کے مقابلے کی دوڑ میں، پاک محبت کے مقابلے کی دوڑ میں ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

سیرت حضرت مصلح موعودؓ

دلچسپ و ایمان افروز واقعات

مکرم محمد یوسف انور مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ خدا کی خاص بشارت کے مطابق ۲۱ جنوری 1889ء (بمطابق 9ر جمادی الاوّل 1306 ھجری) کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کی خبر 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے خبر پا کردی تھی۔

ہزاروں ہزار رحمتیں برکتیں ہوں اس محسن پر جس کی یاد میں آج کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا ہوں۔ وہ میدان تقریر کا بے مثل شہوار وہ دنیائے تحریر کا شہنشاہ، وہ سر تاپا حُسن بے نظیر، وہ نور مجسم، وہ لاکھوں انسانوں کا محبوب آقا، جس نے اکاون سالہ طویل عرصہ لاکھوں احمدیوں کے دلوں پر حکومت کی، آہ! وہ محبوب آقا آج ہم میں نہیں ہے وہ اپنے خالق حقیقی کے پاس محمد عربی ﷺ کے قدموں میں حضرت مسیح موعودؑ کے قرب میں ہے اُس پر لاکھوں سلام صبح و شام۔

حضرت مصلح موعود کا وجود جیسا کہ پیدائش سے قبل ہندوستان کی مذہبی دنیا میں موضوعِ بحث بنا ہوا تھا۔ اسی طرح پیدائش کے بعد بھی ایک عرصہ تک دوست و دشمن کی نگاہوں کا مرکز بنا رہا۔ دوست کی نگاہِ محبت آپ پر پڑتی تھی کہ آپ ہی وہ پسر موعود ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین اسلام کی خدمت اور سر بلندی کے لئے وقف ہے۔ اور دشمن کی نظر یہ موہوم تمنا لئے ہوئے تھی کہ کاش یہ بچہ اُن کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو کر ایک مرتبہ پھر اُن کو تمسخر اور استہزاء کا موقع بہم پہنچائے۔ گر نگاہوں میں کھا جانے کی طاقت ہوتی تو اس بچے کے زندہ رہنے یا پنپنے کا کوئی بھی امکان نہ تھا لیکن خدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ یہ بچّہ اس کی رحمت کے سایہ تلے پرورش پائے اور جلد جلد بڑھے اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے۔

آپؓ کا بچپن

آپ کا عقیقہ 18ر جنوری 1889ء کو جمعہ کے دن ہوا آپ اپنے ماں باپ کے بہت لاڈلے تھے اس لئے آپ کی تربیت کا بہت خیال رکھا جاتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی بات کا بھی تربیت کرتے وقت خیال رکھا جاتا تھا۔ ایک دفعہ گھر میں چڑیاں پکڑنے پر حضورؑ نے آپ سے کہا۔ یہاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ ایک دفعہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ وہاں سے گذرے آپ نے بڑے پیار سے پوچھا "میاں آپ کھیل رہے ہیں؟" حضرت مصلح موعودؓ نے جواب دیا "بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے۔" اس وقت آپ کی عمر صرف ۴ سال تھی۔

آپؓ گھر میں کھیلتے تھے۔ اکثر وقت پا کر جو صحن خالی ہو اس میں گیند بلہ وغیرہ اور اس کے علاوہ گھر کے باہر آپ کے مشاغل غلیل سے نشانہ بازی کشتی چلانہ، تیرنا وغیرہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کا اپنا بیان ہے کہ ایک دفع ایک کتا ہمارے دروازے پر آیا۔ میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرے میں صرف حضرت صاحبؑ تھے میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا "ٹیپو! ٹیپو! ٹیپو!!! حضرت صاحبؑ بڑے غصّے سے باہر نکلے اور فرمایا "تمہیں شرم نہیں آتی کے انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا" میری عمر آٹھ نو سال کی تھی وہ پہلا دن تھا جب سے میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبّت قائم ہو گئی۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۷۸)

اس واقعہ سے جہاں ایک طرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بچے کا ہر فعل بلا امتیاز برداشت کرنا علم کی تعریف میں داخل نہیں۔ وہاں حضرت مرزا صاحبؑ کی بے پناہ دینی اور قومی حمیّت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ایک مسلمان سلطان جو قومی حمیّت میں شہید ہوا اور جس کے ساتھ آپ کا اسلام کے سوا اور کوئی رشتہ نہ تھا اس کے نام کو ایک بچہ کا لاعلمی کی بنا پر بھی اس رنگ میں لینا جس سے اس کی تحقیر ہوتی ہو آپ سے برداشت نہ ہو سکا۔

ایک دفعہ آپؓ بچپن میں جب آپ کی عمر ۹ر سال کی تھی گھر میں ایک لڑکے کے ساتھ کھیل رہے تھے کھیلتے کھیلتے آپ نے یونہی ایک کتاب اٹھالی اس میں لکھا تھا کہ جبرائیل اب نازل نہیں ہوتے آپؓ نے کہا یہ غلط ہے میرے ابّا پر تو نازل ہوتا ہے اس لڑکے نے کہا نہیں جبرائیل اب نہیں آتے کیونکہ کتاب میں یہی لکھا ہے۔ دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے رہے وہ لڑکا کہتا تھا حضرت جبرائیل اب اللہ میاں کا پیغام لے کر نہیں آتے اور حضرت مصلح موعودؓ کہتے تھے آتے ہیں۔ آخر دونوں حضورؑ کے پاس گئے اور اپنا جھگڑا بتایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ "کتاب میں غلط لکھا ہے جبرائیل اب بھی آتا ہے۔" ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے آپ کے بچپن کے علم اور ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

خدا کی ذات پر توکّل

۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کی بات ہے جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں خیال آیا کہ اب لوگ طرح طرح کے اعتراض کریں گے اور جماعت کی بہت مخالفت کریں گے اس وقت آپؓ نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ :-

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا"

آپؓ کو تعلق باللہ کا اعلیٰ مقام حاصل تھا اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا تھا چنانچہ آپؓ اس سلسلے میں بطور تحدی فرماتے ہیں :-

"میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہو تو آئے اور ہم سے آکر مقابلہ کرے۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہو گی۔

(الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۷ء)

حضرت مصلح موعود کے اوصافِ حمیدہ

آپؓ بچپن سے خدا کی یاد میں محو رہتے تھے اور اسلام اور احمدیت کے لئے بکثرت دعائیں کرتے تھے بچپن سے ہی آپؓ کو عبادت الٰہی کا ذوق پیدا ہوا اور کم فہمی ہی میں آپ نیم شبی کی عبادتوں کے عادی ہوگئے۔ بہت سی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نماز پنج وقت کے علاوہ تہجد کی نماز بھی بالالتزام ادا کیا کرتے تھے اور نماز کی ادائیگی محض رسمی اور ظاہری نہ تھی بلکہ بڑے خشوع و خضوع اور سوز و گداز کی حامل ہوا کرتی تھی۔

مکرم شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ بیان کرتے ہیں کہ "ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گذاروں گا، اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا، مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص مسجد میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے الحاح کی وجہ سے میں نماز نہ پڑھ سکا اور اُس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور جو کچھ مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپؓ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء)

آپؓ نے جن اعلیٰ اخلاق و کردار کا نمونہ دکھایا اس پر غیر متعصب محققین بھی عش عش کر اُٹھے آپ کے وجود بابرکت سے، روحانیت، تہاوت، نظم و ضبط، جذبۂ خدمت خلق و احمدیت اور اعلیٰ علمی و سیاسی قابلیت کے جو جوہر کھلے ان کی داد دینا منصف مزاج حضرات اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

ایک غیر احمدی دوست محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں :-

"جس وقت میں نے حضرت خلیفہ ثانی کو سٹیج پر تقریر کرتے ہوئے سُنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحر ذخار ہے جس میں سے موتی و گوہر اُبل اُبل کر نکل رہے تھے۔ جناب کی تقریر دلپذیر کچھ ایسی مضبوط اور جامع تھی کہ اس کا ہر ایک پہلو ایک بڑے سے بڑے پر مغز لیکچرار کو بھی کنویں میں جھکا رہا تھا۔ صاف اور سادی اتنی کہ ہر جاہل اور پُر مغز اس سے مستفید ہو رہا تھا۔ تقریر میں قصے کہانیاں نہیں بلکہ مفید باتیں کہ جن پر واقعی آج اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے اور پھر معارف قرآن وہ کہ جن سے بروح زندہ ہو۔"

(بحوالہ بدر ۱۲ر فروری ۱۹۶۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک جگہ حضور مصلح موعودؓ کی سیرت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"کہ طبیب کی حیثیت سے بھی آپؓ بلا شبہ اس دور کے حاذق اطباءؒ صفِ اوّل میں شمار ہونے کے لائق تھے اور سینکڑوں شفایاب مریض آپ کے دستِ شفاء کی گواہی دینے والے آج بھی زندہ ہیں۔ آپؓ ایک ماہر ہومیو پیتھ تھے۔ اور اس علم میں بھی آپ کا مطالعہ اپنی وسعت میں پاک و ہند کے اکثر نامور ہومیو پیتھ ڈاکٹروں سے زیادہ تھا آپ کے ہاتھوں میں غیر معمولی شفاء تھی جس کا ایک گواہ میں خود بھی ہوں، ایک مرتبہ آدھے سر کی شدید درد میں مبتلا تھا حضور نے دعا کی وہ اللہ بہتر جانتا ہے جو دوا حضورؓ نے بھیجی منہ میں رکھ کر چند منٹ کے بعد سر درد کے اثرات مٹ چکے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید تحریر فرمایا ہے کہ :-

"آپؓ ایک بلند مرتبہ مذہبی رہنما تھے۔ ایک عظیم فلسفی اور حکیم بھی کہ جن پر تقدیر اُمم اور قوموں کے بلندی و پستی کے راز کھولے گئے تھے۔ ایک بلند پایہ شاعر اور ایک اعلیٰ درجہ کے نثر نگار، ایک ایسے مقرر جن کی قوتِ بیان اور سحر آفرینی کا سکہ دشمن کے دل پر بھی چلتا تھا۔ آپؓ کا بیان دلوں پر جادو کرتا تھا اور قوتِ فکر کو حیران چھوڑ جاتا تھا۔ دورانِ خطابت بسا اوقات ایسے لمحے بھی آتے تھے کہ گویا جمیع حاضر دلوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئی ہیں۔ اور جذبات اور افکار کی تاریں آپؓ کی انگلیوں سے الجھی ہوئی ہیں آپؓ کی آواز ہر مردانہ حسن سے مزیّن تھی۔ بھری ہوئی، پر سوز باوقار پر شوکت ایک ایسی زندہ آواز جو ایک حال پر ٹھہرنا نہیں جانتی تھی۔ بلکہ مضمون کی مطابقت کے ساتھ زیدو بم اختیار کرتی اور مقتضائے حال کے مطابق رونا اور ہنسنا جانتی تھی آپؓ کا ترنم ایک منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ اور آپ کی تلاوت اور مترنم آواز میں پڑھے اشعار میں بے پناہ سوز اور ایک ناقابلِ بیان جذب تھا۔ بحیثیت زبان دان آپؓ کا مقام اس صدی کی چیدہ شخصیتوں میں شمار ہوتا ہے۔

(بحوالہ اخبار بدر فروری ۱۹۶۷ء)

نظم وضبط کی بہترین صلاحیت

آپؓ نے جماعت کے نظم و ضبط کو بھی اس رنگ میں قائم کیا کہ وہ جماعت کے بڑھنے اور استحکام پکڑنے کا موجب بنا۔ پھر دفتری نظام کو اس اسلوب سے چلایا کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ اس جماعت کی تنظیم نہایت باصلاحیت و منظم ہے۔

آپؓ کا جماعت پر بڑا رعب تھا اور یہ مجالس جو قادیان کے علاوہ بیرونی جماعتوں میں بھی قائم تھیں آپؓ کے اس غیر معمولی رعب و عظمت کے تحت ایک ضبط و کنٹرول کے ساتھ ہمہ تن مصروفِ عمل رہتی تھیں۔ یہ اسی تنظیم کا نتیجہ تھا کہ مرکز اور مرکز سے باہر دور دراز کی جماعتیں اور افراد تبلیغ اسلام و خدمت احمدیت کو اپنا اوّلین فرض سمجھتے تھے اور پوری جانفشانی سے ان خدمات کو بجا لانا اپنے لئے موجب فخر جانتے تھے۔

آپؓ نے احباب جماعت کو دین کی خاطر ہر قسم کی مالی جانی اور وقت کی قربانی کرنے کی ایسی بے نظیر تربیت دی کہ آپؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت نے لکھوکھا روپیہ اپنے محبوب امام کے قدموں میں لا ڈالا اور سینکڑوں نوجوان خدمتِ دین کے خاطر اپنی زندگیاں وقف کر کے دور دراز ممالک کے لئے سفر کو نکل گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس کام میں غیر معمولی برکت دی اور سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ کام

بفضل تعالیٰ سُرعت سے اب جاری و ساری ہے اور پچھلے سال ۱۶ر لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھ سے لگائے گئے اس پودے کی شاخیں اب پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں اور اس کے شیریں ثمرات سے سعید روحیں ابدی زندگی حاصل کر رہی ہیں۔ گویا مصلح موعودؓ کی ۷۷ر سالہ زندگی خدمت و اشاعت اسلام ایسے ہی بے نظیر کارناموں سے پُر ہے جن کو اس وقت قلمبند کرنا مشکل ہے۔

تصانیف و تقاریر

آپؓ کی تحریروں اور تقریروں کا مجموعہ نہایت ضخیم ہے ان کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپؓ کا شاندار علمی کارنامہ جو آئندہ کئی نسلوں کے لئے مخزنِ علوم اور مشعلِ ہدایت کا کام دے گا، قرآن کریم کی تفسیر ہے جو معارف سے پُر ہے۔

غیر معمولی ذہنی اور جسمانی محنت

محنت و جفاکشی بھی آپؓ کا ایک خاص امتیاز تھا آپ دوسروں سے بہت زیادہ محنت کرتے تھے اور جفاکشی سے کام لیتے تھے دن رات کی محنت اور مساعی کی وجہ سے آپؓ دائم المریض بھی رہتے مگر خلق کے جذبہ کے تحت اس محنت میں کمی نہ آنے دیتے اگرچہ آپؓ کے ساتھ کام کرنے والے گھبرا جاتے تھے مگر آپ کے اعلیٰ نمونہ نے جماعت کے اندر کام کرنے کی خاص روح پیدا کر دی تھی آپؓ نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ تمام محکموں کے کارکن روز کا کام روز ختم کریں آج کا کام کل پر نہ ڈالا کریں آپ کے اس حکم کی تعمیل ہوتی تھی۔

آپؓ کے مسندِ خلافت کو زینت بخشنے کے بعد ۵۱ر سال تک وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ کے خلاف بے شمار فتنے اُٹھے ان میں سے بعض اتنے شدید اور صبر آزما تھے کہ جماعت کے اکثر مخلصین کی زبانوں سے متیٰ نصر اللہ بے اختیار نکل جاتا رہا۔ فتنہ اہل پیغام، فتنہ مستریان، فتنۂ احرار اور فتنہ مصری اور سانحۂ تقسیم ملک اور ان سب سے بڑھ کر ۱۹۵۳ء کے اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن ان تمام حوصلہ آزما وقتوں میں مصلح موعودؓ نے اس شان اور وقار اور فراست روحانی کے ساتھ **قیادت** فرمائی کہ ان اُمنڈتے اور بپھرتے ہوئے طوفانوں اور تیروں کی بے پناہ بوچھاڑوں اور عداوت کے شعلے برساتی ہوئی آگ میں سے سلامتی اور کامیابی کے ساتھ جماعت کو نکال لے گئے اور **ایسے** نازک وقت میں بے مثال صحیح رہنمائی فرمائی۔ اور دشمن اپنے مذموم مقاصد میں ناکام و نامراد ہو گیا۔

آپؓ کی عائلی زندگی

آپؓ گھریلو زندگی کے ہر شعبہ میں **پوری دلچسپی** لیتے تھے خوشی و غم کے مواقع پر، کسی کے بیماری و تکلیف پر، لین دین کے معاملات میں عزیز و اقارب **دوست** احباب۔ کے جذبات و احساسات کا خیال و احترام اور خاطر مدارات رکھنے میں پوری طرح حصہ لیتے تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ گھر کے ان کاموں میں بھی دلچسپی لیتے جو صرف عورتوں سے ہی تعلق رکھتے تھے۔

حضورؓ اپنے گھر میں بیوی، بچوں میں بے تکلف بیٹھ کر لطیفوں اور کہانیوں سے ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کی پہلیاں بوجھتے اور اپنی پہلیاں ان سے بجھواتے اور ان کے ساتھ مختلف مقامات پر سیر کو جاتے۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم مصلح موعودؓ ایک جگہ تحریر فرماتی ہیں کہ جب ہم ڈلہوزی میں تھے ایک دفعہ حضورؓ نے مجھے فرمایا کہ آج موسم خوشگوار ہے اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکا کر کھلاؤں۔ میں نے اسے محض مذاق سمجھا۔ پھر تعجب سے بار بار پوچھا کیا آپ واقعی بریانی پکا سکتے ہیں؟ چنانچہ آپؓ نے اپنے کمرے میں تمام بریانی کا سامان منگوالیا اور مجھے ایک طرف بٹھالیا اور فرمایا تم دیکھتی جاؤ ہمارا یہ کمال بھی مگر مجھے یہ یقین نہ تھا کہ آپؓ خود کچھ پکا سکیں گے میرا خیال تھا ہم میں سے کسی سے پکوائیں گے۔ فرماتی ہیں کہ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ آپ کھانا پکانے کے لئے پورا اہتمام خود کر رہے ہیں یہاں تک کہ ڈش لذیذ تیار ہو گیا پھر سب گھر والوں سے باری باری آپ استفسار فرماتے کہ بتاؤ میں نے یہ ڈش کیسے تیار کی؟ اور پھر ہنس ہنس کر مجھے بار بار مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں اسی طرح آپؓ نے یکے بعد دیگرے چار پانچ ڈش باری باری ہر اچھے موسم میں پکائے۔ فرماتی ہیں، ایک دفع مجھ سے انگیٹھی جلدی نہ جلی حضورؓ خود آئے اور خود ہی مجھ سے دیا سلائی لی اور پتھر کے کوئلوں کو اس طرح ترتیب دیا کہ پہلے لکڑی کے کوئلے رکھے پھر پتھر کے اور لکڑی کے کوئلوں کو دیا سلائی دکھائی چند لمحوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں میری شرمندگی کو آپ بھانپ گئے۔ فرمایا کوئی بات نہیں ہے۔ ابتداء میں کام نہیں آیا کرتے پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ آج ہم نے تمہیں آگ جلانی سکھادی۔

آج جب کے ہم خلافتِ رابعہ کے دور سے گذر رہے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت قیادت میں جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور لاکھوں لوگ حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہو رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷ر اپریل ۱۹۴۴ء میں جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف یوں توجہ دلائی تھی :۔

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ رستہ دور کا ہے، وقت تھوڑا ہے تمہاری کوششیں نامکمل ہیں۔ اور فتح کا دن نزدیک آرہا ہے۔ تم جلد جلد قدم بڑھاؤ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز بننے کی کوشش کرو اگر تم میں ہر شخص اسلام کی فتح کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرّہ ذرّہ اسلام کی فتح کے لئے اس طرح اڑا دیتا ہے، جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرّات کو ہوا میں اڑاتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ تمہارا فرض ہے کہ تم باہر نکل جاؤ اور جو لوگ ہماری جماعت میں سے جاہل ہیں اُن کو مجبور کرو کہ وہ اسلام کی تعلیم کو سیکھیں اور قرآن کے احکام پر عمل کریں اسی طرح جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے پاس ہزاروں ایسے لوگ ہوں۔ جو دین کو پوری طرح سیکھے ہوئے ہوں تاکہ جب بھی کوئی ملک اسلام کیلئے فتح ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں نیک تغیر پیدا کرے تو ہمارے پاس اس ملک کو سنبھالنے والی جماعت بھی موجود ہو۔

اور ہم یہ نہ کہہ سکیں کہ ملک تو اسلام کے لئے فتح ہو گیا۔ مگر جماعت اس کو سنبھالنے کے لئے تیار نظر نہیں آتی ہمارے پاس وہ آدمی موجود ہونے چاہئیں جن کو اس ملک میں پھیلایا جا سکے۔ ہمارے پاس وہ لٹریچر موجود ہونا چاہئے جو اس ملک میں صائع کیا جا سکے۔ ہمارے پاس وہ کتابیں موجود ہونی چاہئیں جو اس ملک کے کونے کونے میں پھیلائی جا سکیں۔ ہمارے پاس روپیہ موجود ہونا چاہئے جس سے مبلغین کے سفر خرچ اور دیگر اخراجات کا انتظام کیا جا سکے اس طرح ضروری ہے کہ اسلام کی جائیداد ہی ہماری اپنی جائیدادوں سے لاکھوں بلکہ کروڑوں گناہ زیادہ ہوں۔ اور ہماری مالی قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت محسوس ہو۔ جب سپاہیوں کے لئے روحانی گولہ بارود کی ضرورت ہو۔ جب لوگوں کی پیاس بجھانے کے لئے لٹریچر فراہم کرنا ضروری ہو تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کے بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو۔ اسلام کی ان تمام ضروریات کو پورا کریں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۷ر اپریل ۱۹۴۴ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں مصلح موعودؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بقیہ۔ حضرت مصلح موعود عظیم مفسر قرآن

اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے افعال بد کی وجہ سے حضرت لوطؑ کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ وہ کوئی شرارت نہ کریں۔ اس سے کوئی خاص شرارت مراد نہیں چونکہ وہ پہلے بھی شرارت نہیں کرتے تھے۔ اس لئے حضرت لوطؑ کو خطرہ ہوا۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ فرشتے خوبصورت لڑکیوں کی شکل میں آئے تھے وہ لوگ ان کو دیکھ کر خوش ہوئے اور ان سے بدی کرنے کو دوڑ آئے مگر میرے نزدیک مفسرین کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سورۃ حجر میں فرماتا ہے۔ **اولم ننهك عن العالمين** یعنی کیا ہم نے تم کو غیر علاقہ کے آدمی لانے سے روکا ہوا نہیں ہے؟۔ اگر وہ کسی بدکاری کا ارادہ رکھتے تھے اور ان لوگوں کے آنے پر خوش تھے تو چاہئے تھا کہ تاکید کرتے کہ روز مسافروں کو پکڑ کر شہر میں لایا کرو۔ مگر وہ لوگ تو ناراض ہو کر کہتے ہیں کہ کیا ہم نے تم کو پہلے سے روکا ہوا نہیں ہے کہ غیر علاقہ کے آدمی کو شہر میں مت لایا کرو اگر کہا جائے کہ دوسری جگہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وجاء اهل المدينة يستبشرون

کہ شہر والے خوش ہو کر بھاگے آئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس خوشی سے بھی یہ مراد نہیں کہ ان مہمانوں سے کسی قسم کی بے حیائی کا فعل کریں گے بلکہ خوشی کا سبب یہ تھا کہ آج لوطؑ کو سزا دینے کا بہانہ مل گیا ہے اور وہ ہمارے قابو چڑھ گیا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد سوئم صفحہ 228-229)

الغرض آپ نے اس آیت کی تفسیر اس قدر اچھوتی اور نادر فرمائی ہے کہ پڑھ کر روح عش عش کر اٹھتی ہے اس کی تفصیل کیلئے مندرجہ صفحات سے آگے دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ کی تفسیر میں نئے نئے نکات بھی ہیں معارف بھی ہیں تسلسل بھی ربط بھی ہے پھر مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جواب بھی اور معرفت کے بے بہا سمندر بھی پس کون تھا کہ جو اس عظیم مفسر قرآن کا مقابلہ کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ آپؓ اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برساتا رہے۔ (آمین) ☆☆☆

بقیہ۔ مباہلہ کا چیلنج اب بھی موجود ہے

نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اور قائد اعظم کے صفِ اوّل کے دشمن بھی یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے پاکستان کو پلیدستان کے نام سے یاد کیا تھا۔ اور پھر پاکستان کے قیام کے بعد بھی ملک دشمنی میں مصروف رہے۔ جب تک ان کا ملکی معاملات میں دخل نہ تھا ملک پاکستان تھا۔ مگر جب ان کا دخل برداشت کیا جانے لگا ملک واقعی پلیدستان بن گیا۔ اور نگران وزیر اعظم کو مجبوراً کہنا پڑا بد عنوانی اور بددیانتی اتنی بڑھ چکی ہے کہ حکومت کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس بیان پر انہیں کوسا جارہا ہے۔ اور کہا جارہا ہے کہ ملک کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ حالانکہ ان کا تجزیہ صحیح ہے کہ نیچے سے لے کر اوپر تک بددیانتی پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان احمدیوں کی دعاؤں سے ہی معرضِ وجود میں آیا تھا اور احمدیوں کی دعاؤں کے طفیل ہی یہ تباہ ہونے سے بچ گیا۔ آئندہ بھی احمدیوں کی دعائیں ہی اسے بچائیں گی۔ مولوی حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ میں نے جو چیلنج ۱۹۸۸ء میں دیا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔ اس لئے آج میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ جس طرح اس چیلنج میں میں نے ایک ایک الزام کو جو جماعت احمدیہ پر لگایا گیا تھا درج کر کے کہا تھا کہ یہ ہمارے عقائد نہیں اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا تھا۔ تم بھی ایک ایک کو لے کر کہو کہ یہی جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں اور پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین مباہلہ کر دیں اے ہمارے مولیٰ اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما۔ کیونکہ تو احکم الحاکمین ہے تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔ اور ہمارے لئے یہ سال یا اگلا سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ایسا کر دے کہ یہ احمدیت کے دشمن کی مکمل ناکامی و نامرادی کی صدی بن جائے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر ابھرے۔

(روزنامہ "جنگ"، لندن 14ر جنوری 1997ء)

بقیہ۔ ضیاء الحق میری دعا سے ہلاک

موجود ہے۔ آخر میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے احمدیوں سے اپیل کی کہ وہ اس رمضان کو ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں اے ہمارے مولیٰ اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما۔ کیونکہ تو احکم الحاکمین ہے تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔ اور ہمارے لئے یہ سال یا اگلا سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ایسا کر دے کہ یہ احمدیت کے دشمن کی ناکامی کی صدی بن جائے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر ابھرے۔

(دی نیشن، لندن 17ر جنوری 1997ء)

درخواست دعا

خاکسار کے بہنوئی مکرم بشارت احمد خان صاحب آف جرمنی اپنے اہل و عیال کی صحت و تندرستی کیلئے دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کیلئے کاروبار میں برکت کیلئے اور بیٹی شگفتہ کے بہتر رشتہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بہنوئی مکرم ریاض الدین صاحب آف کلکتہ اپنے کاروبار میں ترقی کیلئے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے اور اپنی والدہ جو کہ شدید بیمار ہیں، مکمل شفاء کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(بشیر الدین کارکن پریس قادیان)

حضرت المصلح الموعودؓ۔ عظیم مفسرِ قرآن

(مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر پسر موعود کی پیشگوئی فرمائی تھی جو کہ سلسلہ احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے معروف ہے۔ آپؑ نے پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے"۔۔۔

پھر اس کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائیگا"

(از۔اشتہار 20 فروری 1886ء صفحہ 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان فرمودہ پیشگوئی میں اس بات کی وضاحت موجود تھی کہ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے علوم روحانی کھلنے تھے اور اس کی صداقت کا انکار کرنے والوں کیلئے اپنی کھلی نشانی ملنی تھی۔

اگرچہ علماء اسلام نے قرآن مجید کی تفاسیر بیان کی ہیں اور بڑی محنت سے انہیں ترتیب دیا ہے لیکن اسرائیلی روایات کے زیر اثر اور بعض غلط روایات کے باعث ان میں بہت سے ایسے واقعات بھی درج ہیں جو کہ قرآن کریم کی واضح تعلیم کے بالکل خلاف ہیں اور پھر کتنے ہی ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے ان تقاریر کا سہارا لیکر اسلام پر مختلف طریق سے حملے کئے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مقدر تھا کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ قرآن کریم کی شان کو دوبالا کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی جب مجالس عرفان لگا کرتیں اور قرآن کریم کے نئے نئے نکات اور معارف بیان ہوتے تو لوگوں کے دل سے یہ آواز اٹھتی کہ ایسے نکات اور معارف سے پر ہماری جماعت کی بھی ایک تفسیر ہونی چاہئے نیز ترجمہ قرآن کی بھی ضرورت ہے۔ ملفوظات میں درج ہے کہ۔

"محمد عبدالحق صاحب کی طرف سے میاں معراج الدین عمر نے بیان کیا کہ آج یہ صاحب حضرت حکیم نور الدین صاحب سے قرآن کریم کے کچھ معانی سنتے رہے ہیں اور ان کو سنکر ان کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ اس قسم کے ترجمہ کی بڑی ضرورت ہے اکثر لوگوں نے دوسرے ترجموں سے دھوکا کھایا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ حضور کی طرف سے ایک ترجمہ شائع ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام :۔ میرا خود بھی یہ ارادہ ہے کہ اپنا ترجمہ قرآن شریف کا ہمارے سلسلہ کی طرف سے نکلے۔

محمد عبدالحق صاحب :۔ اس کی ضرورت یورپین لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی اور محسوس نہیں کر سکتا۔ سب آدمی میری طرح متلاشی حق ہیں۔ اور حق کو بہت جدو جہد سے دریافت کرنے کے بعد پھر ان غلط ترجموں کے ذریعہ سے ضلالت کی طرف جانا پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ اسلام :۔ صرف ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 164-165)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی دلی خواہش حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود سے پوری ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تفسیر لکھنے کا ڈھنگ دیگر مفسرین اور مترجمین سے بالکل مختلف تھی۔ آپ کا کام صرف ترجمہ اور تفسیر پیش کرنا ہی نہ تھا بلکہ آپ نے ان تمام تفاسیر پر گہری نظر کی تھی جس کو لیکر مغربی اقوام نے قرآن کریم اور اسلام کی ہنسی اڑائی تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے غلط اسرائیلی روایات کو بالکل الگ کر دیا اس طرح آپ نے عصمت انبیاء کو قائم فرمایا جن مفسرین نے جہاں جہاں دھوکا کھایا تھا آپ نے اس کی نشاندہی فرمائی۔ تفسیر قرآن کا علم آپ کو خدا تعالیٰ ہی نے عطا کیا تھا اسی وجہ سے آپ نے بہت چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنا شروع فرمادی تھی۔ آپ نے 1910ء کے اوائل میں ہی قرآن کریم کا درس دینا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ان دنوں آپ کے درس القرآن کے نوٹس جمع رکھنے اور لکھنے کا کوئی انتظام نہ تھا البتہ جو لوگ اس زمانہ میں آپ کے درس القرآن میں شامل ہوا کرتے تھے ان میں سے ایک کی رائے درج کرتا ہوں لکھا ہے۔

"میں 1909ء میں اسکول سے موسم گرما کی تعطیلات میں قادیان گیا اور حضرت خلیفۂ اوّلؓ جو میرے والد صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ خاص طور پر اظہار محبت فرمایا کرتے تھے کے زیر سایہ رہا کرتا تھا اور حضرت صاحب کے درس قرآن شریف میں شامل ہو کرتا تھا۔ انہی ایام میں معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) بھی درس فرمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی وہاں حاضر ہوا۔ اس درس میں صرف چندروز ہی شامل ہونے کا موقع ملا حضور نے قرآن کریم کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے معارف و حقائق بیان فرماکر ایک طرف تو " **لا یمسه الا المطهّرون** کے مطابق اپنی پاکیزہ زندگی کا ثبوت دیا اور دوسری طرف کسی مشکل مقام قرآن مجید کے معنی معلوم کرنے اور پھر اس کا حل پانے کا ذکر فرما کر اپنے عشق قرآن شریف اور تعلق باللہ کا ثبوت دیا"

(الفضل قادیان 3 دسمبر 1938ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت قرآن کا شاہکار "تفسیر صغیر" مختصر نوٹس کے ساتھ اور تفسیر کبیر دس جلدوں میں تفصیلی نوٹس کے ساتھ اسی طرح انگریزی تفسیر پانچ جلدوں میں تفصیلی نوٹس کے ساتھ مع دیباچہ قرآن کریم کے موجود ہے۔ ان تفاسیر کی سب سے بڑی خوبی جو دیگر مفسرین کی تفاسیر میں نظر نہیں آتی وہ عربی الفاظ کے روٹس کی ہے اور پھر نئے نئے الفاظ کے مختلف معانی کو پیش کرکے ترجمہ کو بادلائل طریق سے لیا گیا ہے جو کہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو تفسیر القرآن کا یہ اعزاز 'اعزازِ خداوندی تھا۔ جس زمانہ میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے تعلیم حاصل کر رہے تھے اس وقت آپ نے ایک رویاء دیکھی تھی جس کی تفصیل آپ ہی کے قلم مبارک سے اس طرح ہے۔

"میں ابھی چھوٹا تھا کہ میں نے رویاء میں دیکھا کہ جیسے کوئی کٹورہ ہوتا ہے اس میں سے ٹن کی آواز آتی ہے پھر وہ آواز پھیلنی شروع ہوئی پھر مجسم ہوئی پھر وہ تصویر بنی پھر وہ تصویر متحرک ہوگئی۔ اور اس میں سے ایک وجود نکل کر میرے سامنے آیا اور اس نے کہا کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں اور میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھانے کیلئے آیا ہوں۔ پھر میں نے کہا سناؤ۔ اس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے سنانی شروع کی جب وہ **ایاك نعبدو ایاك نستعین** تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک جتنی تفسیریں لکھی گئی ہیں وہ اس آیت سے آگے نہیں بڑھیں کیا میں آپ کو آگے بھی سکھاؤں۔

میں نے کہا۔ ہاں۔ چنانچہ اس نے مجھے اگلی آیات کی بھی تفسیر سکھائی۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت فرشتہ کی سکھائی ہوئی باتوں میں سے کچھ باتیں یاد تھیں مگر میں نے ان کو نوٹ نہ کیا۔ دوسرے دن حضرت خلیفۂ اولؓ سے میں نے اس رویاء کا ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ باتیں یاد تھیں لیکن میں نے ان کو نوٹ نہیں کیا اب وہ سب میرے ذہن سے اتر گئی ہیں۔ حضرت خلیفۂ اولؓ پیار سے فرمانے لگے آپ ہی نے تمام علم لے لیا کچھ یاد رکھتے تو ہم کو بھی سناتے۔ یہ رویاء اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل و دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے چنانچہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا کسی موقعہ پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے سورۃ فاتحہ پر غور کیا ہو یا اس کے متعلق مضمون بیان کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سے نئے معارف اور نئے سے نئے علوم مجھے عطا نہ فرمائے گئے ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 78)

خدا تعالیٰ نے آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے ایسا پر کیا تھا کہ جب بھی آپ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر بیان فرماتے اس کی تفسیر ہر مرتبہ ایک نیا رنگ رکھتی تھی اور نئے نئے علوم اس سے ظاہر ہوتے تھے آپ نے اپنی تفاسیر میں ایسے نایاب موتی پیش کئے ہیں کہ دنیا والے اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفاسیر القرآن کے لکھنے کی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے اس امید کے ساتھ اس کلام اللہ کی تفسیر لکھی ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے یا بدقسمتی سے اس کلام پر غور کرنے کا وقت نہیں پاتے یا جن کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی انہیں کلام اللہ سمجھنے کا موقعہ مل جائے اور اس کی اندرونی خوبیوں سے وہ واقف ہو جائیں"

(تفسیری نوٹ مرزا محمودؓ رتن باغ لاہور 23.5.47)

قرآن کریم کی تفسیر کرنے والوں میں اکثر ایسے بھی ہیں جن کا خیال اس طرف گیا ہے کہ نزول قرآن کے بعد ترتیب قرآن میں آیات کی ترتیب اس لحاظ سے نظر نہیں آتی کہ ایک آیت کا دوسری آیت سے کوئی تعلق ہے یہی حال سورتوں کا بیان کیا گیا ہے کہ ایک سورت کا بعد والی سورت سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی تفسیر کو بیان کرتے ہوئے اس بات کی بھی پوری پوری وضاحت کی ہے کہ ایک آیت کا دوسری آیت اور ایک سورت کا دوسری سورت سے کیا تعلق ہے آپ کی بیان فرمودہ تفسیر اس طرح سے ہے کہ گویا سارا قرآن ایک رواں مضمون کے ساتھ مربوط ہے۔ قرآن کریم کی آخری سورتوں کی تفسیر جو کہ ہمیشہ سے مفسرین کے نزدیک ایک معمہ بنی رہی ہیں۔ اس کی ایسی پر معارف تفسیر بیان فرمائی ہے کہ عقل حیرت میں ڈوب جاتی ہے اور واقعی حق بھی یہ تھا کہ آخری زمانہ کی ایجادات کی روشنی میں ان کی تفسیر ہوتی تاکہ عقل انسانی اس کو قبول بھی کرتی اور اس سے کماحقہ' استفادہ بھی کرتی۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا۔

"میرے نزدیک ان لوگوں کی خوبی یہی بہت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرماکر موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے متعلق بہت کچھ انکشاف فرمایا ہے۔ مگر ہر زمانہ کی ضرورت الگ ہوتی ہے اور ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم میں علوم موجود ہیں۔ جو اپنے موقعہ پر کھولے جاتے ہیں پہلے مفسرین نے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق بہت بڑی خدمت قرآن کریم کی کی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ۔ب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعو رضی اللہ عنہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"

واقعی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم ظاہری و باطنی سے پر تھے یہ بات صرف کہنے کی نہیں بلکہ آپ نے اپنے مدمقابل علماء کو چیلنج کیا کہ وہ آئیں اور آپ کے مقابلہ پر تفسیر لکھیں اور دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی تائید کس کے ساتھ ہے اور کون خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کی نئی اور اچھوتی تفسیر پیش کرتا ہے اس بات کا چیلنج کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے

> "میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلے میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی"
>
> (الفضل 23 اپریل 1944ء)

> "اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں"۔
>
> (الفضل 6 جولائی 1925ء)

اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں" (الفضل 6 جولائی 1925ء)

رہتی دنیا تک آپ کی تفسیر دنیا والوں کی نظروں کو خیرہ کرتی چلی جائے گی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی تفاسیر کے تعلق سے ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"پھر اے پڑھنے والو! میں آپ سے کہتا ہوں قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کیلئے ہے۔ پس ان نوٹوں میں اگر کوئی خوبی پاؤ تو انہیں پڑھو اور پڑھاؤ اور پھیلاؤ۔ عمل کرو عمل کرواؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔ یہی اور یہی ایک ذریعہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 7)

مولوی ظفر علی خان صاحب نے احمدیت کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک مرتبہ لکھا۔

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔۔۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔۔۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر نچھاور کرنے کو تیار ہے۔۔۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"

(ایک خوفناک سازش صفحہ۔196 مولفہ مظہر علی اظہر)

اس طرح آپؓ نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا میں بتایا ہے کہ مجھے اس کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا کیا گیا ہے۔ سو آج میں دعویٰ کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں 20-25 سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر۔ دنیا کا کوئی پروفیسر دنیا کا کوئی ایم اے خواہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو۔ خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ منطق کا ماہر ہو۔ خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے آکر قرآن کریم اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا میں کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں"۔

(الفضل 19 فروری 1956ء)

اس طرح آپ نے 8 اپریل 1934ء کو بمقام لائلپور تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیرو ہو۔ قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابلہ میں لکھو حالانکہ میں کوئی مامور نہیں۔ مگر کوئی اس کیلئے تیار نہیں ہوا۔۔۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا۔ (تبلیغ حق صفحہ۔65)

واقعی آپ عظیم مفسر قرآن تھے کہ دنیا والوں کو اپنے مقابل پر بلایا اور کوئی نہیں جو آپ کے مقابل پر کھڑا ہوتا اور نہ ہوا۔ 1944ء میں جب آپ نے اپنے آپ کو مصلح موعود کا مصداق قرار دیا اور دہلی میں آپ ایک جلسۂ عام سے خطاب فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا "میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلے میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی"

(الفضل 23 اپریل 1944ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن کریم کی گراں قدر خدمت رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ آپ کی تفسیر میں وہ خزائن مدفون ہیں جو ہر زمانہ میں اپنے محاصل کو اپنی چمک دکھاتے چلے جائیں گے اور

قارئین تفاسیر کا ہونا اپنے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتا جب تک کہ لوگ اسے پڑھ کر فائدہ حاصل نہ کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ہم اسی صورت میں عظیم مفسر قرآن کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ جب ہم آپ کی تفاسیر کا بغور مطالعہ کریں اور ان سے معارف اور حقائق کو حاصل کر کے دنیا والوں کے سامنے پیش کریں تاکہ قرآن کریم اور اسلام کی عظمت دنیا والوں پر ظاہر ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر قرآن کے متعلق لکھا ہے کہ "ہم امید کرتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے پیش کردہ ترجمہ اور تفسیر کو غور سے پڑھیں گے اور تعصب سے آزاد ہو کر اس کا مطالعہ کریں گے وہ اسلام کو ایک نئے زاویہ سے دیکھنے پر مجبور ہوں گے اور ان پر ثابت ہو جائے گا کہ اسلام نقائص سے پر مذہب نہیں جیسے مغربی مصنفوں نے پیش کیا ہے بلکہ وہ روحانی علم کا ایک خوبصورت باغ ہے جس میں سیر کرنے والا ہر قسم کے حسن کے نظارہ سے مستفیض ہوتا ہے بلکہ وہ اس آسمانی جنت کا ایک مکمل ارضی نقشہ ہے جس کا وعدہ سب مذاہب کے بانی دیتے چلے آئے ہیں"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ۔4)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفاسیر کا جس جس نے بھی مطالعہ کیا وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا آپ کی تفسیر نے ان کے دلوں پر نہ مٹنے والے نقش چھوڑ دیئے اور انہیں حیرت کے سمندر میں ڈبو دیا۔

مولانا نیاز فتحپوری صاحب نے جب حضرت مصلح موعود کی تفسیر کا مطالعہ کیا تو اس سے متاثر ہو کر انہوں نے لکھا "حضرت کی تفسیر کبیر جلد سوئم آج کل میرے سامنے ہے۔ میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تجربۂ علمی آپ کی وسعت نظر۔ آپ کی غیر معمولی فراست۔ آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل **سورة هود** کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا۔ آپ نے "**هٰئولاء بناتي**" کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے بحث کا جو جدا پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں"۔

(مکتوب محررہ 5 اکتوبر 1959ء
از نگار بلڈنگ لکھنؤ)

مولوی ظفر علی خان صاحب نے احمدیت کے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک مرتبہ لکھا۔

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔۔۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔۔۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر نچھاور کرنے کو تیار ہے۔۔۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"

(ایک خوفناک سازش
صفحہ۔196 مولفہ مظہر علی اظہر)

جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے عصمت انبیا کو بھی قائم کیا ہے جناب مولانا نیاز فتحپوری صاحب کو حضرت لوط علیہ السلام سے متعلق جس تفسیر نے خط لکھنے پر مجبور کیا اس کو بھی میں یہاں نمونہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کی عظمت کا اندازہ ہو سکے۔ سورة هود کی آیت نمبر 79-80 کا ترجمہ کرتے ہوئے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"(ان مہمانوں کا آنا تھا کہ) اس کی قوم کے لوگ بے اختیار اس کے گھر کی طرف دوڑ پڑے۔ پہلے سے وہ ایسی ہی بدکاریوں کے خوگر تھے۔ لوط نے ان سے کہا" بھائیو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں کچھ خدا کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے جواب دیا تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے" اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

"حضرت لوطؑ کا منشا صاف طور پر یہ تھا کہ اپنی شہوت نفس کو اس فطرت اور جائز طریقے سے پورا کرو جو اللہ نے مقرر کیا ہے اور اس کے لئے عورتوں کی کمی نہیں"۔

مولانا نیاز فتحپوری صاحب نے جب حضرت مصلح موعود کی تفسیر کا مطالعہ کیا تو اس سے متاثر ہو کر انہوں نے لکھا "حضرت کی تفسیر کبیر جلد سوئم آج کل میرے سامنے ہے۔ میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تجربۂ علمی۔ آپ کی وسعت نظر۔ آپ کی غیر معمولی فراست۔ آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل **سورة هود** کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا۔ آپ نے "**هٰئولاء بناتي**" کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے بحث کا جو جدا پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں"۔ (مکتوب محررہ 5 اکتوبر 1959ء از نگار بلڈنگ لکھنؤ)

آیت نمبر 80 کی تفسیر میں لکھتے ہیں یہ فقرہ ان لوگوں کے نفس کی پوری تصویر کھینچ دیتا ہے کہ وہ خیانت میں کس قدر ڈوب گئے تھے بات صرف اس حد تک ہی نہیں رہی تھی کہ وہ فطرت اور پاکیزگی کی راہ سے ہٹ کر ایک گندی خلاف فطرت راہ پر چل پڑے تھے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی ساری رغبت اور تمام دلچسپی اب اس گندی راہ ہی میں تھی"۔

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ۔357 مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی 6 مارچ 1995ء)

جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی سورة هود کی 79-80 آیت کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"کہا اے میری قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے لئے ستھری ہیں تم اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں۔

"اور اپنی بیٹیوں کی تمتع کرو کہ یہ تمہارے لئے حلال ہے حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں" آیت نمبر 80 کی تشریح میں لکھا ہے کہ یعنی ہمیں ان کی طرف سے رغبت نہیں"

(کنز الایمان مطبوعہ فرید بک ڈپو دہلی 6 صفحہ 333)

اسی طرح قصص القرآن کے مؤلف قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی نے حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ۔

"حضرت لوط نے جب قوم کے بدکاروں کو مہمانوں کی بے آبروئی پر آمادہ دیکھا تو فرمایا کہ یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان بیٹیوں سے مراد حضرت لوط کی قوم کی لڑکیاں تھیں جن کو ظالموں نے چھوڑ رکھا تھا اور مرد لڑکوں سے جنسی خواہش پوری کرتے تھے۔ اس جواب سے ان بدکاروں کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے گویا عورتوں سے فطری تعلق ان کیلئے خارج از بحث تھا وہ کم بخت اپنی ہم جنسی کی عادت بد میں اس طرح گرفتار ہو چکے تھے کہ وہ ان کیلئے فطری چیز بن گئی تھی"

(مکمل قصص القرآن 149-148 مطبوعہ مرکز المعارف ہوجائی آسام برانچ دیو بند 1994ء)

اس کے بالمقابل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ترجمہ اور تفسیر بیان فرمائی ہے وہ واقعی دلوں کو موہ لینے والی اور قرآن کریم اور حضرت لوط علیہ السلام کی عزت اور عظمت کو بڑھانے والی ہے اور جیسی تفسیر آپ نے فرمائی ہے کوئی مفسر قرآن بھی اس طرف نہیں گیا ہے۔ آپ نے لکھا۔

ترجمہ۔ اس نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں (تمہارے ہی گھروں میں بیاہی ہوئی) ہیں وہ تمہارے (اور تمہاری آبرو کے) حق میں نہایت پاک (دل اور پاک خیال) ہیں پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میرے مہمانوں (کی موجودگی) میں مجھے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار (آدمی) نہیں ہے"۔

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

مصلح موعود

قبولیت دُعا کا عظیم نشان

حسیب احمد چیمہ قادیان

پیشگوئی مصلح موعود قبولیت دعا کا ایک ایسا عظیم الشان اور چمکتا ہوا نشان ہے۔
ہاں یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے کہ جس کی نظیر پیش کرنے کے لئے پیشگوئی میں منکرین حق کو چیلنج کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ اس کی ہرگز ہرگز نظیر پیش نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء جس میں مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی مندرج ہے اس کے آخر میں لکھا ہے :۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم اپنے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو، اور یاد رکھو ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

اور اسی نشان سے متعلق حضرت اقدسؑ نے ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں تحریر فرمایا :۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔"

مصلح موعود کا ذکر احادیث میں

اللہ تعالیٰ سے علم پا کر حضرت سید المرسلین خاتم النبین محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے آنے والے مسیح موعود کی نسبت یہ اعلان فرمایا "یتزوّج ویولدله" یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسے ایک بیٹا دیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں :۔

قد اخبر رسول الله صلیّ الله علیه وسلّم اَنّ المسیح الموعود یتزوّج ویولدله ففیهِ اشارَة اِلی اَنّ الله یُعطیهِ وَلدًا صالحاً یُشابهُ اباهُ لایأباهُ ویَکوُن مِن عباد الله المُکرمین
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 578)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ تو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خاص طور پر صالح فرزند عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ کی نظیر ہوگا اور ہر ایک امر میں اس کا مطیع و فرمانبردار اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اسی طرح حضرت اقدسؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ 312 میں فرماتے ہیں :۔

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔"

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی

پھر آنحضرت ﷺ کے چھ سو سال بعد حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے حضرت امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے بالہام الٰہی یہ پیشگوئی فرمائی :۔

دورِ اوچوں شود تمام بکام
پسوش یادگارے بینم

حضرت مہدی معہود و مسیح موعودؑ اس شعر سے متعلق تحریر فرماتے ہیں :۔

"جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونے پر ہوگا اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا۔ یہ در حقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ 13)

چالیس دن رات کی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو وعدہ فرمایا اس سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ دعائیں اعلائے کلمۃ اللہ اور تائید دین حق اور اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے تھیں۔ جس کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ اور وہ وعدہ یہ تھا :۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔"

اور اس کا مقصد بتایا کہ :۔

تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے، اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

نشان رحمت کیا ہوگا؟

"تجھے بشارت ہو کہ ایک (وجیہہ) اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"

لڑکے کی چند علامات

۱۔ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔
۲۔ وہ سخت ذہین وفہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔
۳۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔
۴۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔
۵۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔
٦۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔
۷۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔
۸۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔
۹۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔
۱۰۔ وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔
۱۱۔ وہ فضل عمر ہوگا یعنی حضرت عمر سے بھی اسے ایک گونہ مشابہت ہوگی۔
۱۲۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اور جانشین ہوگا۔

یہ چند صفات ہیں جو پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء اور دیگر اشتہارات میں اس پسر موعود کی بیان ہوئی ہیں۔ ان صفات پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا کسی انسان کے وجود میں محقق ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے منشاء اور ارادہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ایک لڑکا جو ابھی پیدا نہیں ہوا اس کی نسبت یہ کہنا کہ اسے قرآن مجید کا علم دیا جائے گا۔ اور اس پر حقائق و معارفِ قرآنیہ کا دروازہ کھولا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ کلام اللہ یعنی قرآن مجید کا مرتبہ اور دین اسلام کا شرف ظاہر ہوگا۔ اور وہ منکرین اسلام کے لئے آنحضرت ﷺ کی صداقت کی ایک کھلی نشانی ہوگا۔ اور اسی طرح اس کا ذہین وفہیم ہونا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا اور اس کا زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور قوموں کا اس سے برکت پانا یہ سب ایسی نشانیاں ہیں کہ کوئی انسان ازخود اپنے کسی بچے سے متعلق ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ علیم وقدیر سمیع وبصیر خدا اسے اطلاع نہ دے۔ اور ان نشانیوں کا حسب وعدہ اس بچے میں ایسے بدیہی طور پر متحقق ہو جانا کہ مخالف و موافق اس تحقق کا اعتراف کرے تو اس سے بڑھ کر قبولیت دعا کا اور کیا آسمانی نشان ہو سکتا ہے۔ یہ تمام صفات اور نشانیاں جو اوپر مصلح موعود والی پیشگوئی سے درج کی گئی ہیں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وجود باجود میں ایسے بدیہی طور پر پائی گئی ہیں کہ مخالفین نے بھی اپنی تحریروں میں اس کا اقرار کیا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

دعائے مغفرت

افسوس مکرم ومحترم ایم۔ عبدالرزاق صاحب چند دن کے علالت کے بعد مورخہ 96-10-2 مٹانور میں بعمر قریباً 84 سال کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔
اِنّا للہ و اِنّا الیہِ راجعُون

مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم ۱۹۱۲ء میں منگلور (کرناٹک) کے اعلیٰ ہندو ذات میں پیدا ہوئے۔ آپ کا ابتدائی نام اُنپتا تھا والد کا نام لکشمن تھا۔ مرحوم کا آباء و اجداد کی طرف سے ایک مندر تھا۔ اس میں پجاری کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ بچپن سے ہی مرحوم کو بت پرستی سے نفرت تھی۔ ایک روز مرحوم نے دعا کی "اے خدا تو جانتا ہے کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا اس لئے مجھے صحیح راستہ پر چلا۔ والد کے انتقال کے بعد اس کام کو چھوڑ کر دوسرے کام کو اختیار کیا۔ قریباً ۱۹۳۸ء میں اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے بعد مزید تحقیقات کے لئے مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم سے رابطہ قائم لیا۔ تب مولویوں نے کہا کہ اگر آپ عبدالرشید صاحب سے زیادہ ملتے ہیں تو آپ کو وہ احمدی بنالیں گے اور آپ کافر ہو جائیں گے۔ بالآخر آپ ۱۹۴۲ء میں بمبئی میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ایک لمبے عرصہ تک بمبئی میں ملازمت کے سلسلہ میں قیام کیا اور جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ملازمت ترک کر کے جب کوڈالی آئے تو جماعت احمدیہ کوڈالی و مٹانور میں بھی مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ جماعتی کام بڑے ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے مخلص ملنسار صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کے۔ عبدالسلام معلم وقف جدید کوڈالی کیرلہ

STAR
☎ 5457153
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون 649-04524

لو لاكَ لماخلقتُ الافلاك
ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۱۶)

کلکیریا فلوریکا

CALCAREA FLUORICA

(Fluoride of Lime)

کیلشیم فلورائیڈ ایک معدنی عنصر ہے جو چمکدار آبگینوں کی شکل میں دنیا بھر میں عام پایا جاتا ہے۔ صنعتی دنیا میں یہ بہت مفید اور کارآمد شے ہے۔ انسانی جسم میں دانتوں، ہڈیوں کی سطح، جلد کے لچکدار ریشوں، عضلات اور خون کی رگوں میں پایا جاتا ہے اس کی کمی سے ریشوں میں ڈھیلاپن پیدا ہو جاتا ہے اور غدودوں میں پتھر کی طرح کی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہومیوپیتھی پوٹینسی میں تیار کردہ دوا کلکیریا فلور خلیوں اور عضلات میں پیدا ہونے والی سختی کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے اور بہت گہرا اثر رکھتی ہے۔ اس سختی کا جسم کے ہر عضو سے تعلق ہے۔ خصوصاً ہڈیوں کی نشو و نما متاثر ہوتی ہے۔ ہڈیوں کی سطح اور وریدوں میں گانٹھیں اور گومڑے بن جاتے ہیں۔ رحم ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے۔ ناخن بدنما ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کے سینے میں سخت گٹھلیاں بنتی ہیں۔ ہر قسم کی گٹھلیاں جن میں کینسر بننے کا رجحان ہو ان میں کلکیریا فلور استعمال کرنی چاہیئے۔ ایک مریض کی کلائی میں غدود بڑھ کر سخت ہوگئی تھی پہلے میں نے روٹا اور اس سے ملتی جلتی دوائیں استعمال کیں لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ کلکیریا فلور دینے سے بہت نمایاں فائدہ ہوا۔ بعض دفعہ گھٹنوں کے خم میں گٹھلیاں بن جاتی ہیں ان میں کلکیریا فلور بہت مفید دوا ہے۔ رحم کے غدودوں کے نسخہ میں دیگر دواؤں کے علاوہ کلکیریا فلور بھی ضرور شامل کرتا ہوں بسااوقات یہ اکیلی ہی بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

کلکیریا فلور آنکھ کے پردہ کے زخموں میں بہت مفید ہے خصوصاً اگر کنارے بہت سخت ہوگئے ہوں۔ آنکھوں کے سامنے ستارے ناچتے ہیں کورنیا پر دھبے نظر آتے ہیں۔ آنکھ کی رگیں سخت ہو جاتی ہیں کانوں کے پردوں میں بھی سختی پائی جاتی ہے کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں کان بہتے ہیں۔ ناک کے پچھلے حصہ کے غدود جو گلے کے جوڑ سے ملتے ہیں بڑھ جاتے ہیں۔ ان کے لئے برائیٹا کارب بھی اچھی دوا ہے لیکن غدود جو آہستہ آہستہ بڑھ کر پتھر کی طرح سخت ہو جائیں اور برائیٹا کارب سے فائدہ نہ ہو وہاں کلکیریا فلور غیر معمولی اثر دکھاتی ہے۔ نزلہ زکام میں غیر معمولی بدبودار گاڑھی سبزی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے۔ رخساروں اور جبڑوں کی ہڈی پر سوزش، دانتوں میں درد، مسوڑھے بھی سوج جاتے ہیں۔ زبان پر سختی اور سوزش نمایاں ہوتی ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں اور کھانا کھاتے ہوئے سخت درد ہوتا ہے۔ حلق میں درد جسے گرم مشروب پینے سے آرام آتا ہے اور ٹھنڈی چیزوں سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

مردوں اور عورتوں کے جنسی اعضاء کی تکلیفوں میں بھی بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ بعض اوقات اعضائے رئیسہ میں خون کی نیلی رگ بن جاتی ہے جس سے خون نکلنے لگتا ہے اس کے لئے برائیٹا کارب کے علاوہ کلکیریا فلور بھی اچھی دوا ہے۔ عورتوں کے سینے کی گٹھلیوں اور رحم کے مونہہ کے خطرناک کینسر میں بہت مفید ہے اور اپنے اثر کے لحاظ سے سلیشیا سے ملتی ہے۔ کلکیریا فلور بواسیر میں بھی بہت اچھی دوا ہے میں نے ایک مریض کو بواسیر کے موکوں کے لئے کلکیریا فلور دی ان کے گلے کا غدود بھی بہت بڑھا ہوا تھا جسے وہ کپڑے سے ڈھانپ کر رکھتے تھے کیونکہ بڑا ہونے کی وجہ سے بہت بدزیب دکھائی دیتا تھا۔ کلکیریا فلور کے استعمال سے انہیں شدید بخار ہوگیا لیکن وہ بہت بہادر آدمی تھے سمجھ گئے کہ دوا کا اثر ظاہر ہوا ہے کسی اور علاج کی طرف راغب نہ ہوئے ایک ہفتہ کے اندر اندر بخار اتر گیا اور ساتھ ہی وہ گلھڑ بھی غائب ہوگیا اس کی صرف تھیلی سی باقی رہ گئی آہستہ آہستہ وہ بھی سکڑ کر ختم ہوگئی۔ اسی طرح ایک نوے سالہ بزرگ مریض کو موتیا کے لئے کلکیریا فلور اور زنکم سلف اونچی طاقت میں استعمال کروائی۔ اللہ کے فضل سے ان کی آنکھ شیشے کی طرح صاف ہوگئی اور وفات تک موتیا کی تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی ورنہ اتنی زیادہ عمر میں اپریشن بھی ناممکن تھا۔ موتیا کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ یہ کالے موتیے میں مفید نہیں ہے کیونکہ اس کی وجوہات بالکل اور ہیں اعصاب اور خون کی نالیوں سے تعلق رکھنے والی دوائیں کالے موتیا میں مفید ہیں مثلاً جلسیمَم اور کلکیریا فاس بہت اچھا اثر کرتی ہیں۔

کلکیریا فلور میں متلی اور قے کی علامت بھی ملتی ہے خصوصاً بچوں کو غیر ہضم شدہ غذا کی قے آتی ہے جو بچے پڑھائی کا بہت بوجھ محسوس کرتے ہیں اور ذہنی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں وہ عموماً کھانے کے بعد متلی اور قے کا رجحان رکھتے ہیں۔ وجع المفاصل کی تکلیف کے ساتھ اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ بواسیر، کمر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کمر کا درد حرکت سے بڑھ جاتا ہے لیکن مسلسل حرکت سے اس میں کمی آ جاتی ہے۔ بچوں کی ریڑھ کی ہڈی میں سوزش کی وجہ سے ران کی ہڈی بڑھ جاتی ہے جو بہت تکلیف دہ ہے پیٹھ کے نچلے حصہ میں درد، گردن کے غدود اکڑ جاتے ہیں۔ انگلیوں کے جوڑوں پر گانٹھیں بن جاتی ہیں اور سوزش ہوتی ہے۔ گھٹنوں اور ٹانگوں میں اچانک شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ پاؤں پر سخت بدبودار پسینہ آتا ہے۔ ہاتھوں، بازوؤں، ٹانگوں اور کمر پر ظاہر ہونے والے موکوں کے لئے بھی مفید ہے۔

کلکیریا فلور میں جلد بہت نمایاں سفید ہو جاتی ہے۔ اپریشن کے بعد سلے ہوئے زخموں کے اردگرد جلد سکڑ جاتی ہے، زخموں میں پیپ بنتی ہے اور کنارے سخت ہو کر ابھر جاتے ہیں۔

کلکیریا فلور بہت آہستہ اثر کرنے والی دوا ہے اس لئے اسے مسلسل کچھ عرصہ استعمال کرنا چاہیئے جب نتائج ظاہر ہونے لگیں تو بلاوجہ بار بار دہرانے سے احتراز لازم ہے۔ بسااوقات اونچی طاقت میں زیادہ بہتر کام کرتی ہے۔ اس کی تکلیفیں موسم کی تبدیلی، آرام اور مرطوب موسم میں بڑھ جاتی ہیں، گرمی پہنچانے اور ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے۔

کلکیریا فاس

CALCAREA PHOSPHORICA

کلکیریا فاس کیلشیم اور فاسفورس کا مرکب ہے اس پہلو سے یہ بہت گہری دوا ہے لیکن ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں اس سے بھرپور استفادہ نہیں کیا گیا۔ زیادہ تر بائیوکیمک میں استعمال ہوئی ہے لیکن وہاں بھی اس کا استعمال پوری طرح بھرپور نہیں ہے۔ کلکیریا فاس میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ عورتوں کی بہترین دوست دوا ہے اور اس کی بہت سی علامتیں ایسی ہیں جو عورتوں کی عام روزمرہ بیماریوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں کلکیریا فاس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ بچپن کے بعد بچیوں میں بلوغت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کئی قسم کی تکلیفیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ حیض کے ایام بہت تکلیف دہ ہوں خون زیادہ آئے یا ان ایام میں کمی بیشی ہو تو کلکیریا فاس بہترین دوا ہے اگر اس ابتدائی دور میں سردی لگنے کی وجہ سے ایام میں بےقاعدگیاں پیدا ہو جائیں تو وہ ساری عمر ساتھ رہتی ہیں اور اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتیں جب تک کلکیریا فاس استعمال نہ کی جائے۔

حیض کے ایام میں پیدا ہونے والی ہر بےقاعدگی کو فوراً وقتی طور پر پیدا ہونے والی علامتوں سے پہچاننا بہت مشکل ہے جب تک بیماری کے پورے پس منظر سے واقفیت نہ ہو۔ اگر بڑی عمر میں جا کر ایسی تکلیفیں ظاہر ہوں تو علاج کرتے ہوئے یہ خیال آ ہی نہیں سکتا کہ بچپن میں کیا بداحتیاطی ہوئی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچیوں پر ان کی جوانی کے آغاز میں نظر رکھی جائے۔ اگر حیض کے ایام میں سردی لگ جائے اور حیض کی بےقاعدگی شروع ہو جائے تو کلکیریا فاس بہت مؤثر دوا ہے۔ اس کے استعمال کے بعد یہ تکلیفیں خدا کے فضل سے دوبارہ نہیں ہونگی۔

کلکیریا فاس اور سیمی فیوجا میں ایک علامت مشترک ہے اور وہ یہ کہ حیض کے آغاز کے دنوں میں رحم میں اینٹھن درد اور تشنج ہوتا ہے لیکن ایک پہچان ایسی ہے جو دونوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیتی ہے وہ یہ کہ سیمی فیوجا میں جوں جوں خون کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے تکلیف بڑھتی ہے جبکہ کلکیریا فاس میں خون شروع ہونے سے پہلے دردیں شروع ہو جاتی ہیں اور بہت تکلیف دہ تشنجی دورے پڑتے ہیں اور عورتیں خصوصاً بچیاں سخت تکلیف محسوس کرتی ہیں لیکن جب خون جاری ہو جائے تو آرام محسوس ہوتا ہے اور دوران حیض کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ کلکیریا فاس اس علامت میں چوٹی کی دوا ہے حالانکہ عام طور پر مگنیشیا فاس تشنج کی بہترین دوا سمجھی جاتی ہے اور صرف رحم میں ہی نہیں بلکہ سارے جسم کے تشنج میں کام آسکتی ہے۔ اگر تشنج کو گرمی پہنچانے سے آرام محسوس ہو تو مگنیشیا فاس دیں لیکن اگر سردی سے آرام آئے تو بیلاڈونا، ایپس، سی کیل اور پلسٹیلا بھی اچھی دوائیں ہیں۔ کلکیریا فاس کے تشنج میں بھی گرمی پہنچانے سے آرام آتا ہے۔

کلکیریا فاس عورتوں کے جنسی اعضاء میں تشنج کی بہترین دوا ہے۔ اگر جنسی خواہشات ضرورت سے زیادہ ہو جائیں جو ایک طبعی کیفیت کے نتیجہ میں نہیں بلکہ بیماریوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں تو کلکیریا فاس کے علاوہ پلیٹینا، گریشولا اور اوریجنم بھی کام آتی ہیں۔ اگر پیشاب کرتے ہوئے رحم باہر آ جائے تو فوراً کلکیریا فاس دینی چاہیئے۔ کلکیریا فاس میں عموماً کالے رنگ کے خون کے لوتھڑے آتے ہیں جبکہ کلکیریا اور فاسفورس میں خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ عموماً حیض وقت سے پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اگر جلدی خون شروع ہو جائے تو وہ سرخ ہوگا لیکن اگر دیر ہو جائے تو خون سیاہی مائل ہوگا۔ بعض دفعہ شروع میں سرخ ہوتا ہے پھر سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ کلکیریا فاس میں لیکوریا انڈے کی سفیدی کی طرح ہوتا ہے صبح کے وقت علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ دودھ پلانے والی عورتوں کو دودھ نمکین ہو جاتا ہے اور بچہ دودھ پینے سے انکار کر دیتا ہے۔

کلکیریا فاس کا مریض بےساختہ آہیں بھرنے لگتا ہے۔ سینہ دکھتا ہے۔ دم گھٹنے والی کھانسی شروع ہو جاتی ہے لیٹنے سے آرام محسوس ہوتا ہے، آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بائیں پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔ ہوا لگنے یا خنکی سے جوڑوں کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ خصوصاً کمر اور گردن میں اکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور سر بوجھل محسوس ہوتا ہے اور اعضاء سن ہو جاتے ہیں۔ سردی یا موسم کی تبدیلی سے بیماریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے دو گھنٹے کے بعد دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ کھا پی لینے سے تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔ گرمی اور خشک موسم میں بیماری کم ہو جاتی ہے۔ کسی صدمہ کے اثر سے یادداشت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ مریض کہیں اور جانے کی خواہش کرتا ہے تا تکلیف میں کمی ہو۔ کلکیریا فاس میں سر درد بہت شدید ہوتا ہے۔ سر گرم محسوس ہوتا ہے اور بالوں کی جڑوں میں درد ہوتا ہے۔ گلے کے غدود سوج جاتے ہیں اور مونہہ کھولنے سے درد ہوتا ہے۔ بچہ کے دانت نکلنے کے زمانے کی تکلیفوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ اس میں دانت بہت آہستہ بڑھتے ہیں اور کیڑا لگنے کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ بچوں میں ایک علامت یہ ہے کہ وہ سارا وقت دودھ پینا چاہتے ہیں اور پھر الٹی کر دیتے ہیں پیٹ میں بھی شدید درد ہوتا ہے اور مروڑ اٹھتے ہیں سخت اجابت کے بعد خون بھی آنے لگتا ہے۔ پھلوں کا جوس پینے سے اسہال جاری ہو جاتے ہیں جو سبزی مائل ہوتے ہیں۔ پیشاب بہت آتا ہے جس کے ساتھ کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ گردوں کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ اگر بوجھ اٹھایا جائے تو کمر میں درد ہوتا ہے۔

کتنی تعداد میں یہ کتب مطلوب ہیں

نظارت نشر واشاعت قادیان کا ارادہ ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لیکر مندرجہ ذیل کتب یہاں طبع کروائی جائیں۔ لیکن سکیم پیش کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہمیں جماعتوں کی ڈیمانڈ کا اندازہ ہو اس لئے احباب وعہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اولین فرصت میں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

☆ روحانی خزائن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل 23 جلدوں کا سیٹ۔ اخراجات طباعت اندازاً 2,500 روپے۔ انشاء اللہ دوسرے اور تیسرے مرحلہ میں ملفوظات اور تفسیر کبیر کی جلدوں کی طباعت کی سکیم ہوگی۔

☆ A Man of GOD کا اردو ترجمہ "ایک مرد خدا"۔ قیمت طباعت اندازاً -/50۔

☆ ہومیوپیتھی علاج کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کلاسوں پر مشتمل کتاب جلد 1۔ قیمت طباعت اندازاً -/100

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر پر مشتمل کتاب۔ قیمت طباعت اندازاً -/100

"Islam's responce to the contemprary issues"Rs50/.

(ناظر نشر واشاعت)

نماز جنازہ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 دسمبر کو مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی طرح اس موقع پر مکرم لائلہ LAILA سائینوفٹ اہلیہ مامون الزبید آف دمشق (شام) کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

نذرِ طاہر ایدہ اللہ تعالیٰ

تو ہے اللہ کا محبوب
دشمن زور لگالیں خوب

تجھ پر انعامات کی بارش
یہ سب ضالین و مغضوب

ہر سازش ناکام رہے ان کی
ہر آتش تجھ سے محجوب

تیری دعائیں ابراہیمی
نمرودی ان کے آشوب

یہ ٹھہرے ناسوری کیڑے
صبر تیرا صبر ایوب

تیرے لئے ہر گیت ہے میرا
ہر مصرع تجھ سے منسوب

تجھے نہ بھاویں تو لا حاصل
تجھ کو پسند آویں تو خوب

(صابر صدیقی رُڑکی)

منقولات

دنیا کا کوئی ایسا حرام کام نہیں ہے جس کے بارے میں مسلمان یہ فخر سے کہہ سکیں کہ وہ یہ کام نہیں کرتے

_______ مولانا مدنی _______

گزشتہ ۱۲ر نومبر کو شمالی ۲۴ پرگنہ کے کانکی نارہ مانک پیر میں مرکزی اصلاح معاشرہ کمیٹی کے زیر اہتمام جامع مسجد اور مدرسہ زینت العلوم کے وسیع و عریض احاطہ میں زبردست اصلاح معاشرہ کانفرنس اڑیسہ کے امیر شریعت مولانا محمد اسماعیل کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں جمیعۃ علماء ہند کے صدر مولانہ سیّد اسعد مدنی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔

امیر الہند مولانا سیّد اسعد مدنی نے جمیعۃ علماء ہند کی طرف سے وقتاً فوقتاً چلائی جانے والی اصلاح معاشرہ کی مہم کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں ایک جماعت ہونا چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی طرف بلاتی رہے۔ ہمارے معاشرے میں بھلائیاں کم ہیں اور برائیاں زیادہ ہیں۔ ۹۰ فیصد مسلمان نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور حج کی سعادت حاصل نہیں کرتے پھر بھی یہ دعوئی ہے کہ وہ مسلمان ہیں تو کیسے مسلمان ہیں اور وہ کیونکر مسلمان ہو سکتے ہیں۔ ہم اللہ کی نصرت اور رحمت کے مستحق نہیں ہیں۔ دنیا کا کوئی ایسا حرام کام نہیں ہے جس کے بارے میں مسلمان یہ فخر سے کہہ سکیں کہ وہ کام ہم نہیں کرتے۔

شادی بیاہ کی تقریبات میں اسراف اور بے راہ روی پر سخت تنقید اور لعنت ملامت کرتے ہوئے امیر الہند نے فرمایا کہ اسلام میں برات کا تصور ہی نہیں ہے لیکن مسلمانوں کی شادی بغیر برات کے نہیں ہوتی۔ سرکار دو عالم ﷺ کے دور مبارک میں نکاح بغیر کسی پیشگی اہتمام کے مسجد نبوی میں ہو جاتا تھا اور مدینہ کا پھل کھجور تقسیم کر دیا جاتا تھا لیکن وہ بھی ضروری نہیں تھا۔ ہمارے معاشرے میں ڈاکو دو قسم کے ہیں۔ ایک ڈاکو تو وہ ہے جو بندوق دکھا کر پیسے وصول کرتا ہے اور دوسرا ڈاکو وہ ہے جو لڑکا دکھا کر پیسے وصول کرتا ہے۔ دونوں قسم کے ڈاکو ملعون ہیں اور ان پر اللہ کا قہر نازل ہوگا۔ ایسی شادیوں کا بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے جن میں اسراف ہو اور بیجا رسوم ادا کی جائیں۔ لڑکیوں کے یہاں نکاح کے موقع پر شریعت میں کھانا نہیں ہے، البتہ لڑکے والے ولیمہ کی دعوت سادگی سے کر سکتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ شہنشاہ دو عالم ﷺ نے اپنا ولیمہ اس طرح بھی کیا ہے کہ صحابہ کرام سے کہہ دیا کہ کل ہمارے یہاں ولیمہ ہے۔ آپ لوگ اپنا اپنا کھانا لے کر آجائیں۔ ایک ساتھ بیٹھ کر کھالیں گے۔ علمائے کرام کو چاہیئے کہ وہ ایسا نکاح نہ پڑھائیں جس میں اسراف ہو اور غیر شرعی رسوم انجام دی جائیں۔ ہندو اب روبہ اصلاح ہیں اور ان کے یہاں شادیوں میں اسراف اور جہیز کے لین دین کو ترک کیا جارہا ہے اور ہندوؤں کے بعض طبقوں میں ان برائیوں کے خلاف بہت سختی برتی جارہی ہے لیکن ہم مسلمان اتنے کمینے ہیں کہ ہندوؤں کا تھوکا ہوا چاٹ رہے ہیں۔

امیر الہند نے یاد دلایا کہ ہم دن رات اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں تو رحمت خداوندی کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں۔ جنگ بدر میں مسلمان بہت کم تعداد میں اور انتہائی بے سروسامانی کے باوجود فتحیاب اور کامران ہوئے لیکن جنگ احد میں مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور ان کے پاس آلاتِ حرب بھی تھے لیکن ان کو ہزیمت اٹھانا پڑی بہت سے صحابہ کرام شہید ہوئے یہاں تک کہ سرکار دو عالم ﷺ زخمی ہوگئے اور ان کا دندان مبارک شہید ہو گیا۔ مسلمانوں کو یہ ہزیمت اس لئے اٹھانا پڑی کہ نبی کریم ﷺ نے ٹیلہ پر کچھ لوگوں کو متعین کر دیا تھا اور تاکید فرمادی تھی کہ اس ٹیلہ پر جمے رہنا۔ کچھ صحابہ نے حضور کی بتائی ہوئی جنگی حکمت عملی کی معمولی سی خلاف ورزی کی تو اللہ کو اتنا برا لگا کہ مسلمان شکست سے دوچار ہوتے ہوتے رہ گئے۔ ہم جو دن رات اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں تو رحمتِ خداوندی کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں۔

اڑیسہ کہ امیر شریعت مولانا محمد اسماعیل نے فرمایا کہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں مسلمان نکبت و انحطاط کا شکار نہ ہوں پسماندگی اور تنزلی مسلمانوں کی خصوصیات ہیں۔ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر اغیار طنز کررہے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں تاثیر نہیں ہے۔ ہم میں تشکیک کا فتنہ پیدا کیا جارہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمارا اسلام اصلی اسلام نہیں ہے اور ہم نقلی اسلام کے پیروکار بن گئے ہیں۔ قرآن بھی وہی ہے: حدیث بھی وہی ہے لیکن ہم بدل گئے ہیں اور ایک متوازی اسلام ایجاد کر لیا ہے۔

(روزنامہ مشرق، کلکتہ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۶)

دنیا میں اب بھی 1000 ملین لوگ غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں

دکنی ایشیا سب سے آگے

عالمی بنک کی 1996ء کی اٹلس سے پتہ چلتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں دتکرے کی وجہ سے کم آمدن والی آبادی والے دیشوں میں ترقی کم ہوتی ہے اس سے خاص طور پر عورتیں متاثر ہیں لیکن عالمی بنک کے مطابق اقتصادی ترقی کے لئے جو مواقع ملتے ہیں وہ ہمارے حق میں جاتے ہیں اس کے علاوہ غریبی میں کمی ہوتی ہے اور کئی ترقی پذیر ممالک میں پیدا ہوتے ہی بچوں کے مرنے کی تعداد کی شرح کم ہوتی ہے۔ عالمی بنک کی یہ اٹلس جو کہ ترقی پذیر اور دیگر ممالک میں بودوباش کی حالت پر رپورٹ ہے اور اس سال کے دوران مختلف ذرائع سے اکٹھی کی گئی اور پیائش اور ترقی کے اعداد و شمار اقتصادی حالت اور ماحولیات کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہے عالمی بنک نے 1976 سے سالانہ رپورٹ شائع کرنی شروع کی تھی پھر پیدا ہوتے ہی بچوں کے مرنے کی تعداد ہر ہزار کے پیچھے 96 سے کم ہو کر 55 ہو گئی ہے لیکن کئی ترقی پذیر ممالک میں پیدا ہوتے ہی مرنے والے بچوں کی

قرض میں ڈوبتا ہندوستان

اسلم اقبال

عالمی بنک کی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں برازیل اور میکسیکو کے بعد ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا مقروض ملک ہے۔ 1991ء میں اس پر غیر ملکی قرض 83.80 ارب ڈالر 92ء میں 85.28 ارب ڈالر 93 میں 90.23 ارب ڈالر اور 94ء میں 92.69 ارب ڈالر تھا جو مارچ 95ء کے اختتام تک 99.46 ارب ڈالر تک پہنچ گیا اس سال اس قرض میں حالانکہ تخفیف ہوئی اور اب یہ 92.6 ارب ڈالر ہے تاہم اس تخفیف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے اس کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہے بلکہ عالمی بنک کی رپورٹ کے مطابق اس کی وجہ غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلہ ڈالر کی قیمت میں کچھ اضافہ ہونا ہے اس قرض پر ہماری حکومت کو بہت بھاری سود ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ وزارت مالیات کی ایک رپورٹ کے مطابق 91ء میں 26596 کروڑ روپے بطور سود ادا کئے گئے 1992 میں سود کی یہ رقم 31975 کروڑ روپے 93ء میں 36695 کروڑ روپے اور 94ء میں 44049 کروڑ روپے ہو گئی۔ 95ء میں یہ سود 52000 تک جا پہنچا جبکہ اس سال کا منصوبہ بندی خرچ محض 45000 کروڑ روپے ہی تھا رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رواں سال کے بجٹ میں سود کی ادائیگی کے لئے 60000 کروڑ روپے متعین کئے گئے ہیں۔ بالفاظ دیگر ہمارے ملک کو اپنے اندرونی ذرائع سے جو آمدنی ہوتی ہے اس کا نصف سے زیادہ حصہ اس غیر ملکی قرض کے سود کی ہی نظر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ مرکزی حکومت کو رواں سال کے لئے 41000 کروڑ روپے کا قرض داخلی سرمایہ بازار (آئی ایم سی) سے اور 9217 کروڑ روپے کا قرض ریزرو بنک سے لینا پڑا ہے نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ حکومت کو پچھلا قرض چکانے کے لئے بھی نیا قرض لینا پڑ رہا ہے۔

22ر دسمبر 95ء کو وزارت مالیات ہند نے قرض کی اس بڑھتی ہوئی حالت پر ایک سفید دستاویز جاری کیا تھا جس میں غیر ممالک کے بڑھتے ہوئے قرض کی شرح اس کی نوعیت اس پر دیا جانے والے سالانہ سود کی تفصیلات کے علاوہ ان وجوہات کی بھی نشاندہی کی گئی تھی جو اس صورت حال کے لئے وہ ذمہ دار ہیں۔ اس میں کہا گیا تھا، اس بڑھتے ہوئے قرض کی وجہ ماضی قریب میں لئے ہوئے وہ قرضے ہیں جن کی ادائیگی مرکزی حکومت نے بروقت نہیں کی" اس وضاحت کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ان لوگوں کے اعتراضات کا دفاع کیا جائے جو اس قرض میں اضافہ کے لئے مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کو ذمہ دار ٹھہراتے آرہے تھے۔ چنانچہ پیپر میں یہ کہا گیا ہے "معاشی اصلاح کے پروگرام شروع کرنے کے بعد ہندوستان پر غیر ملکی قرض میں محض 15.241 ارب ڈالر کا ہی اضافہ ہوا ہے۔ 1990-91ء کے اختتام تک (یعنی معاشی اصلاح پروگرام شروع ہونے سے پہلے) ہی ہندوستان 83.80 ارب ڈالر کا مقروض ہو چکا تھا۔ وزارت مالیات نے یہ بھی کہا ہے کہ قرض میں اضافہ کی ایک وجہ دیگر ممالک کی کرنسیوں کے مقابلہ میں ڈالر کی زر مبادلہ قوت میں کمی ہونا بھی ہے وہائٹ پیپر کے مطابق 1994-95ء کے دوران 6.34 ارب ڈالر کے غیر ملکی قرض میں اضافہ کا 88 فیصد حصہ (15.61 ارب ڈالر کی قیمت میں کمی آجانے کی وجہ سے واقع ہوا ہے۔

22 جولائی 96ء کو پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کرتے وقت اپنی تقریر میں مرکزی وزیر مالیات مسٹر پی چدمبرم نے کہا کہ "گزشتہ پانچ سالوں سے غیر ملکی تجارت میں ہم مسلسل خسارے کا سامنا کرتے چلے آرہے ہیں آج ہمارے سامنے اپنی اقتصادی حالت کا گلوبلائزیشن کرنے کا چیلنج ہے اس کے لئے ہمیں اپنے ایکسپورٹ کو بڑھانا ہوگا اس سے جو غیر ملکی سرمایہ حاصل ہوگا وہی صحیح معنوں میں ہماری آمد ہوگی اور صرف اس کے بل پر ہم اپنے ملک کو بھاری قرض کے بوجھ سے نکال سکتے ہیں ہمارے ایکسپورٹ میں حالانکہ ہر سال نمایاں اضافہ ہوتا ہے تاہم اسی مناسبت سے ہمارا ایکسپورٹ 22173.08 کروڑ روپے کا اور امپورٹ 2321331 کروڑ روپے تھا اس طرح ہمیں 1039.05 کروڑ روپے کا خسارہ ہوا 1994-95 میں ہم نے اپنے ایکسپورٹ کو 26223.47 کروڑ روپے تک پہنچایا جو کہ ایک نمایاں کامیابی تھی۔ تاہم اس سال امپورٹ بھی 28251.27 تک جا پہنچا اور اس طرح ہمیں غیر ملکی تجارت میں 202708 کروڑ کا خسارہ برداشت کرنا پڑا رواں سال میں اس خسارہ نے اپنا ایک ریکارڈ قائم کر دیا اس حالت میں بھی جب کہ ہمارا ایکسپورٹ 31830.5 کروڑ روپے کا تھا ہمیں 4538.99 کروڑ روپے کا خسارہ ہوا۔ وزیر مالیات نے مزید کہا ہے کہ ایکسپورٹ ہی کسی ملک کی اقتصادی حالت کا "بیرومیٹر" ہوتا ہے جن ممالک نے حالیہ سالوں میں اپنے ایکسپورٹ کو بڑھایا (اور امپورٹ کو گھٹایا ہے) انہوں نے اپنے لئے دنیا کے نقشہ میں طاقتور ملک کا مقام حاصل کیا ہے اس کی سب سے نمایاں مثال جاپان کی ہے جاپان کے علاوہ انڈونیشیا، ملیشیا، تھائی لینڈ اور سنگاپور جیسے چھوٹے چھوٹے ممالک نے بھی اس میدان میں ہندوستان سے سبقت حاصل کر لی۔

ہمارے ملک پر بڑھتے ہوئے قرض کی ایک اہم وجہ جسے وزارت اور دیگر اقتصادی ادارے اب تک نظر انداز کرتے چلے آرہے ہیں وہ بڑے بڑے اسکینڈلس بھی ہیں جن کی وجہ سے ہمارے ملک کی اقتصادی حالت کو شدید جھٹکہ لگا ہے 1994ء میں ہندوستان میں مشہور چینی گھوٹالہ ہوا اس کی تفتیش کے لئے شیام بہاری مشر کے زیر صدارت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ 7ر 96ء کو اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جس میں کہا گیا کہ 94ء میں مرکزی حکومت نے چینی بر آمد کرنے کے فیصلے میں تاخیر کر دی۔ جب مرکزی حکومت نے اس ضمن میں فیصلہ لیا اس وقت تک عالمی منڈی میں چینی کی قیمت میں اضافہ ہو چکا تھا اس اضافی قیمت کی وجہ سے حکومت ہند کو 650 کروڑ روپے کا نقصان اٹھانا پڑا تاہم یہ "مشہور" اسکینڈل بھی بعد میں "چھوٹا" ثابت ہوا کیونکہ اس رپورٹ کے آنے تک ملک میں تقریباً ایک درجن بڑے بڑے اسکینڈل ہو چکے تھے 8000 کروڑ روپے کا شیئر اسکینڈل 1000 ہزار کروڑ روپے کا طبی آلات اسکینڈل اور 1200 کروڑ روپے کے مواصلاتی اسکینڈل 17.42 کروڑ روپے کے ہوسنگ اسکینڈل 40 کروڑ روپے کے حوالہ اسکینڈل 133 کروڑ روپے کے بوریا اسکینڈل اور 600 کروڑ روپے کے بہار کے مویشی چارا اسکینڈل کو بھی حاشیہ پر دھکیل دیا۔ ایسے حالات میں اگر ملک قرض میں ڈوب رہا ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

ہند سماچار، جالندھر ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۶

موت کی شرح اب بھی ۱۰۰ سے زیادہ ہے ان ممالک میں سے بیشتر ممالک افریقہ اور ایشیا سے ہیں اور افغانستان اور بنگلہ دیش ان میں شامل ہیں بیشتر زیادہ آمدن والے ممالک میں زندگی کی تناسب 71 سے بڑھ کر 77 ہو گئی ہے اور یہ اعداد و شمار 1970ء اور 1973ء کے درمیانی دور کے ہیں کم آمدن والی آبادی میں انسانی زندگی کی تناسب ۶۲ سال ہے اور کم از کم ۳۶ ممالک میں یہ تناسب ۵۵ سال ہے عالمی بنک کی رپورٹ میں 209 ممالک کی اقتصادی حالت کو لیا گیا ہے ان میں سے 165 ممالک میں فی کس مجموعی گھریلو پروڈکٹ 1994ء میں 4.640 ڈالر سے کم تھی لیکن عالمی بنک کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں 1000 ملین سے زیادہ لوگ غربت میں بسر اوقات کر رہے ہیں ان میں سے آدھے دکنی ایشیا جہاں دنیا کی 22 فیصد آبادی رہتی ہے۔

جہاں تک عورتوں کی حالت کا تعلق ہے اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عام طور پر ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا آدمیوں کے مقابلہ پر یہ زیادہ کام نہیں کر سکتیں اور پڑھی لکھی بھی کم ہیں۔ اور شاندار زندگی کے لئے ان کی رسائی بہت مشکل ہے بچوں کو بھی غریب آبادی میں کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور ان کو خوراک بھی کم ملتی ہے۔ ہیلتھ کیئر اور تعلیم میں بھی کمی ہے دنیا کے بیشتر حصوں میں آبادی میں اضافہ کی رفتار کم ہو رہی ہے۔ یمن، گبتار، امان، مالوی، جارڈن، گیمبیا، فرانسیسی گوانہ، ڈجی، یوٹی اور اندورہ میں 4 فیصد سے زیادہ ہے اور 74 ممالک میں عورتیں جو اپنے بچوں کو زندگی بھر سنبھالتی ہیں وہ ۴ سے زیادہ نہیں ساری دنیا میں فی کس آمدن و 1994ء میں ایک فیصد بڑھی تھی جبکہ سابق سوویت یونین کی اقتصایات اس سال ۱۵ فیصد کم ہو گئی اور درمیانی آمدن والی ممالک کے گروپوں میں 2.5 فیصد اضافہ ہوا ہے خاص طور پر ایشیا کے ممالک میں اضافہ ہوا ہے۔

جہاں تک ماحولیات کا تعلق ہے عالمی بنک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقتصادی ترقی کی کمی کی وجہ سے غریب ممالک میں ماحولیات میں تنزلی ہوئی ہے جس سے صفائی میں کمی ہو گئی صاف ستھرا پانی کم ملنے لگا گھروں میں آلودگی بڑھ گئی اور زمین کی تنزلی ہوئی ایسا بیشتر ممالک کے جنگلات میں ہو رہا ہے۔

10 برسوں میں ہوئی جنگوں میں 2 ملین بچے ہلاک ہوئے

لگ بھگ 5 ملین بے گھر، 10 ملین کے دماغ پر اثر پڑا

کلکتہ۔ حالیہ یونیسف رپورٹ کے مطابق گزشتہ 19 برسوں کے دوران ہوئی جنگوں میں ۲ ملین سے زائد بچے ہلاک ہوئے ہیں۔ جب کہ چار سے پانچ ملین تک اپاہج 12 ملین بے گھر اور لگ بھگ 10 ملین بچوں نے اپنا دماغی توازن کھویا ہے۔ "دی سٹیٹ آف دی ورلڈز چلڈرن 1996" نامی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنگوں میں حالیہ پیش رفتیں بہت ہی خطرناک قسم کی تھیں۔ رپورٹ میں جنگی میدانوں میں بچے سپاہیوں کو داخل نہ ہونے دینے اور اینٹی پرسنل لینڈ مائنز جیسے ہتھیاروں پر پابندی لگانے کی کال دی گئی ہے۔ جو کہ شہریوں کو ہی اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ اس بات پر تشویش ظاہر کی گئی کہ بچے بھی موجودہ تشدد کے راستے میں آگئے ہیں۔ سنیچر وار کو یہاں جاری رپورٹ میں کہا گیا کہ جنگیں راتوں رات ختم نہیں ہو جاتیں لیکن ہم اس سے ہونے والے اثرات سے تو بچ سکتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ جنگوں میں بچوں اور مہلاؤں کو نشانہ نہیں بنایا جائے۔ اس رپورٹ میں یونیسف کے اینٹی وار ایجنڈا بارے بھی بتلایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ تنازعوں میں بچے اس لئے زیادہ شکار ہوئے ہیں کیونکہ جنگوں میں بھاری تعداد میں شہری مارے گئے۔ یہ سب ٹیکنالوجی کے عمل کا ایک حصہ ہے۔ بمباری تو پہلے جنگی میدان تک ہوا کرتی تھی اب پورے ملک کی سرزمین کو اس کی لپیٹ میں لایا جاتا ہے۔ شہریوں کی بڑھ رہی اموات کی ایک دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ آپسی تنازعے ممالک کے درمیان نہیں ہیں بلکہ ان ممالک کے اندر ہیں۔ پریوار اور بچے صرف کراس فائر کی لپیٹ میں ہی نہیں آتے بلکہ انہیں خصوصی طور پر نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ مختلف ممالک میں مختلف گروپوں کے درمیان بہت سے آپسی ٹکراؤ ہوتے رہتے ہیں۔

دھنولی آگرہ میں جلسۂ عام

1.11.96 کو مکرم ریاض احمد خان صاحب صدر جماعت دھنولی اور خاکسار نے ایس ایس پی سے اجازت لیکر لوکل جلسہ منعقد کیا جس میں آس پاس کے دیہاتوں کے علاوہ آگرہ و مضافات کی نئی و پرانی جماعتوں سے لوگوں نے شرکت کی زیر تبلیغ افراد نے اور ہندو بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ اس طرح سے اس جلسہ میں دو سو سے بھی زائد افراد شامل ہوئے عام لوگوں کے علاوہ آگرہ کے معززین نے بھی شرکت کرتے ہوئے تقاریر کیں۔

☆ شری منی رام سنگھ بلاک صدر کانگریس ای وگرام پردھان موضع دھنولی۔

☆۔ شری راج ویر سنگھ عرف راجو گرام پردھان کٹرہ۔

☆۔ شری رنبیر سنگھ پولیس سب انسپکٹر تھانہ ملپورہ۔

اس کے علاوہ پانچ غیر احمدی مولویوں نے بھی شرکت کرتے ہوئے تلاوت قرآن کریم اور تقاریر کیں۔ ان میں سے ایک مولوی مکرم محمد شبیر صاحب نے بیعت کر کے احمدیت قبول کرتے ہوئے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی احمدیت کی دعوت پیش کی۔

جلسہ کی صدارت ماسٹر عزیز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ صالح نگر نے کی۔ محترم صدر جماعتساندھن اور مکرم مولوی مظہر احمد صاحب وسیم مبلغ سلسلہ یوپی نے تقاریر کیں۔ مکرم جناب قاری تاج محمد صاحب معلم یوپی نے تلاوت قرآن اور مکرم مولوی غلام حیدر صاحب معلم اور شیخ فرقان احمد صاحب معلم نے تلاوت و نظم پڑھیں۔ بعد میں خاکسار نے حالات حاضرہ اور ظہور امام مہدیؑ پر تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ اللہ کے فضل سے جلسہ بہتر ثابت ہوا۔

(عقیل احمد معلم آگرہ سرکل)

ضلع گوجرانوالہ پاکستان میں چھ احمدی

احباب پر تبلیغ کے جرم میں مقدمہ

پولیس کے ایماء پر توہین رسالت کی دفعہ بڑھا دی گئی

گوجرانوالہ کے تین مربیان بھی مقدمہ میں ملوث کر دیئے گئے

(پریس ڈیسک) پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق موضع ھرا تھانہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں چھ احمدی احباب کے خلاف مورخہ ۲۱ جولائی ۹۶ء کو زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک مخالف سلسلہ ذوالفقار علی شیر علی نے پولیس کے روبرو بیان کیا کہ "میں پرائمری سکول قادر آباد کالونی میں بطور ماسٹر ملازمت کرتا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں مسمیان محمد الٰہی ولد سردار، تصور الٰہی ولد محمد الٰہی ولد، محمد خان ولد فتح دین، جاوید احمد ولد خلیل احمد اور اعجاز احمد ولد محمد حیات قوم چٹھہ ساکنان کوٹ ھرا اور ماسٹر مبشر احمد میانہ ساکن مدرسہ چٹھہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو آئے دن اپنے دین کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مورخہ ۲۸ جون ۹۶ء کو مندرجہ بالا اشخاص نے ایک تبلیغی مجلس محمد خاں کے گھر میں لگائی اور ٹیپو سلطان ولد محمد اسلم اور کاشف زمان ولد محمد زماں قوم جٹ ساکن کوٹ ھرا عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے باہر کھڑے تھے کہ محمد خاں مذکور ہمیں بلا کر اپنے گھر لے گیا جہاں مندرجہ بالا اشخاص قادیانی فرقہ کی تبلیغ باری باری کرتے رہے اور لوگوں کو قادیانی فرقہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے رہے۔ البتہ ہمیں بھی مذکوران نے احمدی فرقہ میں شامل ہونے پر کافی زور دیا۔ ہمارے علاوہ اس مجلس میں اصغر علی، صوفی محمد صادق قوم تارڑ اور محمد ارشد ولد ارشاد اللہ نمبردار مالک دیہہ جو کہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا ملزمان نے ہمیں تین عدد لٹریچر "ایک غلطی کا ازالہ" "سیرت مسیح موعود" اور "کیا احمدی بچے مسلمان نہیں" دیئے۔ یہ لٹریچر جماعت اہل سنت کے بالکل منافی ہے۔ ملزمان مذکوران فرقہ احمدی میں شامل ہونے کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور مندرجہ بالا لٹریچر اپنے فرقہ کی مشہوری کرنے کے لئے بہت سنگین جرم کیا ہے۔ بذریعہ درخواست استدعا ہے کہ ملزمان مذکوران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈی۔ سی گوجرانوالہ نے مخالفین کے ایماء پر اس کیس میں دفعہ 255 سی یعنی توہین رسالت کی دفعہ کا اضافہ کر دیا ہے نیز گوجرانوالہ کے تین مربیان مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اور مکرم محمد داؤد صاحب کو بھی پولیس نے اس مقدمہ میں شامل کر دیا ہے، یاد رہے کہ دفعہ ۲۹۷۔ سی کے تحت سزائے موت مقرر ہے۔

مقدمہ توہین رسالت کی دفعہ بڑھانا اور پھر گوجرانوالہ کے مربیان کو بھی مقدمہ میں شامل کرنا انتظامیہ کی صریح زیادتی اور جماعت احمدیہ کے خلاف بغض کی واضح مثال ہے جس کی تمام تر ذمہ داری ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جاوید سرور پر پڑتی ہے جن کی دھاندلیوں اور بدعنوانیوں کے قصے ضلع بھر میں مشہور ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ پاکستان کے احمدی مظلوم بھائیوں کو اپنی شبانہ دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ظالموں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے۔

یوم پولیو نیپال میں جماعت احمدیہ کی سائیکل ریلی

نیپال میں گزشتہ سال 6 دسمبر کو 5 سال سے کم عمر کے 55 لاکھ بچوں کو پولیو کی خوراک پلانے کی اہمیت بتانے کیلئے سرکاری اور نیم سرکاری تنظیموں کے تعاون سے ریلیاں نکالی گئیں چنانچہ اس غرض سے جماعت احمدیہ کی جانب سے 5 دسمبر کو ایک سائیکل ریلی نکالی گئی جس میں مختلف بینروں۔ پوسٹروں اور زبانی توجہ دلانے کے ذریعہ سے ماں باپ کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اپنے بچوں کو 6 دسمبر کے روز پولیو بچاؤ کی خوراک ضرور پلائیں۔ خدمت خلق کے اس پروگرام میں 8 خدام شامل ہوئے محکمہ صحت نیپال نے جماعت کے اس پروگرام کو بہت سراہا۔

(ایوب علی خان مبلغ نیپال)

NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

بھاگلپور بہار میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات کا تیسرا کامیاب دوروزہ صوبائی اجتماع

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بہار کا تیسرا سالانہ اجتماع 25,24 نومبر کو منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جس میں بہار کی مختلف مجالس پٹنہ، گیا، جمشید پور، بھاگلپور، برہ پورہ، جمگاؤں، بلاری، خانپور ملکی، مونگیر کی ممبرات نے شرکت کی۔

اجتماع سے قبل مورخہ 27/ اکتوبر کو بھاگلپور میں صوبائی صدر صاحبہ بہار کے زیر صدارت ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اجتماع کے سارے پروگرام طے ہوئے۔ پروگراموں کی تشکیل کی ذمہ داری خاکسار ذکیہ تسنیم کے سپرد کی گئی۔ قیام وطعام، مہمان نوازی تیاری و تزئین اجتماع گاہ محترمہ راشدہ خانم صدر لجنہ بھاگلپور کے سپرد کی گئی۔ باقی انتظامات محترمہ امتہ الکریم صدر لجنہ برہ پورہ و محترمہ ڈاکٹر طلعت جہاں صاحبہ آف برہ پورہ کے سپرد کی گئی۔

تقسیم دعوت نامہ و نشر پروگرام

تقریباً ایک صد خوبصورت Invitation Cards غیر از جماعتوں و غیر مسلموں میں تقسیم کئے گئے۔ ریڈیو بھاگلپور کے ذریعہ اس پروگرام کی اطلاع نشر کی گئی۔

تیاری و تزئین اجتماع گاہ

محترمہ راشدہ خانم صدر لجنہ بھاگلپور کے وسیع کمپاؤنڈ میں شامیانہ لگا کر، رنگین جھنڈیوں، بینرز اور کرسیوں سے بہت خوبصورت اجتماع گاہ تیار کیا گیا۔

آمد مہمان

23/ نومبر کی شام سے مختلف جماعتوں سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

پہلے دن کا پہلا اجلاس

ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہمارا یہ اجتماع عین یوم تبلیغ کے دن سے شروع ہوا۔ صبح افتتاحی دعا کے بعد ٹھیک دس بجے دن سے محترمہ صوفیہ فضل صاحبہ صوبائی صدر بہار کے زیر صدارت اور محترمہ علیمہ طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ بلاری کی تلاوت قرآن پاک سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ بعد ازیں محترمہ ادمتہ الکریم صدر لجنہ برہ پورہ کے زیر قیادت عہد نامہ لجنہ اور محترمہ منورہ شوکت مونگیر کی زیر قیادت عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ دہرایا گیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی شان میں ایک قصیدہ تصنیف لطیف سلطان القلم حضرت مسیح موعودؑ ترانہ کے طور پر پیش کیا گیا جو کہ لجنہ اماء اللہ بلاری عزیزہ نصرت جبیں، عنبریں محمود اور شہناز بیگم کی پیشکش تھی۔ قبل اس کے عزیزہ نصرت جبیں نے قصیدہ کا مختصراً مفہوم پیش کیا۔ بعد ازیں محترمہ صوبائی صدر بہار نے پیغام صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سنایا اور اپنے افتتاحی خطاب میں اولاد کی تربیت، درس القرآن کی اہمیت و افادیت اور خاص طور سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔ ازیں بعد امتہ الشکور فائزہ برہ پورہ نے ایک نظم "آگے قدم بڑھائے جا" نہایت خوش الحانی سے پیش کی۔

ہمارے آج کے اس پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ T.K.GHOSE W/O D.M. BHAGALPOOR نے اپنے تاثراتی تقریر میں ہمارے پروگرام کو بہت سراہا۔ بتلایا کہ جماعت احمدیہ سے ہمارا پرانا تعارف ہے۔ آپ کی جماعت کا جو مقصد ہے وہ سماجک ایکتا ہے، انہوں نے ہمارے عہد نامہ کی بڑی تعریف کی۔ کہا کہ وطن اور قوم کی خدمت کی یہ بھاونا بہت ہی اچھی چیز ہے۔ آپ کے یہاں بھی عورتوں کو بڑا مقام حاصل ہے۔ پورے بہار سے آکر آپ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا قدم ترقی کی طرف ہے۔

اس کے بعد تمام مجالس کی سکریٹریوں نے اپنے پورے سال کی کارگزاری کی رپورٹ سنائی جس کے بعد ہماری پہلی نشست کی کارروائی برخواست ہوئی۔

دوسری نشست کا آغاز بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک 30-2 بجے زیر صدارت محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ نائب صدر آرہ اور عزیزہ فوزیہ فرحہ صدر لجنہ جمگاؤں کی تلاوت قرآن پاک باترجمہ سے شروع ہوا۔ بعد ازیں ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کی طرف سے ترانہ پیش کیا گیا۔ پیش کردہ تھیں عزیزہ سعیدہ تسنیم، نادیہ انوار، عفت ستارہ، سلطانہ پروین، شاکرہ پروین اور نوشاہد شارمین۔

اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے تینوں معیاروں کے مقابلہ جات بالترتیب حفظ قرآن، نظم، تقاریر، فی البدیہ تقاریر اور ذہنی آزمائش ہوئے۔ جو کافی دلچسپ تھے۔ جس میں ججمنٹ کے فرائض مکرم طفیل احمد شہباز مبلغ موتی ہاری، مکرم شوکت انصاری مبلغ بھاگلپور، عزیزہ فوزیہ فرحا صدر جمگاؤں عزیزہ کوثر ناہید سکریٹری خانپور ملکی اور محترمہ نگار سلطانہ برہ پورہ، آسیہ بشریٰ برہ پورہ نے سرانجام دی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

آج کی پہلی نشست کا آغاز صبح 10 بجے سے زیر صدارت محترمہ شمیم عزیزہ صدر لجنہ پٹنہ اور محترمہ راشدہ شاہین صدر لجنہ مونگیر کی تلاوت قرآن پاک باترجمہ سے شروع ہوا۔ بعد ازیں محترمہ شاہدہ نسرین صدر لجنہ گیا نے درس الحدیث پیش کیا جس میں ضرورت مندوں کی امداد اور دوسروں کی عیب پوشی کے متعلق بتلایا۔ پھر لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کی طرف سے ایک ترانہ "ﷺ" پیش کیا گیا۔ ترانہ کے معابعد محترمہ ڈاکٹر طلعت جہاں برہ پورہ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی پر جامع" تقریر کی۔

ہمارے اس اجلاس کی مہمان خصوصی تھیں Mrs. Meena Rani, Principal S.M. College Bhagalpoor انہوں نے اپنی تاثراتی تقریر میں کہا:۔

"مجھے آپ کا یہ پروگرام اچھا لگا۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ کے یہاں جاگرن کی روشنی ہے۔ آپسی بھید بھاؤ کو دور کرنے میں آپ کے اس پروگرام کا آیوجن بہت بہتر ثابت ہوگا۔ ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہاں ناری کی پوجا ہوتی ہے۔ آپ کے یہاں بھی ناری کو بلند مقام حاصل ہے۔ آپ نے یہ بگل بجا کر Love For All, Hatred For None کا Slogan دے کر اپنی Identity کو Stablish کیا ہے۔ آپ کے پروگرام کی میں سراہنا کرتی ہوں۔"

بعد ازیں لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات حفظ قرآن سورہ جمعہ اور نعت خوانی ہوئے جو کہ ڈیڑھ بجے تک چلتا رہا۔

تیسرا اور آخری نشست کا آغاز بعد نماز ظہر و عصر جمع 2:30 بجے زیر صدارت محترمہ شاہدہ نسرین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گیا اور خاکسار ذکیہ تسنیم صدر لجنہ خانپور ملکی کے تلاوت قرآن پاک باترجمہ سے شروع ہوا۔ محترمہ شاہدہ شائق نے ایک نظم "اے میرے سانسوں میں بسنے والو" بڑی خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعد ازیں لجنہ اماء اللہ کے بقیہ مقابلہ جات بالترتیب تقاریر معیار (اوّل۔ دوئم) فی البدیہ تقاریر و ذہنی آزمائش ہوئے۔ جس میں ججمنٹ کے فرائض محترم شوکت انصاری صاحب مبلغ بھاگلپور، مکرم طفیل صاحب مبلغ موتی ہاری، محترمہ علیمہ طاہرہ صدر لجنہ بلاری، محترمہ نور السلام سکریٹری برہ پورہ محترمہ نصرت رحمان سکریٹری تبلیغ مونگیر نے سرانجام دیئے۔

بعد مقابلہ جات مکرم محترم عبدالباقی صاحب نے ایک تبلیغی تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم و محترم فضل احمد صاحب امیر جماعت بہار نے اپنے خطاب میں لجنات کی چند نصیحتوں کے ساتھ حوصلہ افزائی کی۔

پھر ہمارے آخری اجلاس کی مہمان خصوصی محترمہ Prof. Mrs. Kiran Varma S.M.C. Bhagalpoor نے اپنی تاثراتی تقریر میں کہا کہ :۔

"ہمیشہ میرے ذہن میں ایک بات اٹھتی تھی کہ مسلم دھرم کے ساتھ احمدیہ شبد کیوں؟ لیکن آپ لوگوں سے مل کر مجھے معلوم ہوا کہ اس سمودائے کا مقصد "سرو دھرم سمبھاؤ ہے" میں یہ ہمیشہ سے جانتی آرہی تھی کہ مسلم دھرم عورتوں کے معاملہ میں بڑا کٹر ہے لیکن یہاں آکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ مسلم دھرم میں ایک ایسا ورگ ہے جس نے عورتوں کو بلند مقام دیا ہے۔ آپ کی وطن پرستی، راشٹریہ ایکتا اور اللہ اکبر کے نعرے کے ساتھ رام چندر جی، کرشن جی مہاراج، واہے گرو کا نعرہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اگر مجھے قادیان بھی جانے کا موقعہ ملا تو جاؤں گی اور آپ کی تعلیم کو پھیلانے کی کوشش کروں گی۔"

بعد ازیں خاکسار ذکیہ تسنیم نے مقابلہ جات کے نتائج کا اعلان کیا اور محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر مرکز سے آئے دینی امتحان کے انعام بھی تقسیم کئے گئے۔ اور حسن کارکردگی کے شیلڈ بھی۔ بہترین لجنہ اماء اللہ برہ پورہ قرار پائیں اور بہترین ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی قرار پائیں۔ جس کے لئے انعام دیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کو ظفر احمد کرانٹے کی طرف سے خصوصی انعام ملا۔

پھر راشدہ خانم صاحبہ صدر لجنہ بھاگلپور نے حاضرین جلسہ و مہمانوں کی خدمت میں شکرانہ پیش کیا۔ بعد ازیں محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے اپنے اختتامی خطاب میں چند نصیحتوں کے بعد مبارک باد دی اور دعا کروائی۔ اس طرح اجتماع بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس مشاورت

رات کے کھانے کے بعد محترمہ صوبائی صدر صاحبہ کے زیر صدارت مجلس مشاورت ہوئی جس میں تبادلہ خیال ہوا اور ضروری مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ اجتماع کے افتتاح سے اختتام تک اسٹیج سکریٹری کے فرائض محترمہ سیما بشریٰ برہ پورہ، شمع مبارک خانپور ملکی، آسیہ بشریٰ برہ پورہ اور قدسیہ احمد بھاگلپور نے بخیر خوبی انجام دئے۔ اسی طرح اناؤنسمنٹ کے فرائض کو خاکسار ذکیہ تسنیم، نصرت جبیں بلاری، ڈاکٹر طلعت جہاں برہ پورہ اور فوزیہ بشریٰ برہ پورہ نے بہتر رنگ میں انجام دیا۔

26/ نومبر کے اخبار ہندوستان نے ہمارے اس پروگرام کو شائع کیا۔ خدا سے دعا ہے کہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NTR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

لجنہ اماء اللہ مدراس کی تبلیغی سرگرمیاں

الحمدللہ لجنہ اماء اللہ مدراس پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغی میدان میں مدراس شہر کے چاروں اور کود پڑی ہے اُردو اور تامل زبان میں اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے مسلم اور غیر مسلم خواتین کے گھروں پر دستک دے رہے ہیں کہ ہم آپ کے لئے پیغام لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہاں کہیں ہم گئے بہت اچھے لوگ ملے ویسے اعتراضات بھی ہوئے اور عجیب عجیب عورتیں ہمیں دیکھنے میں آئیں۔ جہاں اعتراضات ہوئے وہاں ہماری تبلیغ سے سمجھ بھی گئیں اور کہیں اچھے خاندان بھی تھے جو ہماری باتوں کو بڑے احترام اور شوق اور جذبہ کے ساتھ سنتے رہے۔

ایک جگہ اُردو بولنے والا خاندان تھا۔ خاکسار کے ساتھ اور دو ہماری تامل بہنیں محترم نسیمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ یہ لوگ بھی دیکھتے ہی بڑی عزت واحترام کے ساتھ بٹھایا۔ تھوڑی دیر میں دیکھتے ہی دیکھتے قریب قریب کے اپنے سارے خاندان والوں کو بلا لیا جس میں ۱۸ عورتیں اور ۷ بڑی لڑکیاں اور ۹ چھوٹے بچے تھے اور لڑکے بھی تھے سارا ہال بھرا ہوا تھا اور سب کے چہرے خوش تھے اور کہتے جارہے تھے کہ آپ کے آنے سے ہم بہت خوش ہیں سنا ہے کہ آپ تبلیغ کے لئے نکلی ہیں آپ کیا سنانا چاہتیں ہیں۔ خاکسارہ نے کہا کہ اسلام کی تعلیم جس کو لوگوں نے بھلا دیا ہے وہ آپ کو سنانے کے لئے آئے ہیں۔

وہ جو تمام خواتین ہماری باتیں سن رہی تھیں بہت ہی متاثر ہوئیں اور کہتیں تھیں کہ آج ہم نے بہت اچھی باتیں سنی ہیں ان میں اکثر پڑھی لکھی تھیں اور کہتی جارہی تھیں کہ یہ وقت ہمارا بہت ہی اچھا نکلا ہے اور آپ کی باتوں سے ہمارے علم میں اضافہ ہوا اور آج کے بعد سے ہم شرک کی بلا کو چھوڑ دینگے ہم بہت مشرکوں میں سے تھے اور سب کی سب بہنوں نے وعدہ کیا کہ ہم ضرور آپ کی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے اور نماز کی پابندی کو برقرار رکھیں اور آپ کے اجلاسوں میں ہمیں ضرور بلائیں ہم آئینگے تا ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے اور ہم تینوں ممبرات کو بڑی عزت اور احترام کے ساتھ سب خواتین نے گلے لگایا کچھ بہنیں تھیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آخر میں خاکسارہ نے دعا کروائی بعد اس کے چائے اور بسکٹ سے ہماری تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق دے اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

بعد اس کے ہم تینوں ممبرات دوسری دو غیر احمدیوں کے گھر گئے جن میں رضیہ بیگم صاحبہ پڑھی لکھیں ہیں وہ زیر تبلیغ بھی ہیں انہوں نے اپنی ساس صاحبہ اور نندوں کو ہماری باتیں سنائیں ان پر خاص اثر ہوا ہے رضیہ بیگم صاحبہ کے میاں بھی کمرے میں بیٹھ کر ہماری باتیں سن رہے تھے اور بہت خوشی کا اظہار کیا رضیہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ دعا کریں میں اپنے شوہر کے ساتھ انشاء اللہ بیعت کرلونگی اللہ تعالیٰ میرے شوہر کو جلد سے جلد قبول حق کی توفیق دے۔ آمین۔

ایک زیر تبلیغ بہن عزیزہ آسیہ بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے اب خاموش نہیں بیٹھنا ہے حق مجھ پر کھل گیا ہے جتنا جلد ہو سکے میری بیعت لے لیں میں نے کہا کہ آپ اچھی طرح سوچ لیں آپ کے بھائی صاحبان کہیں اعتراض نہ کریں۔ عزیزہ آسیہ بیگم کہتی ہیں کہ اب میں نے جماعت احمدیہ کو اچھی طرح سے جان لیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ سلام پر ایمان لاچکی ہوں دیر نہیں کر سکتی زندگی کا بھروسہ نہیں اگر میں مرجاؤں تو آپ اس کی ذمہ دار ہونگی میں اپنے بھائیوں کو انشاء اللہ تبلیغ کرونگی۔ تو اس پر خاکسارہ نے ان کی بیعت لے لی۔

خاکسارہ اور محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ زلیخا بیگم صاحبہ بار بار خدا تعالیٰ کی حمد کررہی تھیں۔ بہت سی خوشیاں لیکر ہم اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹے یہ تمام غیر احمدی خواتین نے اپنے دوسرے رشتے داروں کے ایڈریس دیئے اور کہا کہ آپ ہمارے اپنوں کو بھی تبلیغ کریں۔ (عزیزہ بیگم صدر لجنہ، مدراس)

دعائے مغفرت

مکرم سید خلیل احمد صاحب آف شموگہ 96-8-20 کو وفات پاگئے۔ **انا لله و انا اليه راجعون** موصوف ایک لمبے عرصہ سے ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور کئی جماعتی عہدوں پر بھی خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ مرکزی نمائندگان سے اس خاندان کا دلی لگاؤ تھا۔ اچھے مہمان نوازوں میں سے تھے مرحوم نے اپنے لواحقین میں ایک بیوہ سات بچیاں دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے نیز لواحقین کو صبر جمیل پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینجر ہفت روزہ بدر)

☆ میرے خسر محترم سید عبد الحفیظ صاحب آف خانپور ملکی بہار 17 اکتوبر 96 کو وفات پاگئے۔ **انا لله و انا اليه راجعون** ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے اور بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب کی دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تبلیغی جوش رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ (ڈاکٹر طارق احمد خان قادیان)

اعلانِ نکاح تقریب شادی

8.1.97 کو خاکسار کے بیٹے عزیز نور الدین کا نکاح عزیزہ شاہنہ پروین بنت مکرم منور احمد صاحب مرحوم ساکن امروہہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر کے عوض مکرم مظفر احمد صاحب نے پڑھایا اس دن شام کو رخصتی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بابرکت کرے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(محمد رشید زعیم انصار اللہ باون گنج امروہہ)

☆ مکرم عبد العزیز صاحب رشی ابن مکرم بشیر احمد ریشی ساکن آسنور کشمیر کا نکاح محترمہ ہ زمرودہ نظیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب شیخ ساکن رشی نگر کشمیر کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور ثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سید ناصر احمد ندیم خادم آسنور)

منظوری عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے سال 1997-1996 کیلئے درج ذیل عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نائب صدر اول۔	مجیب احمد صاحب اسلم
نائب صدر دوم۔	چودھری عبد الواسع صاحب
معتمد۔	بلال احمد صاحب شمیم
مہتمم خدمت خلق۔	طارق احمد خان صاحب
مہتمم تعلیم۔	ایم ابو بکر صاحب
مہتمم تربیت۔	طاہر احمد صاحب چیمہ
مہتمم مال۔	منصور احمد صاحب
مہتمم عمومی۔	فاروق احمد صاحب منصوری
مہتمم صحت جسمانی۔	خالد محمود صاحب
مہتمم صنعت وتجارت۔	مقبول احمد صاحب گھنوکے
مہتمم تحریک جدید۔	ضیاء الدین صاحب
مہتمم اطفال	حبیب احمد صاحب طارق
مہتمم تبلیغ۔	حافظ مظہر احمد صاحب طاہر
مہتمم تجنید۔	سہیل احمد صاحب سوز
مہتمم اشاعت۔	کرشن احمد صاحب
مہتمم وقف جدید۔	ناصر وحید صاحب
مہتمم مقامی۔	مبارک احمد صاحب چیمہ
مہتمم وقار عمل۔	شیخ محمود احمد صاحب
مہتمم محاسب۔	شعیب احمد صاحب

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

انعامی تحریری مقالہ

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال 97-96 کیلئے ذیل کے تین عناوین کا انتخاب کیا گیا ہے جس پر مقالہ لکھا جانا ہے مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے کیلئے Rs1500/ Rs.1000/ اور 500 روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

☆ اسلامی فلسفہ نجات اور اس کے حصول کے ذرائع۔

☆ بد رسومات اور ان کی مدافعت کا طریق۔

☆ معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس مقالہ میں شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو بھی اس انعامی مقابلہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں تا کہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ لہذا ایسے مواقع پر حصول ثواب کیلئے زیادہ سے زیادہ شرکت کرنی چاہئے۔

شرائط مقالہ

(1) مقالہ کم از کم دس ہزار (10000) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ جو صرف اردو یا انگریزی زبان میں ہو۔

(2) مضمون میں حوالہ جات مستند اور سنہ کے ساتھ ہونے چاہئے۔

(3) مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کیا جائے۔

(4) مقالہ نظارت میں مورخہ 28/ فروری 1997ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ بعد میں موصول ہونے والے مقابلہ انعام میں شامل نہ ہوں گے۔

(5) مقالہ نگار کی طرف سے صرف ایک مضمون پر مقالہ موصول ہونا چاہئے۔ ایک سے زائد مقالہ بھجوانے والے کا مقالہ مقابلہ انعام میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(6) مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

(7) مقالہ کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کریں۔ (از نظارت تعلیم)

شادی خانہ آبادی

عزیزم ملک فلاح الدین صاحب ابن مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے حال مقیم جرمنی کی شادی ان کے ماموں محترم میر عبد القیوم صاحب ساکن بھدرواہ علاقہ جموں کی بیٹی امتہ النصیر صاحبہ سے 30 دسمبر 96 کو ہوئی محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ نے بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک میں اور پھر بیوت الحمد کالونی میں دعا کرائی اور 2 جنوری کو دعوت ولیمہ میں بھی دعا کرائی احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

لنڈن کے اخباروں میں مباہلے کی گونج

ذیل میں لنڈن سے شائع ہونے والے اخبار روزنامہ "دی نیشن" 14/جنوری 1997ء اور ہفت روزہ "آواز" اور روزنامہ "جنگ" کی خبریں بلا تبصرہ بہ شکریہ چوہدری رشید احمد صاحب پریس سکریٹری لندن شائع کی جارہی ہیں (ادارہ)

پاکستان میں شریعت کا نعرہ لگانے والے تمام فرقے پہلے مل بیٹھ کر ایک شریعت تو بنا کر دکھائیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے مرزا طاہر احمد کا خطاب

لندن: امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے گزشتہ روز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) پر پاکستان کی موجودہ صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ملک میں بنیادی نقائص کو دور نہ کیا گیا محض حکومت کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑا نقص قائداعظم کے بنیادی اصولوں سے انحراف ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ جس وقت قائداعظم پاکستان کے حصول میں کوشاں تھے سارے مذہبی لیڈر ان کے خلاف تھے اور کانگریس کے ہمنوا تھے مگر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے علماء کو رد کر دیا اور قائداعظم کا ساتھ دیا اس وقت بھی علماء اور خاص طور احراری علماء نے قائداعظم پر زور دیا تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیں مگر قائداعظم اپنے اصولوں پر ڈٹے رہے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ یہ قائداعظم کا عظمت کا دور تھا کہ وہ اصولوں پر ڈٹے رہے اور علماء کو منہ تک نہ لگایا۔ علماء نے جواب میں ان کو گالیاں دیں۔ پاکستان کو پلیدستان کہا، قائداعظم کو کافر اعظم کے لقب سے یاد کیا اور ان پر نہایت غلیظ الزامات لگائے گئے مگر انہوں نے ان کی ذرہ بھر پروا نہ کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پاکستان جیسی نعمت سے نوازا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس وقت قائداعظم نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ ملک پاکستانیوں کا ملک ہے جس میں نہ کوئی مسلمان ہے نہ ہندو نہ سکھ نہ پارسی۔ کوئی بھی تفریق اس ملک میں پاکستانی کی مرکزی حیثیت پر اثر انداز نہ ہوگی۔ ہر شخص اپنے مذہب یا عقیدہ کے اختیار سے مسجد، مندر، گوردوارہ یا گرجا جانے کے لئے آزاد ہے مگر پاکستانی شہری کی حیثیت سے سب کے حقوق برابر ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ یہ اعلان سارے ملک میں کیا گیا اور ایک آواز بھی اس کے خلاف نہ اٹھی۔ عملاً اگر کوئی ریفرنڈم ہو چکا ہے جس میں ساری قوم کی آواز قائداعظم کے ساتھ تھی تو وہ یہی اعلان تھا کہ پاکستان میں بلا لحاظ مذہب اور عقیدہ تمام شہریوں کے برابر کے حقوق ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس اعلان میں اسلام کے نام پر "مولوی" کی حکومت کا کوئی تصور موجود نہیں۔ بلکہ ایسے تصور کو پوری طرح رد کر دیا گیا۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ پہلے بھی حکومتیں تبدیل ہوئی ہیں۔ نئے نئے چہرے آگے آئے، صدر بدلے گئے مگر ملک کے اندر کوئی تبدیلی نہ دیکھی گئی۔ پاکستان کے حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ عصمتیں لٹتی گئیں، جان مال عزت نیز ملکیتوں کا احترام جاتا رہا۔ دشمنیاں پھیلتی گئیں، کلاشنکوف کلچر جاری ہو گیا۔ بچوں تک کا اغوا کر کے پیسے لوٹنا مشغلہ بن گیا۔ اگر بھاری رقمیں وصول نہ ہوئیں تو بچوں کو بے دردی سے ذبح کیا گیا۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی قوم کی آنکھیں نہ کھلیں۔ مولوی صاحبان جن کو اخلاقی قدروں کا نگراں بنایا گیا تھا انہیں ملک میں یہ غیر اسلامی حرکات نظر نہ آئیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ قائداعظم پاکستان کے سچے وفادار تھے۔ انہوں نے قوم کے ساتھ کوئی بے وفائی نہیں کی اس لئے قوم کو بھی اس کے ساتھ بے وفائی کا حق نہ تھا مگر قوم نے ان کے ساتھ بے وفائی کی اور ملک کو قائداعظم کے دشمنوں بلکہ دین کے دشمنوں کے سپرد کر دیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے قائداعظم کے تصور کے مطابق پاکستان کو ڈھالا جائے اور اس اصول پر عمل کیا جائے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اسے کسی پاکستانی شہری کے مذہب، عقیدہ یا فرقہ سے کوئی سروکار نہیں۔ ہر وہ شخص جو پاکستانی شہریت کا حامل ہے اس کے شہری حقوق دیگر پاکستانیوں کی طرح برابر کے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ وہ دوسرا بڑا نقص جس کی اصلاح ضروری ہے وہ اسلامی حکومت کا تصور ہے۔ مولوی صاحبان یہ اعلان کر رہے ہیں کہ حکومت ان کے ہاتھ میں دے دی جائے تاکہ وہ شریعت نافذ کر سکیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کونسی شریعت، چودہ سو سالوں سے علماء نے شریعت کا حلیہ بگاڑ رکھا ہے۔ ہر عالم نے اپنی جدا شریعت بنا رکھی ہے۔ ایک بھی نقطہ شریعت کا ایسا نہیں جس پر سارے علماء متفق ہوں۔ ظاہر ہے کہ کسی ایک فرقے کی شریعت تو ملک پر لاگو نہیں ہو سکتی اس لئے شریعت کا نعرہ لگانے والے تمام فرقے پہلے آپس میں بیٹھ کر ایک شریعت تو بنا کر دکھائیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ جماعت اسلامی اور دوسرے علماء کا یہ کہنا ہے کہ پہلے حکومت ہمارے حوالے کر دو پھر ہم شریعت پر زبردستی عمل کرائیں گے اور لوگوں کی زبردستی اصلاح کریں گے الٹا نظریہ ہے جو قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہے۔ تمام انبیاء نے مبعوث ہوتے ہی اصلاح خلق کا کام شروع کر دیا تھا اور وہ اس انتظار میں نہیں بیٹھے رہے کہ پہلے حکومت مل جائے تو پھر اصلاح شروع کریں گے اور پھر کئی انبیاء ایسے گزرے ہیں کہ ان کو حکومتیں ملی ہی نہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ جہاں تک حکومت کرنے کا سوال ہے تو اس ضمن میں قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ "تحکموا بالعدل" یعنی عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں آج حکومت کی کنجی ہے ان کو چاہئے کہ اولاً قائداعظم کے اصولوں کے مطابق ہر پاکستانی شہری کو برابر کے حقوق مہیا کرنے کا اعلان کریں اور قائداعظم کے مرکزی وحدت کے تصور کو دوبارہ قائم کریں اور دوئم ملک میں عدل کی حکومت قائم کرنے کا اعلان کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ان دونوں چیزوں کو آج آئین میں داخل کر دیا گیا اور ان پر سختی سے عمل کرایا گیا اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو آئین کی بے حرمتی کی سزا دی گئی تو حکومت کا یہ ایسا کارنامہ ہوگا کہ رہتی دنیا تک ہر پاکستانی اس احسان عظیم کو نہ بھولے گا۔ اگر ان دونوں اصولوں کو اپنا کر انتخاب کرلیا گیا تو انشاءاللہ پاکستان کی تاریک رات کے بعد جو صبح نمودار ہوگی روشن تر ہوگی۔ اور ملک دنیا میں ایک عظیم ترین ملک بن کر ابھرے گا۔

(ہفت روزہ آواز لنڈن ۲۲/ نومبر ۱۹۹۶ء)

بقیہ۔ اداریہ

گھنی لومڑی تھی جو مکر و فریب سے جنگل کے جانوروں کو کھایا کرتی تھی وہی مکر و فریب اس کی ذات میں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لوح محفوظ دکھائی جس میں سب مکاروں سے اول نام نامی درج تھا میں نے عرض کیا کہ خداوندا اس نے یہ اشتہار (یعنی اشتہار 20 فروری 1886) جاری کیا ہے کہ مجھ کو الہامات ہوئے ہیں فرمایا محض جھوٹ ہے ہم نے کوئی الہام یا پیشگوئی اس کو نہیں بتلائی"۔

پھر پنڈت لیکھرام نے قادیان کے آریہ لالہ شرمپت کو جو حضور علیہ اسلام کی بعض پیشگوئیوں کے گواہ تھے رشوت خور بتاتے ہوئے لکھا:۔

"آپ کا گروہ ہی کیا ہے ایک لالہ شرمپت رائے پیشگوئیوں کے گواہ" دوسرا عبداللہ سنوری اور دو ایک ایسے ہی ٹکر خورے جس سے دو چار روپیہ مل گئے اس کی مدح کر دی ورنہ قدح، اور آپ نے فریب بنایا اور وہ گواہ بن گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا کہ

"آپ نے سارا طریقہ محمد صاحب کا اختیار کیا ہے انہوں نے قرآن بنایا اور خدا کے ذمہ لگایا آپ نے براہین احمقیہ لکھی (براہین احمدیہ کو لیکھرام نے براہین احمقیہ لکھا۔ ناقل)

انہوں نے خود ستائی سے قرآن پُر کیا آپ نے اپنی تعریف میں براہین احمقیہ کو مملو کیا۔ انہوں نے پیشگوئیاں کرنے کا دعویٰ کیا آپ نے بھی وہی شیوہ اختیار کیا۔ انہوں نے پیرانہ سالی میں خدا کے حکم سے شادی کی آپ نے بھی اس طرح خدا کے حکم کی آڑلی"

(اقتباسات از کلیات آریہ مسافر حصہ سوم صفحہ 494 تا 499)

تصنیف براہین احمدیہ اور پھر پیشگوئی مصلح موعود سے پنڈت لیکھرام اس قدر حاسد ہوئے کہ انہوں نے جی بھر کر آنحضرت ﷺ کو اور مسیح موعود علیہ اسلام کو گالیاں نکالیں اور اپنی طرف سے پیشگوئی کر دی کہ پرمیشور نے خود انہیں بتایا ہے کہ لڑکا کیا تین سال میں آپ کا خاتمہ ہو جائے گا ادھر 1886 کی پیشگوئی کے تین سال بعد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پسر موعود قادیان دارالامان میں 12 جنوری 1889ء کو پیدا ہوئے۔ اس نشان کو دیکھنے کے باوجود پنڈت لیکھرام بجائے دلائل سے بات کرنے کے صرف اور صرف گالیوں اور دشنام طرازیوں سے کام لیتا رہا اور دن بدن اپنی گالیوں میں بڑھتا رہا۔ ان گالیوں اور بدزبانیوں کے نتیجہ میں لیکھرام کا کیا انجام ہوا انشاءاللہ آئندہ۔ (جاری) منیر احمد خادم

ولادت: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 5.11.96 کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے نومولود مکرم غلام حسن صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب کا نواسہ ہے حضور انور نے مسرور احمد نام رکھا ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین بننے کیلئے نیز صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔ (فیاض احمد قادیان)

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سالانہ جلسہ پر پابندی عائد کردی گئی

(پریس ڈیسک): پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سالانہ جلسہ جو مورخہ ۱۸/ اکتوبر ۱۹۹۶ء (بروز جمعہ) جماعت احمدیہ کی مسجد واقعہ فاطمہ جناح روڈ میں منعقد ہو رہا تھا پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

تفصیلات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے جمعرات کو ایک ہنگامی پریس کانفرنس بلائی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر احمدیوں کو اس جلسہ کے انعقاد سے نہ روکا گیا اور احمدیوں کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی تو تمام تر حالات کی ذمہ داری انتظامیہ اور احمدیوں پر ہوگی۔

چنانچہ انتظامیہ نے شرپسند اور فتنہ انگیز ملاؤں کے ڈر سے احمدیوں کو ان کے بنیادی انسانی حق سے محروم کرتے ہوئے جلسہ پر پابندی لگا دی۔ بدنصیبی سے بہت دیر سے اس ملک میں یہ دستور بن گیا ہے کہ شریف النفس، امن پسند احمدیوں پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر کے ان پر ظلم روا رکھا جاتا ہے جبکہ فتنہ پرور ملاؤں کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں جلسے کریں، جلوس نکالیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ اور افتراء سے کام لیتے ہوئے اشتعال انگیز تقریریں کریں اور فساد پھیلائیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان شریر معاندوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے اللھم مزقھم کل ممزق کی دعا کریں کہ خدائے رحیم و کریم ان کے شر سے اس ملک کو نجات دے اور وہاں احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق جلد بحال ہوں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, FEBRUARY 6/13TH 1997 ISSUE NO -6&7

ضیاء الحق میرے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا، مرزا طاہر احمد کا دعویٰ

ہم کبھی خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کریں گے، مولویوں کی پکڑ کے دن قریب آچکے ہیں۔ ان پر ذلت کی مار پڑے گی اب پھر تمام مولویوں کو مباہلے کا چیلنج کرتا ہوں،

جماعت احمدیہ کے سربراہ کا بیان

لندن : سندھ میں ایک احمدی کے وزیر بننے پر مولویوں کے احتجاج کے جواب میں جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ ختم نبوت کے یہ مولوی ایک بار پھر جماعت احمدیہ پر وہی بے بنیاد الزامات عائد کر رہے ہیں جن کا ۱۹۸۸ء کے مباہلہ کے چیلنج میں ذکر کر کے میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہا تھا اور دنیا بھر کے معاندین احمدیت کو دعوت مباہلہ دی تھی اور اس مباہلہ کی صداقت کے نشان کے طور پر خدا تعالیٰ نے جنرل ضیاء الحق کو ایسا نیست و نابود کر دیا تھا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا صرف مصنوعی دانت ملے تھے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت سے ایک عرصہ پہلے میں نے اعلان کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رویا کے ذریعہ خبر دی کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کی چکی چل پڑی ہے اور اگر جنرل ضیاء الحق میرے چیلنج کا جواب دینا اپنی بے عزتی خیال کرتے ہوں اور وہ مباہلہ کا فریق بننا پسند نہ کرتے ہوں تو اس کا حل یہ ہے وہ آئندہ بد زبانیوں سے باز آجائیں اور احمدیت کے خلاف جو اقدامات انہوں نے کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کریں مگر انہوں نے اس کا بھی کوئی اثر نہ لیا اور برابر شرارتوں میں بڑھتے گئے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ پھر ایک ایسی رات آئی جس میں مجھے دکھایا گیا کہ خدا کا عذاب اب ان کا مقدر بن چکا ہے اور میں نے اگلے دن جمعہ کو اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کیا اور دنیا نے دیکھا کہ اس سے اگلے جمعہ سے پہلے پہلے وہ اس طرح ہلاک ہوئے کہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔ مگر اس نشان کو دیکھ کر مولویوں نے کوئی عبرت حاصل نہیں کی اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مولیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اے خدا ایک فرعون کے تباہ ہونے سے ان لوگوں نے عبرت حاصل نہیں کی اس لئے اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بے حیائی سے باز نہیں آتے اور پھر وہی ظالمانہ تحریکات چلانے کا اعلان کر رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ان کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ چونکہ تمام دنیا کے علماء نے احمدیوں کو غیر مسلم اور مرتد قرار دے دیا ہے اس لئے احمدیوں کو اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لینا چاہئے گویا وہ کہتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید کے منکر ہو جائیں اور آنحضرت ﷺ کی خاتمیت سے انکار کر دیں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عجیب بات ہے کہ مولوی مطالبہ کر رہے ہیں کہ چونکہ احمدی پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے اس لئے انہیں کوئی ذمہ داری سونپی نہیں جا سکتی مگر اسی آئین کی وہ خود خلاف ورزیاں کرتے ہیں۔ مثلاً جب قوم ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو یہ سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اور دھرنا بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے ہم اپنی مہم جوئی جاری رکھیں گے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ پاکستان کا آئین ملک کے ہر فرد کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں نے خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کیا تو انہیں پاکستان میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ ہم انہیں ملک سے نکال دینگے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ غالباً دنیا کی تاریخ میں کسی خدا کے بندے کے خلاف اتنی گندہ دہنی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ جتنا کہ جماعت احمدیہ کہ بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کیا گیا ہے۔ میں نے ان کو سمجھانے کی ہر چند کوشش کی مگر یہ بے باکی میں بڑھتے گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بہت مہلت دی۔ مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اب ان کی پکڑ کے دن قریب آگئے ہیں۔ اور خدا نے چاہا تو عنقریب ان پر ذلتوں کی مار پڑے گی اور وہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن جائیں گے کیونکہ حق کے ساتھ لڑنے والوں کا ہمیشہ یہی انجام ہوتا ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ملک کی ہر خرابی کا ذمہ دار ملاں ہے جس نے ساری قوم کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے مباہلے کے معروف طریقے سے ہٹ کر نیا طریقہ وضع کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جو چیلنج ۱۹۸۸ء میں دیا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔ اس لئے آج میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ جس طرح اس چیلنج میں میں نے ایک ایک الزام کو جو جماعت احمدیہ پر لگایا گیا تھا درج کر کے کہا تھا کہ یہ ہمارے عقائد نہیں اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا تھا۔ تم بھی ایک ایک کو لے کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر سارے ملک میں اعلان کر دو اور کہو کہ یہی جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں اور پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہو۔ کاش تم ایسی جرأت کر دکھاؤ تو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے بھی مولویوں نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے میں بہتیرے عذر تراشے اور شور مچایا کہ مرزا طاہر احمد مباہلے سے بھاگ گیا ہے۔ حالانکہ مباہلہ کا چیلنج میں نے دیا تھا۔۔۔۔۔ اور میرا چیلنج اب بھی موجود ہے۔ آخر میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے احمدیوں سے اپیل کی کہ وہ اس رمضان کو ان دعاؤں کے لئے وقف

(باقی صفحہ 10 کالم 4 پر ملاحظہ فرمائیں)

مباہلے کا جو چیلنج 1988ء میں دیا تھا وہ آج بھی موجود ہے

مرزا طاہر احمد

لندن : سندھ میں ایک احمدی کے وزیر بننے پر ہونے والے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ ایک بار پھر جماعت احمدیہ پر وہی بے بنیاد الزامات عائد کئے جارہے ہیں میں نے ان لوگوں کا ۱۹۸۸ء کے مباہلہ کے چیلنج میں ذکر کر کے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا تھا اور دنیا بھر کے معاندین احمدیت کو دعوت مباہلہ دی تھی اور اس مباہلہ کی صداقت کے نشان کے طور پر خدا تعالیٰ نے جنرل ضیاء الحق کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس کی ہلاکت سے ایک عرصہ پہلے میں نے اعلان کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا کے ذریعہ خبر دی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کی چکی چل پڑی ہے اور اگر جنرل ضیاء الحق میرے چیلنج کا جواب دینا اپنی بے عزتی خیال کرتے ہوں اور وہ مباہلہ کا فریق بننا پسند نہ کرتے ہوں تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ آئندہ بدزبانیوں سے باز آجائیں اور احمدیت کے خلاف جو اقدامات انہوں نے کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کریں مگر انہوں نے اس کا بھی کوئی اثر نہ لیا۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ پھر ایک ایسی رات آئی جس میں مجھے دکھایا گیا کہ خدا کا عذاب اب ان کا مقدر بن چکا ہے اور میں نے اگلے دن جمعہ کو اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کیا اور دنیا نے دیکھا کہ اس سے اگلے جمعہ سے پہلے پہلے وہ اس طرح ہلاک ہوئے کہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے فرعون کی لاش تو عبرت کے طور پر محفوظ کر دی گئی تھی مگر اس دور کا فرعون ایسا ہے کہ اس کی خاک تک ہی نہیں بچی مگر اس نشان کو دیکھ کر مخالفین نے کوئی عبرت حاصل نہیں کی اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مولا کے حضور دعائیں کریں جو ہماری تضرعات کو سننے والا اور دعاؤں کو قبولیت بخشنے والا ہے کہ اے خدا ایک فرعون کے تباہ ہونے سے ان لوگوں نے عبرت حاصل نہیں کی اس لئے اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں۔ اور پھر وہی ظالمانہ تحریکات چلانے کا اعلان کر رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ان کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ چونکہ تمام دنیا کے علماء نے احمدیوں کو غیر مسلم اور مرتد قرار دے دیا ہے اس لئے احمدیوں کو اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لینا چاہئے گویا وہ کہتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید کے منکر ہو جائیں اور آنحضرت ﷺ کی خاتمیت سے انکار کر دیں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ ایسا تو ہو نہیں سکتا اس لئے وہ جو چاہیں کر لیں مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی کیونکہ احمدیت کا وجود ہی کلمہ توحید کی اور آنحضرت ﷺ کی رسالت اور عبدیت کی گواہی ہے اور اس بات کی گواہی ہے کہ رسول کریم ﷺ ہی خاتم الانبیاء ہیں اور یہ کہ ایسی شان والا رسول نہ کبھی پہلے دنیا میں ہوا ہے نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ چونکہ احمدی پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے اس لئے انہیں آئین کے لحاظ سے کوئی ذمہ داری سونپی نہیں جا سکتی مگر اسی آئین کی وہ خود خلاف ورزیاں کرتے ہیں۔ مثلاً جب قوم ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو یہ سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اور دھرنا بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے ہم اپنی مہم جوئی جاری رکھیں گے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ پاکستان کا آئین ملک کے ہر فرد کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے۔ پھر یہ لوگ آئین کی اس شق کو کیوں نہیں مانتے اور مطالبے کر رہے ہیں کہ اگر احمدیوں نے آئین کو تسلیم نہ کیا اور کلمہ توحید، اور رسول کریم ﷺ کا انکار کر کے خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کیا تو انہیں پاکستان میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ ہم انہیں ملک سے نکال دینگے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی دھمکی ہے جو ازل سے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو ان کے دشمن دیتے چلے آئے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ غالباً دنیا کی تاریخ میں کسی خدا کے بندے کے خلاف اس طرح کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ جتنا کہ جماعت احمدیہ کہ بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کیا گیا ہے۔ میں نے ان کو سمجھانے کی ہر چند کوشش کی مگر یہ بے باکی میں بڑھتے گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بہت مہلت دی۔ مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اب ان کی پکڑ کے دن قریب آگئے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ اسی ٹولہ

(باقی صفحہ 10 کالم 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

ادارۂ بدر کی جانب سے

قارئین بدر کو

عیدالفطر کی

مبارکباد